دورِ جدید کے تقاضوں پر مشتمل خطبات کا نادر مجموعہ
ایک منفرد انداز اور بہترین اسلوب کے ساتھ

خطباتِ سبحانی

جلد چہارم

از افادات
حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی
خطیب جامع مسجد یاسین کراچی
ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع و ترتیب
مولانا اشفاق احمد
فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

دورِ جدید کے تقاضوں پر مشتمل خطبات کا نادر مجموعہ

ایک منفرد انداز اور بہترین اسلوب کے ساتھ

خطباتِ سبحانی

جلد 4

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب ظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

ناشر

مکتبہ عمر فاروق

4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی

Tel:021-34604566 Cell: 0334-3432345

جملہ حقوق کمپیوٹر کمپوزنگ و ڈیزائننگ محفوظ ہیں

نام کتاب

خطباتِ سبحانی

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی دارالتحقیق المصنفین فاؤنڈیشن کراچی

اشاعتِ اول ..... سنہ ۲۰۲۲ء

تعداد ۱۱۰۰

طابع ..... خالد کمپیوٹر پرنٹنگ پریس

قارئین کی خدمت میں

کتاب ہذا کی تیاری میں [illegible]

ناشر

مکتبہ عمر فاروق

4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی

Tel:021-34604566 Cell: 0334-3432345

maktabaumarfarooq@gmail.com

ملنے کے پتے

- مکتبہ معارف القرآن: احاطہ دارالعلوم کورنگی کراچی۔ 021-35031565
- سعدی اسلامی کتب خانہ: گلشن اقبال نمبر کراچی۔ 0333-2305791
- مکتبہ لدھیانوی: علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔ 021-34130020
- مکتبہ رشیدیہ: سرکی روڈ کوئٹہ۔ 081-2662263
- مکتبہ اسلامیہ: امین پور بازار فیصل آباد۔ 041-2631204
- مکتبہ سید احمد شہید: اردو بازار لاہور۔
- مکتبہ بیت العلم: محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور۔
- مکتبہ دارالاشاعت: ایم اے جناح روڈ اردو بازار کراچی 021-32631834
- اسلامی کتب خانہ: علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔ 021-34927159
- مکتبہ فاروق اعظم: محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور۔
- کتب خانہ رشیدیہ: راجہ بازار راولپنڈی۔
- مکتبہ رحمانیہ: اردو بازار لاہور۔ 042-37224228
- مکتبہ علمیہ: جی ٹی روڈ اکوڑا خٹک ضلع نوشہرہ۔ 092-3630594
- دارالخلاص: محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

از مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

تقریر وتحریر انسان کا وہ وصف اور خاصہ ہے جو اس کو دیگر حیوانات سے ممتاز رکھتا ہے منطق کی اصطلاح میں انسان کو حیوان ناطق کا لقب دیا گیا ''علمه البیان'' سے بیان وتقریر اور ''نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ①'' سے تحریر وتصنیف کی طرف اشارہ ہے۔

ابتداء ہی سے بیان اور اندازِ بیان کا ذوق رہا۔ طبعی رجحان، قلبی میلان، اساتذہ کی سرپرستی، والدین کی دعائیں، محبین اور رفقاء کی حوصلہ افزائی نے اس شوق کو پروان چڑھایا اولاً میدانِ خطابت اور ثانیاً میڈیا کے پلیٹ فارم پر خدمت دین کا عزم لے کر اتر پڑا، البتہ میڈیا کے نشیب وفراز اور دجالی حربوں سے بچاؤ کے لیے گاہے بگاہے اکابر کی صحبت اور مشوروں کو تریاق سمجھ کر حرزِ جان بنائے رکھا۔

فنِ خطابت کے اسرار و رموز پر کئی گراں قدر کتب منصۂ شہود پر آئیں اور مقبولیت وشہرت پاکر لائبریریوں درسگاہوں اور کتب خانوں کی زینت بن چکی ہیں پر گزرتے وقت، حال اور مستقبل کے تغیر وتبدل اور زمانے کی نئی کروٹ سے ان کی افادیت ایک گونہ کم ہوچکی مزید برآں پر آشوب اور پُرفتن دور کے نت نئے چیلنجز سے نبرد آزما ہونے کے لیے تخلیقی، تحریکی اور تدریسی طرز خطابت کی ضرورت زور پکڑتی گئی، اپنے علمی سرمایہ میں مطالعہ اور صالحین کی صحبت کا رنگ

بھر کر حالات حاضرہ پر منبر و محراب اور میڈیا فورم سے گفتگو کا آغاز کیا، جسے نہ صرف عوام الناس اور طلباء بلکہ میری تربیت کرنے والے اکابر اور اساتذہ نے بھی خوب سراہا اور یوں قیمتی دعائیں، نیک تمنائیں اس عاجز کے حصہ میں آتی رہیں۔

''اب اس گفتگو کو تحریر کی شکل میں لانے کا اصرار بڑھتا رہا جو میرے لیے ناممکن نہیں تو مشکل ضرور تھا ایسے میں **مولانا اشفاق احمد صاحب** جیسے تجربہ کار، مخلص اور متحرک ساتھی کا مل جانا کسی نعمت سے کم نہ تھا بس اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے ''ہمت مرداں مدد خدا'' پر عمل پیرا ہوئے اور آج اس خواب کے شرمندہ تعبیر ہونے پر دل سربسجود اور آنکھیں خوشی سے نم ہیں۔

رب کریم عاجز اور رفقائے کار کی اس ادنیٰ کاوش کو مقبولیت عامہ، قبولیت تامہ اور اُخروی نجات کا باعث بنائے آمین

مولانا فضل سبحان

امام وخطیب جامع مسجد یاسین بہار کالونی کراچی

ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن

مہتمم جامعہ تمیم داریؓ

استاذ الحدیث جامعہ محمودیہ مدنیہ

تقریظ

حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للہ ربّ العالمین،
والصّلوٰۃ والسّلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین

اما بعد!

مولانا فضل سبحان صاحب ایک جید عالم دین اور جوشیلے خطیب ہیں، انہوں نے "خطباتِ سبحانی" کے نام سے اپنے بیانات کا مجموعہ مرتب کروایا ہے۔ مولانا فضل سبحان صاحب جامع مسجد یاسین، بہار کالونی کراچی میں خطیب ہیں اور جامعہ محمودیہ مدنیہ کے استاذ الحدیث ہیں، مولانا موصوف نے بہت اچھے انداز سے ان خطبات کو پیش کیا ہے، میں نے جگہ جگہ سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ مولانا موصوف کی معلومات ہمہ گیر ہیں اور ان کی تقریر دلپذیر ہے، میرے خیال میں یہ خطبات علماء، طلباء اور خطباء کے لیے یکساں مفید رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ ان خطبات کو عوام وخواص کے لیے باعث خیر و برکت بنائے اور مولانا موصوف کے لیے اور مرتب کے لیے ذخیرۂ آخرت اور وسیلہ حفاظت بنائے۔

آمین یاربّ العالمین

فضل محمد یوسف زئی

استاذ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عبدالمنان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

نائب مفتی و استاذ جامعہ دارالعلوم کراچی

الحمدللہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد

وعظ وتقریر اور خطبہ و بیان پر قدرت ہونا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے کیوں کہ اس کے سبب واعظ و مقرر دوسروں کی ہدایت کا ذریعہ بنتا ہے بے شمار لوگ وعظ وتقریر کو سن کر اپنی اصلاح کر لیتے ہیں بدی کو چھوڑ کر نیکی کی راہ پر لگ جاتے ہیں اور بہت سارے خوش نصیب حضرات اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دوسروں کی اصلاح کی بھی فکر کرنے لگتے ہیں اور یوں رشد و ہدایت کا یہ سلسلہ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جس طرح شعر و شاعری کا ملکہ کسبی نہیں وہبی ہے اسی طرح تقریر کا فن کسبی نہیں بلکہ وہبی ہے اکثر اہل علم کو اللہ تعالیٰ نے یہ ملکہ عطا فرماتے ہیں کسی کو کم کسی کو زیادہ اور کسی کو بہت زیادہ۔

ہمارے دور کے فاضل نوجوان حضرت مولانا فضل سبحان صاحب اطال اللہ عمرہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ ملکہ فی البدیع عطا فرمایا ہے اور دور حاضر کے جدید تعلیم یافتہ حضرات کے دلوں میں اپنی تقریر و بیان کے ذریعے اپنا مافی الضمیر بہت خوش اسلوبی سے انڈیل دیتے ہیں اور اس وقت پاکستان کے نامور خطباء میں ان کا شمار ہوتا ہے، دور حاضر کی جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے وہ سوشل میڈیا پر اہل حق کی

نمائندگی کا فریضہ ادا کر رہے ہیں موصوف کے یہ خطبات و بیانات انتہائی قیمتی اور فکر انگیز ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔ آمین

ہمارے جامعہ دارالعلوم کراچی کے فاضل مولانا اشفاق احمد سلمہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے امامت و خطابت اور اقرا روضۃ الاطفال ٹرسٹ پاکستان میں نظامت کی مصروفیت کے ساتھ ساتھ قیمتی وقت نکال کر ان خطبات کو مرتب کیا۔

وہ اس سے پہلے داعی قرآن مولانا محمد اسلم شیخوپوری شہید رحمۃ اللہ علیہ کے خطبات بنام خطبات شیخوپوری دس جلدوں میں اور آسان درس قرآن تفسیر عم پارہ و تفسیر سورۃ البقرہ مکمل اور درس قرآن کیوں اور کیسے؟ مرتب کر کے شائع کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائیں اور مزید صحت و عافیت کے ساتھ ایسے علمی و دینی کاموں کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے موصوف و مرتب کے والدین اور اساتذہ کے لیے ذخیرۂ آخرت و ذریعۂ نجات بنائے آمین

محمد عبدالمنان

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

تقریظ

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہم العالیہ

الحمد لولیہ والصلوۃ علی نبیہ وعلی آلہ واصحابہ المنادیین

امابعد!

ہمارے برخور دار جناب حضرت مولانا فضل سبحان صاحب درس نظامی کے بہترین مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ میدان خطابت کے بھی ایک بہترین شہسوار ہیں موصوف انتہائی خوش الحانی، عام فہم اور سہل انداز میں سامعین کے دلوں میں وعظ و نصیحت جاگزیں کرنے کا ملکہ رکھتے ہیں، چونکہ اشاعت دین اور تبلیغ کے لیے جہاں بیش بہا ذرائع ہیں ان میں سے ایک مستقل ذریعہ فن خطابت بھی ہے نبی اکرم ﷺ نے بھی قوت بیان کی اثر انگیزی کو جادوئی تاثیر سے تعبیر کیا، خطاب و بیاں نہ صرف علماء وطلباء کی ضرورت ہے بلکہ دیگر اسکالرز و لیکچرار حضرات کی احتیاجی بھی اسی فن کی طرف ہے، اسی لیے فن خطابت کو سیکھنے سکھانے اور اسے کتابی صورت میں ضبط کرنا وقت کی ضرورت بن چکا ہے، اسی کے پیش نظر "خطباتِ سبحانی" کے نام سے دور جدید کے مطابق پرانے فرسودہ حال خطبات سے ہٹ کر ایک نیا اسلوب اختیار کرکے بے شمار موضوعات پر مشتمل ایک حسین و بے مثال گلدستہ قرآن و حدیث کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے، جو کہ تمام مستفیدین کے لیے انتہائی مفید ثابت ہوگا اللہ تعالیٰ سے دست بد عا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جناب موصوف اور مرتب کی اس بہترین کاوش کو ان کے اور ان کے والدین کے لیے اور تمام امت مسلمہ کے لیے دنیا اور آخرت میں اجر وثواب کا ذخیرہ بنائے۔ آمین

ڈاکٹر منظور احمد مینگل حفظہ اللہ

تذکرہ نعمت عظمیٰ

الحمد لله الذی شرفنی بجمع الخطبات السبحانیة وترتیبها من فضله العظیم والصّلوٰة والسلام علی رسوله الکریم وعلی اله واصحابه اجمعین وعلی کل من تبعهم باحسان الی یوم الدین۔ امابعد!

ہر سانس اور ہر لحظہ، حمد وثنا، تعریف وتوصیف اس ذات مقدس کے لیے جس نے اپنی تمام مخلوقات پر ان گنت نعمتوں کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔

اور بے حد و بے شمار درود وسلام اس مبارک ہستی پر جس نے پوری کائنات میں رحمۃ للعالمین ہونے کے باعث حق و ہدایت کا علم بلند فرمایا۔

اللہ رب العزت نے اولاد آدم کی ہدایت و رہنمائی کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کے بھیجنے کا سنہری سلسلہ شروع فرمایا۔ نبوت و رسالت کے اس سنہری سلسلہ کا آغاز مسجود ملائکہ سیدنا آدم علیہ السلام کی ذات گرامی سے ہوا اور اس ''مالا'' کا سب سے قیمتی اور آخری موتی آمنہ کے لعل، عبد اللہ کے در یتیم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

انبیاء اور رسول اللہ کے پسندیدہ اور پیارے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو مختلف خوبیوں اور کمالات سے نوازتے اور مالا مال کرتے ہیں مگر یہ حقیقت ناقابل تردید ہے کہ جو خوبیاں اوصاف اور کمالات میرے پیغمبر سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئے وہ کمالات کسی کو بھی عطا نہیں ہوئے۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی بہترین خطیب ہوتا ہے لیکن تدریس نہیں کرسکتا، کوئی تدریس کرسکتا ہے تو تقریر نہیں کرسکتا، ایک شخص بڑا ذاکر و شاغل اور صوفی ہوتا ہے لیکن تجارت کی ابجد بھی نہیں جانتا، دوسرا بڑا ماہر تاجر ہوتا ہے لیکن اسے ذکر و شغل سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا، ایک شخص بڑا تجربہ کار حکیم اور طبیب ہوتا ہے لیکن حربی معاملات میں بالکل کورا ہوتا ہے، دوسرا حربی امور کا ماہر ہوتا ہے لیکن طب کی دنیا کی اسے کوئی خبر نہیں ہوتی۔

لیکن میرے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے کمالات میں سے ایک کمال یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ بیک وقت اعلیٰ درجے کے مزکی اور مربی بھی تھے، تجربہ کار تاجر بھی تھے، بے مثال حکیم اور طبیب بھی تھے، ایک عالی دماغ سپہ سالار بھی تھے اور ساتھ ہی ساتھ ایک بہترین خطیب بھی تھے خود حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

وانا خطیبھم یوم القیامۃ وبیدی لواء الحمد

یعنی قیامت کے دن میں انبیاء کا خطیب ہوں گا اور حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو قوت بیان اور طاقت گویائی عطا کی ہے جس سے انسان اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتا ہے، اسی قوت گویائی میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو زور خطابت سے بھی نوازا ہے، جو مافی الضمیر کے اظہار اور مخاطب کو بیدار کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے صدقے اللہ تعالیٰ نے آپ کا یہ وصف اور کمال آپ کے ورثاء کو عطا فرمایا ہے، چنانچہ اس امت میں ایسے خطیب بھی گذرے ہیں جن کی پرسوز خطابت سے انس و جن انگشتِ بدنداں ہو گئے پچھلے دور میں علماء دیو بند میں ایسے نامور خطیب پیدا ہوئے جن کے زورِ بیان کے معترف اپنے پرائے سب ہی رہے۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ
مولانا انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور
مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی خطابت کو کون بھول سکتا ہے؟

یہ حضرات خطابت کے شہسوار تھے، جن پر قیامت تک امت فخر کرے گی۔ دور حاضر میں علماء دیوبند کے خوشہ چین، ان کے افکار ونظریات کے صحیح ترجمان، جرأت واستقامت کے پیکر، سچے مخلص اور قابل شاگرد جسے دنیا مولانا فضل سبحان کے نام سے جانتی ہے، جنھیں اللہ تعالیٰ نے مختلف خوبیوں کے ساتھ ساتھ بہترین ملکہ خطابت سے بھی نوازا ہے، جن کے بیانات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ان من البیان لسحرا کی حیثیت رکھتے ہیں، آپ کے بیانات سننے سے دل میں ایمانی حرارت بڑھتی ہے عمل کا جذبہ انگڑائی لیتا ہے، موصوف امت کی رشد و ہدایت اور فکر و اصلاح کے لیے دور حاضر کی جدید ٹیکنا لوجی انٹرنیٹ کے ذریعہ بھی دنیا کے کونے کونے تک اللہ کا پیغام انسانوں تک پہنچا رہے ہیں۔

دور حاضر میں امت مسلمہ جن نت نئے فتنوں اور چیلنجز کا شکار ہے مولانا موصوف کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت واسعہ سے ان سوالات اور چیلنجز کا جواب دینے اور امت کو راہ حق سمجھانے کے لیے منتخب فرما کر'' بلغوا عنی ولو ایة '' کا مصداق بنایا ہے۔

مولانا موصوف کو اللہ تعالیٰ نے قرآن وحدیث کی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید عصری علوم سے بھی نوازا ہے جس کی واضح جھلک آپ کے بیانات میں واضح نظر آتی ہے جو کہ دور حاضر اور معاشرہ کی ایک اہم ضرورت ہے یعنی عوام کی زبان

میں بات کرنا، جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اردو، عربی، پشتو زبان کے ساتھ انگلش زبان پر بھی دسترس عطا فرمائی ہے۔

دور حاضر میں اپنی بات کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے بہترین ذریعہ میڈیا ہے، آپ سوشل میڈیا، الیکٹرانک میڈیا پر اہل حق کی نمائندگی کر کے فرض کفایہ ادا کر رہے ہیں۔

بلکہ ''العصر فاؤنڈیشن'' کے پلیٹ فارم سے دورِ حاضر کے فتنوں کی سرکوبی، جدید چیلنجز کا مقابلہ، اہلِ حق کی طرف سے ان کو جواب دینے۔ عوام کی دینی دنیاوی رہنمائی کرنے، میڈیا پر اہلِ حق کی بھرپور نمائندگی کرنے اور ترجمانی کرنے کے لیے ملک کے طول وعرض میں ورکشاپس اور کورسز کے ذریعہ علماء کی تربیت کا بیڑا بھی اُٹھائے ہوئے ہیں۔

حضرت شیخو پوری شہید رحمۃ اللہ علیہ کے مخلص اور باوفا دوست برادرِ مکرم اہل حق کے ترجمان، معیاری ویب سائٹ WWW.darsequran.com کے بانی جناب محمد شفیق اجمل صاحب حفظہ اللہ آپ کے بیانات کو نشر کرتے رہے، حوصلے بڑھاتے اور امت کے لیے نفع کا سامان مہیا کرتے رہے، آپ کے بیانات کا ایک بڑا ذخیرہ ترتیب کے ساتھ درس قرآن ڈاٹ کام پر بھی موجود ہے جس سے بندہ نے بھی خوب استفادہ کیا اور موصوف کے ساتھ قلبی محبت کا سبب بھی یہی بیانات بنے اور اب موصوف کے بیانات اور درس قرآن ان کے اپنے (Face Book) فیس بک پیج (Molana Fazal Subhan) سے اور یوٹیوب (Youtube chanel) (Molana Fazal Subhan) سے نشر ہوتے ہیں، اور دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ حضرت کے ان بیانات کو سپرد قرطاس کر کے اپنے لیے صدقہ جاریہ اور امت کے لیے بلغوا عنی ولو آیۃ، الدین النصیحہ

کے مصداق پر عمل کرلیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے بندہ کو جہاں حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری شہید رحمۃ اللہ علیہ کے درس قرآن اور بیانات کو مرتب کرنے کی سعادت نصیب فرمائی، وہی پر اللہ تعالیٰ نے مولانا موصوف کے بیانات کو مرتب کرنے کی سعادت بھی نصیب فرمائی چنانچہ اس علمی ذخیرہ کو تقریر سے تحریر کی شکل میں لانے کا کام حضرت مدظلہم کی خاص دعاؤں سے شروع کردیا اس کے لیے دس جلدوں پر مشتمل موضوعات کا خاکہ حضرت کی خدمت میں پیش کیا جس پر موصوف نے بہت ہی زیادہ خوشی کا اظہار فرمایا اور دعاؤں سے نوازا۔

الحمدللہ دس جلدوں پر کام جاری وساری ہے قارئین کی دعائیں شامل حال رہی تو پہلی پانچ جلدیں ''خطباتِ سبحانی'' منظر عام پر آنے کے بعد دوسری پانچ جلدیں بھی جلد ان شاء اللہ طباعت کے زیور سے آراستہ ہوکر لائبریریوں کی زینت بنیں گی۔

''خطباتِ سبحانی'' تقاریر کا مجموعہ ہے جنہیں قلم بند کر کے زیور طبع سے آراستہ کرنے میں میرے جن معاونین کا خلوص اور محنت میرے ساتھ رہی ان کا میں تہہ دل سے بے حد ممنون ہوں جن میں برادر مکرم جناب مولانا خالد محمود صاحب زید مجدہم اور مولانا محمد سراج صاحب زید مجدہم اور عزیزم جناب مولانا محمد انس فاروقی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور محترم جناب بھائی محمد جاوید اقبال صاحب حفظہ اللہ کے نام سرفہرست ہیں۔

ناقدری ہوگی اگر میں برادرم جناب فیاض احمد صاحب حفظہ اللہ Owner مکتبہ عمر فاروق (شاہ فیصل کالونی کراچی) کا شکریہ ادا نہ کروں، بھائی محمد فیاض صاحب علم اور علماء کے قدر دان ہیں جو میرے حوصلے ''آسان درس قرآن''

''درس قرآن کیوں اور کیسے'' ''خطباتِ سنبھلی'' سے لے کر ''خطباتِ سبحانی'' تک مسلسل بڑھاتے رہے اور میرے اس کام پر بھرپور توجہ اور معاونت کرتے رہے، یقیناً ان خطبات کو منظر عام پر لانے کا پہلا سہرا بھی انہی کے سر ہے اللہ تعالیٰ ان کی تمام مساعی جمیلہ میں ان کا حامی و ناصر ہو۔

اور میں بے حد ممنون ہوں اپنے شفیق و مہربان استاذ حضرت مولانا مفتی عبدالمنان صاحب مدظلہم العالی (نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی) کا جنہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود نظر ثانی فرما کر بعض جگہ تصحیح فرمائی اور رب ذوالجلال کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہم اور ان کے تمام رفقاء و معاونین حضرات اساتذۂ کرام والدین اور میرے تمام معاونین، اساتذہ، والدین کے لیے ان خطبات کو صدقہ جاریہ اور ذخیرہ آخرت بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم تقبل اللہ منا و ممن سعی فیہ آمین

محتاج دعا

بندہ مولانا اشفاق احمد عفا اللہ عنہ
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
امام وخطیب جامع مسجد بلال ناظم آباد 2 کراچی
0321-2343648
0348-2499575

اجمالی فہرست

برائے

خطباتِ سبحانی

نمبر شمار	موضوعات	صفحات
۱۔	استقبال رمضان فضائل، ذمہ داریاں اور ہماری کوتاہیاں۔	۳۵
۲۔	رمضان کیوں آیا؟	۵۹
۳۔	رمضان کے چند قیمتی دنوں کی قدر کیجیے	۷۹
۴۔	رمضان کی برکتیں کیسے سمیٹیں؟	۹۷
۵۔	اللہ کا قرب کیسے حاصل ہو؟	۱۱۹
۶۔	ماہ رمضان ماہ تقویٰ	۱۴۳
۷۔	حقیقی روزہ	۱۶۵
۸۔	جمعۃ الوداع کی دینی حیثیت	۱۸۳
۹۔	فضیلت رمضان اور اہمیت زکوۃ	۲۰۵
۱۰۔	نماز اور زکوۃ کا اہتمام	۲۲۵
۱۱۔	بندگی کا راز، نماز اتنی اہم عبادت کیوں؟	۲۴۷
۱۲۔	اپنی نیکیاں قبول کروانے کی فکر کریں	۲۶۹
۱۳۔	قرآن سے اپنا رشتہ مضبوط کریں	۲۸۹
۱۴۔	ختم قرآن ستائیسویں شب	۳۰۹
۱۵۔	عظمت قرآن	۳۴۱
۱۶۔	تکمیل قرآن	۳۶۳

فہرست عنوانات

خطبات سبحانی جلد چہارم

عنوان	صفحہ نمبر
پیش لفظ	۳
تقریظ: حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب دامت برکاتہم	۵
تقریظ: حضرت مولانا مفتی عبدالمنان صاحب دامت برکاتہم العالیہ	۶
تقریظ: حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہم	۸
تذکرہ نعمت عظمیٰ	۹
استقبال رمضان فضائل، ذمہ داریاں اور ہماری کوتاہیاں	۳۹
رمضان کی آمد ہے	۴۴
رمضان اور قرآن	۴۴
سفارش کن کے حق میں قبول ہوگی؟	۴۵
محروم لوگ	۴۵
روزوں کی فرضیت	۴۵
تقویٰ کی اہمیت	۴۶
تقویٰ کیا ہے؟	۴۷
حصولِ تقویٰ کے طریقے	۴۷
نعمتِ زمانی اور نعمتِ مکانی	۴۸

عنوان	صفحہ نمبر
جنت کا سفر زیادہ تیز	۴۸
شب قدر کی اہمیت	۴۸
چھ مہینے پہلے سے تیاری	۴۹
رجب کا چاند اور دعا کا اہتمام	۴۹
رجب، شعبان اور رمضان کا مقام	۴۹
تینوں مہینوں کی مثال	۵۰
رمضان کے باوجود گناہوں کا تسلسل	۵۰
روحانیت کو برباد کرنے والی دو چیزیں	۵۲
بدنظری کا انجام	۵۲
تلاوت میں اکتاہٹ کی وجہ	۵۲
بدنظری سے بچیں	۵۳
خواتین کے لیے نصیحت	۵۳
سب سے ضروری کام	۵۴
غیبت سے اجتناب	۵۴
غیبت کی سنگینی	۵۴
اپنے عیبوں پر نظر	۵۴
۷۳ رسال دل کی مکمل حفاظت	۵۵
شب برأت میں عاجزی سے بھری دُعا	۵۶

عنوان	صفحہ نمبر
ہم اپنا موازنہ کریں	۵۷
ہماری نافرمانیاں	۵۸
ہر عمل کو آخری عمل سمجھیں	۵۸
ایک عمل تو خالص بنائیں	۵۹
آقا ﷺ کا رمضان کے لیے اہتمام	۶۰
اللہ تعالیٰ کو منانا آسان ہے	۶۰
رمضان کیوں آیا؟	۶۳
ہم نے رمضان کو رسمی بنالیا	۶۷
اللہ والوں کی صحبت کا اثر	۶۸
رمضان المبارک کا تعارف کیسے ہوگا؟	۶۹
بیت اللہ کی طرف دعوت	۷۰
ماہ مبارک اور ہماری کیفیت	۷۰
مثال سے بات کی وضاحت	۷۱
اللہ پاک کے ہاں کون سا عمل پسندیدہ ہے؟	۷۲
روزِ محشر وزن اعمال میں کیا دیکھا جائے گا	۷۳
وزن اعمال کا ترازو کتنا بڑا ہوگا	۷۳
دو ایسے کلمے جو وزن اعمال میں بھاری	۷۴
دیگر اعمال وزن میں بھاری	۷۴

عنوان	صفحہ نمبر
مخلوقات میں سب سے زیادہ محبوب کون؟	۷۵
علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کا توبہ کرنے والے کے بارے میں قول	۷۶
رمضان کیوں آیا	۷۶
آمد رمضان سے قبول رحمت کی بارشیں	۷۷
عشرہ مغفرت اور ہماری فضولیات	۷۸
آخری عشرہ کا سب سے بڑا عمل	۷۹
اعتکاف کا مقصد	۷۹
اللہ کے بندوں کو مت ستاؤ	۸۰
نسبت کی لاج رکھو	۸۰
دو متضاد عمل	۸۱
مغفرت سے محروم لوگ	۸۱
رمضان کے چند قیمتی دنوں کی قدر کیجیے	۸۳
گنے چنے دن	۸۷
ایک عجیب واقعہ	۸۸
دل کی فکر	۹۰
کاش مسلمان، مسلمان بن جائے	۹۰
ایمان کے لیے قربانیاں	۹۲
ایمان کا محل	۹۳

عنوان	صفحہ نمبر
اپنے محاسبہ کا ایک طریقہ	۹۳
زاویہ نگاہ کا فرق	۹۴
جیسی قربانی ویسی اللہ کی مہربانی	۹۴
رمضان میں ہماری بے اعتدالیاں	۹۵
سحری اور افطاری میں احتیاط	۹۵
ہر قول وفعل میں خوب احتیاط کی ضرورت ہے	۹۶
سب سے محبوب	۹۶
اپنا ایمان کیسے چیک کریں؟	۹۷
رمضان میں کرنے کے چند کام	۹۷
اللہ والوں کی پچاس نمازیں	۹۷
زکوٰۃ اور صدقات میں باطنی فرق	۹۹
ظاہر کچھ، باطن کچھ	۹۹
رمضان کی برکتیں کیسے سمیٹیں؟	۱۰۱
بشیر اور نذیر ﷺ	۱۰۵
انبیاء علیہم السلام کی محنت کا میدان	۱۰۶
دل کیسے چیک کیا جائے؟	۱۰۶
عرش کا سایہ پانے والا خوش نصیب	۱۰۸
سکونِ دل کا سبب	۱۰۸

عنوان	صفحہ نمبر
پریشانی کا سبب	۱۰۸
دل کی غفلت	۱۰۹
بیمار دل کی علامات	۱۰۹
منع کیا چیز ہے؟	۱۱۰
عشق نہیں بلکہ فسق	۱۱۱
سبق آموز واقعہ	۱۱۱
دل پر محنت کی ضرورت	۱۱۲
ہماری خام خیالی	۱۱۳
روح نہیں تو کچھ نہیں	۱۱۳
جسم اور روح کی مثال	۱۱۴
جسم کی فکر	۱۱۴
بہترین مثال	۱۱۴
اعمال میں کوتاہی کا نتیجہ	۱۱۵
رمضان کے چور	۱۱۵
جو اس سال ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں	۱۱۶
انسان کے یقین کا عجیب حال	۱۱۷
ثابت قدمی کی ضرورت	۱۱۷
رمضان کی آمد سے پہلے سب سے پہلا کام	۱۱۷

عنوان	صفحہ نمبر
دوسرا کام	۱۱۸
خطرناک سازش	۱۱۸
اسبابِ دنیا سے محبت	۱۱۹
سابقہ قوموں کی کیفیت	۱۱۹
سنّت کی برکت	۱۲۰
دنیا ایک امتحان گاہ	۱۲۱
اللہ کا قرب کیسے حاصل ہو؟	۱۲۳
جمعۃ الوداع غم کا موقعہ	۱۲۷
مثال سے وضاحت	۱۲۸
ایک لطیفہ	۱۲۸
رمضان میں ہماری اصل کوتاہی	۱۲۹
ہمارا جمود	۱۲۹
بقیہ رمضان سونا ہے	۱۲۹
اعمال کا دارومدار	۱۳۰
اللہ کے مقرب اور محبوب	۱۳۱
لفظ مقرب	۱۳۱
اللہ کے قرب کا مطلب	۱۳۲
ادب کی اہمیت اور مطلب	۱۳۲

عنوان	صفحہ نمبر
ہماری بے ادبیاں	۱۳۳
حجر اسود کا بوسہ	۱۳۳
حضرت شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ اصلاح	۱۳۴
مقدار کی بجائے کیفیت کی فکر رکھیں	۱۳۴
بیت اللہ سے زیادہ عبداللہ کی عزت وحرمت	۱۳۵
بہت بڑی دولت	۱۳۶
پہلے ادب پھر علم	۱۳۶
علم نافع کیا ہے؟	۱۳۶
حکمت و دانائی کی ضرورت	۱۳۶
حکمت کی اہمیت	۱۳۷
زہد کا مطلب	۱۳۷
زہد کی مثال	۱۳۸
فقہی مسئلہ اور عقلمند شخص	۱۳۸
ایک اللہ والے کی عجیب زندگی	۱۳۹
چوبیس گھنٹے کی عبادت	۱۴۰
ابھی سے عزم کریں	۱۴۰
فکر آخرت کیسے حاصل ہو؟	۱۴۱
دنیا اور آخرت	۱۴۱

عنوان	صفحہ نمبر
عمدہ مثال	۱۴۲
ضابطے اور رابطے میں فرق	۱۴۳
کچھ لوگ بہت بڑے دھوکے میں ہیں	۱۴۳
رابطے کی زندگی کی ضرورت	۱۴۴
صلوۃ التسبیح کی اہمیت	۱۴۵
محروم القسمت لوگ	۱۴۵
طلب کی ضرورت	۱۴۶
ماہ رمضان ماہ تقویٰ	۱۴۷
روزے کا مقصد	۱۵۱
تقویٰ کیا ہے؟	۱۵۲
مصیبت سے بڑی مصیبت	۱۵۲
ابن فضل تابعی رحمۃ اللہ علیہ کا طرز عمل	۱۵۳
مشائخ عظام کا رمضان	۱۵۳
قبولیت کی فکر	۱۵۳
ہماری کوتاہیوں کی انتہا	۱۵۳
رمضان ذریعہ مغفرت	۱۵۴
دیگر مہینوں کے ساتھ رمضان کی نسبت	۱۵۴
رمضان سلامت تو پورا سال سلامت	۱۵۵

عنوان	صفحہ نمبر
بے ہنگم رمضان	۱۵۵
حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں تقویٰ	۱۵۶
متقی کی ایک نشانی	۱۵۶
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انفاق فی سبیل اللہ	۱۵۷
ہماری حرص و ہوس	۱۵۷
یکے بعد دیگرے تمام روٹیاں صدقہ کردیں	۱۵۸
دل ہلا دینے والا واقعہ	۱۵۸
روزے سے ملنے والا سبق	۱۵۹
حیرتناک عیاشی	۱۵۹
متقی کی دوسری نشانی	۱۶۰
کمال درجے کا روزہ	۱۶۱
روزہ یا بھوک ہڑتال	۱۶۲
بدقسمت روزہ دار	۱۶۲
رمضان کی قدردانی کی ضرورت	۱۶۳
حرام سے اجتناب کی ضرورت	۱۶۴
کھانے پینے کا حقیقی ادب	۱۶۴
روزے میں غیبت کی شناعت	۱۶۵
جلال کی انتہائی فکر	۱۶۵

عنوان	صفحہ نمبر
رمضان کی حفاظت	۱۶۶
اللہ کا انعام اور ہماری غفلت	۱۶۷
حقیقی روزہ	۱۶۹
رمضان کے تینوں عشرے	۱۷۳
رحمتِ الٰہیہ کا دائمی فیضان	۱۷۴
حقیقتِ رمضان تو ابھی مخفی ہے	۱۷۵
رمضان اتنا قابل احترام کیوں؟	۱۷۶
اللہ کا گھر کہنے میں مٹھاس	۱۷۷
نسبت کی لاج رکھی جاتی	۱۷۷
دعا پڑھتے وقت استحضار کی ضرورت	۱۷۸
فرشتوں کی صفات	۱۷۸
رحمت کا چننا ہمارا کام ہے	۱۷۹
رمضان کی نسبت کی لاج رکھیں	۱۷۹
رمضان کی نسبت کے پیش نظر احتیاط کی ضرورت	۱۷۹
حصولِ رحمت کا دوسرا طریقہ	۱۸۰
اس دعا کی عجیب تاثیر	۱۸۰
والدین کی قربانی کی انتہاء	۱۸۱
حیران کن بات	۱۸۱

عنوان	صفحہ نمبر
اولادوں کا بھیانک رویہ	۱۸۲
حصولِ رحمت کا تیسرا سبب	۱۸۲
حصولِ رحمت کا چوتھا سبب	۱۸۲
حصولِ رحمت کا پانچواں سبب	۱۸۳
مسجد کے آداب اور ہماری غفلت	۱۸۳
حصولِ رحمت کا چھٹا سبب	۱۸۴
حصولِ رحمت کا ساتواں سبب	۱۸۴
حصولِ رحمت کا آٹھواں سبب	۱۸۵
قیمتی اوقات ضائع مت کریں	۱۸۵
غصہ پر کنٹرول کی ضرورت	۱۸۶
جمعۃ الوداع کی دینی حیثیت	۱۸۷
جمعۃ الوداع کی وجہ تسمیہ	۱۹۱
جمعۃ الوداع کی اہمیت وفضیلت	۱۹۲
اللہ کی رحمت	۱۹۲
مقام شکر	۱۹۲
بقیہ دنوں کی قدر دانی	۱۹۳
دوسرا شکر	۱۹۴
ڈرنے کا دن	۱۹۴

عنوان	صفحہ نمبر
ایمانی کیفیت	۱۹۵
تین بدنصیب	۱۹۵
زیادہ خطرے کی بات	۱۹۶
ایک مشہور غلط فہمی	۱۹۶
والدین کو راضی کرنے کی فکر	۱۹۶
دوسری بددعا	۱۹۷
درود پاک پڑھنے میں کوتاہی سے بچیے	۱۹۷
اسم محمد ﷺ کی برکات	۱۹۸
علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا عشق رسولe	۱۹۸
رمضان میں دوسرا کام	۱۹۹
عشق رسول ﷺ پر مشتمل اشعار	۱۹۹
حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حیرت ناک واقعات	۲۰۰
محبت نبوی ﷺ کی عجیب مثال	۲۰۱
ہماری غفلت اور آرام پسندی	۲۰۱
تیسرا بدنصیب	۲۰۲
اپنا محاسبہ	۲۰۲
بخشش سے محروم افراد	۲۰۳
والدین کا مقام	۲۰۴

عنوان	صفحہ نمبر
حسد اور کینہ کا وبال	۲۰۴
حسد اور تکبر کا علاج	۲۰۵
حقیقی پہلوان	۲۰۵
اللہ والوں کا خوف خدا	۲۰۶
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی عاجزی اور ولایت کا تاج	۲۰۶
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا تقویٰ	۲۰۷
وقت کی قدر کیجیے	۲۰۷
فضیلت رمضان اور اہمیت زکوۃ	۲۰۹
رحمت اور بخشش والا مہینہ	۲۱۳
رمضان میں چار اہم کام	۲۱۴
رمضان کے مہینے کا بہترین عمل ''اعتکاف''	۲۱۵
روزہ کی حفاظت	۲۱۶
کبھی نہ ختم ہونے والے دو گناہ	۲۱۷
زکوۃ اور ٹیکس میں فرق	۲۱۸
صحابہ کرام y کا مانعین زکوۃ کے خلاف جہاد	۲۱۹
سود کے نقصانات	۲۱۹
زکوۃ ادا نہ کرنے پر وعید اور عذاب	۲۲۰
اپنے صدقات کو ضائع نہ کریں	۲۲۱

عنوان	صفحہ نمبر
امت کے زوال کا سبب	۲۲۲
زکوٰۃ نہ دینے میں دنیاوی نقصانات	۲۲۳
انسان کے پاس جو کچھ ہے اس کا اصل مالک اللہ ہے	۲۲۳
سونے کی زکوٰۃ کا مسئلہ	۲۲۴
وہ اشیاء جن میں زکوٰۃ واجب ہے	۲۲۵
وہ اشیاء جن میں زکوٰۃ دینا واجب نہیں	۲۲۷
رمضان میں چار چیزوں پر فوکس	۲۲۸
نماز اور زکوٰۃ کا اہتمام	۲۲۹
کامیابی کا مدار دو چیزوں پر ہے	۲۳۳
فرمان نبوی ﷺ	۲۳۳
قیامت کے دن لوگ عرش کے سائے میں ہوں گے؟	۲۳۴
قرآن کریم میں نماز کے لیے تین قسم کے صیغے استعمال ہوئے ہیں	۲۳۴
مرد اور عورت کی نماز میں فرق	۲۳۷
نمازیں جاندار ہوں گی تو زندگی شاندار ہوگی	۲۳۸
آقا ﷺ دنیا میں تشریف لاتے ہی سجدہ ریز ہوگئے	۲۳۸
اس امت پر پچاس نمازیں کیوں فرض کی گئیں؟	۲۳۹
تم بہترین کیوں ہو؟	۲۴۰

عنوان	صفحہ نمبر
جماعت سے نماز پڑھنے کی فضیلت	۲۴۲
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز	۲۴۲
ہماری نمازوں کی حالت	۲۴۳
نماز عشق ادا ہوتی ہے تلواروں کے سائے میں	۲۴۴
ایک بزرگ کی نماز میں کیفیت	۲۴۴
امام اور مؤذن کو قدر کی نگاہ سے دیکھیے	۲۴۵
ہمارا تعلق اللہ سے قانونی ہے یا جنونی؟	۲۴۵
اولیاء اللہ کی راز و نیاز	۲۴۶
حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے کو دیکھ کر 20 ہزار ہندو مسلمان ہوئے	۲۴۸
حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ کس نے پڑھایا	۲۴۸
بندگی کا راز، نماز اتنی اہم عبادت کیوں؟	۲۵۱
زندگی کا مقصد	۲۵۵
معرفت کی اہمیت	۲۵۵
اللہ تعالیٰ کا تعارف	۲۵۶
عبادت میں صفت احسان	۲۵۷
دل کی صفائی	۲۵۸
سجدے کی اہمیت	۲۵۸
عبادت کا حکم کیوں؟	۲۵۹

عنوان	صفحہ نمبر
دو بہترین مثالیں	۲۵۹
دماغ کے اثرات	۲۶۰
کھیل کی شرائط	۲۶۱
اسلام کا مقصد	۲۶۱
نماز مجموعہ عبادات	۲۶۱
نماز بہت سے اعمال و صفات کا مجموعہ	۲۶۲
نماز کا مقام	۲۶۳
نماز درس مساوات	۲۶۳
مالک مجازی کا خوف اور مالک حقیقی سے بے خوفی	۲۶۴
عجیب واقعہ	۲۶۴
نماز کے وقت ہماری غفلت	۲۶۵
مثبت تبدیلی کا دارومدار	۲۶۶
ہمارے درد دل کی قدر کیجیے	۲۶۶
مثال سے وضاحت	۲۶۷
کائنات کی ہر چیز تسبیح کرتی ہے	۲۶۷
راستہ معلوم ہونا ضروری ہے	۲۶۹
دینی راستہ کیسے معلوم ہوگا؟	۲۷۰
تجربہ کیسے آئے گا؟	۲۷۰
دین سیکھنے کے لیے دینی ماحول کی ضرورت	۲۷۰

عنوان	صفحہ نمبر
اپنی نیکیاں قبول کروانے کی فکر کریں	۲۷۳
ہر عمل میں نیت کا اثر	۲۷۷
نیت کی وجہ سے اجر میں فرق	۲۷۸
عمل سے پہلے نیت کی جانچ پڑتال	۲۷۸
کوئی خالص عمل لے کر جا	۲۷۸
سب سے زیادہ سخت چیز	۲۷۹
ریاکاری کا نیا انداز	۲۸۰
صدقہ مالداری کا محتاج نہیں	۲۸۰
صدقہ کا عادی بنیں اور بنائیں	۲۸۱
گذشتہ دور کا ایک اچھا وطیرہ	۲۸۱
نفس کی خطرناک	۲۸۱
رمضان میں ڈبل کوتاہیاں	۲۸۲
عید کی خوشی یا غمی؟	۲۸۲
نیکیاں کیسے ضائع ہوتی ہیں؟	۲۸۲
کیا ہم کنفرم کر سکتے ہیں؟	۲۸۳
عمل اور اخلاص الگ الگ	۲۸۴
محروم روزہ دار	۲۸۴
اصل خوشی کب ہے؟	۲۸۴
قبولیت نہ ہوئی تو کیا بنے گا؟	۲۸۵

عنوان	صفحہ نمبر
سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قربانی	۲۸۵
قبولیت کا دارومدار	۲۸۵
قیامت کے دن ایک اندیشہ اور بزرگ کا رونا	۲۸۶
دنیا ہی دارالعمل ہے	۲۸۷
رمضان کے بارے میں ہماری بڑھتی ہوئی غفلت	۲۸۷
اگر فکر وقدر ہوتی تو پھر یہ ہوتا	۲۸۷
شیطان کا تکبر اور اس کا انجام	۲۸۸
نبی کے مقابلے میں آنے کا بھیانک انجام	۲۸۸
یہودی علماء کی مثال	۲۸۸
روگردانی کرنے والوں کا طرزِ عمل	۲۸۹
ایمان کو جانچنے کا فارمولا	۲۸۹
اہتمام کا تجربہ اور اس کا اثر	۲۹۰
جمعہ کے دن کا مقصد	۲۹۰
اخلاص کہاں سے سیکھا؟	۲۹۱
خلوت اور جلوت ایک ہو	۲۹۱
ہماری بدقسمتی	۲۹۲
بقیہ رمضان قیمتی بنائیں	۲۹۲
قرآن سے اپنا رشتہ مضبوط کریں	۲۹۳
بروز قیامت دو سفارشی	۲۹۷

عنوان	صفحہ نمبر
قرآن کریم کا حق ادا کرنے کی ایک بہترین مثال	۲۹۸
قرآن کریم میں نمازیوں کے تین اوصاف	۲۹۹
نیک اعمال طبیعت پر بوجھ ہونے کی وجوہات	۳۰۰
دلوں پر محنت کی ضرورت	۳۰۰
رمضان کی نسبت باقی گیارہ مہینوں کے ساتھ	۳۰۱
غیر فائدہ مند روزہ	۳۰۲
اعمال کے لیے صرف رمضان کا مہینہ نہیں	۳۰۳
اکابر کے دلوں میں قرآن کریم اور اعمال صالحہ کی اہمیت ...	۳۰۴
رمضان میں ادور عزائم اور غفلت زندگی	۳۰۶
روز محشر میں آپ ﷺ کی گواہی سرکشوں پر	۳۰۷
قرآن کریم کے حقوق	۳۰۷
اعتکاف کی قدر و منزلت	۳۰۸
اپنا محاسبہ	۳۰۹
جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا نصیحت آموز واقعہ	۳۱۰
دلوں کو سدھارنے کا طریقے	۳۱۲
ختم قرآن ستائیسویں شب	۳۱۳
سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی احتیاط کا عالم	۳۱۸
حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی احتیاط کا عالم	۳۱۹
دل کا مسلمان ہونا	۳۱۹

عنوان	صفحہ نمبر
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مقام	۳۲۱
سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا مقام	۳۲۲
نیک عمل کی ضرورت	۳۲۲
گریڈ کب ملے گا؟	۳۲۳
سبق آموز عجیب واقعہ	۳۲۳
تقویٰ کی برکت	۳۲۴
اسلام سراسر سلامتی ہے	۳۲۴
متقی کی تعریف	۳۲۵
سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے خوفِ خدا کا عالم	۳۲۵
لوگوں کی حالت	۳۲۶
ایک عجیب نکتہ	۳۲۶
اللہ والوں کی صحبت ومحبت کا اثر	۳۲۷
محبت دوریاں ختم کر دیتی ہے	۳۲۷
قریب والا محروم کیوں؟	۳۲۸
مثال سے وضاحت	۳۲۸
مُردہ گوہ کا گواہی دینا	۳۳۰
آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت	۳۳۱
محبت کے اثرات	۳۳۲
حصولِ محبت کا طریقہ	۳۳۲

عنوان	صفحہ نمبر
ایک غیبت سے سارا نور سلب	۳۳۳
دل کا پاک ہونا	۳۳۳
دل کیسے پاک ہوگا؟	۳۳۴
اتنا طویل سجدہ	۳۳۵
سجدہ کی اہمیت	۳۳۵
توبہ کی برکت	۳۳۶
اللہ پاک کی ستاری	۳۳۷
ماں باپ کی اولاد سے محبت	۳۳۷
اللہ کی اپنے بندوں سے محبت	۳۳۷
اللہ کی محبت کو یوں سمجھیے	۳۳۸
چاروں کتابوں کا نزول	۳۳۹
محرومی کی انتہاء	۳۳۹
شبِ قدر کی تلاش	۳۳۹
رمضان کی راتیں	۳۴۰
رمضان کی قدر کی ضرورت	۳۴۰
شبِ قدر کی علامات	۳۴۱
شبِ قدر کی دعا	۳۴۱
آخری عشرے کے تین عمل	۳۴۲
عزم کیجیے	۳۴۲

عنوان	صفحہ نمبر
اُمّت کا غم	۳۴۳
پتھر دل بھی موم ہو جائے گا	۳۴۳
عظمت قرآن	۳۴۵
اللہ کے عذاب کو ٹالنے والی چار چیزیں	۳۵۲
دنیا میں انسانوں کی اقسام	۳۵۶
حیا کی حقیقت	۳۵۸
آج دینی پروگرام فیشن بن گئے	۳۵۹
مسلم اور کافر کون؟	۳۵۹
پاکیزہ ناموں کی توہین	۳۶۰
امام ضحاک رحمۃ اللہ علیہ کا قول	۳۶۰
دعوت فکر	۳۶۲

جلد چہارم مکمل

استقبال رمضان

فضائل، ذمہ داریاں اور ہماری کوتاہیاں

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب ظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ..... رمضان اور قرآن کریم۔
- ..... تقویٰ کی اہمیت وحقیقت۔
- ..... حصولِ تقویٰ کے طریقے۔
- ..... نعمتِ زمانی اور نعمتِ مکانی۔
- ..... رجب کا چاند اور دُعا کا اہتمام۔
- ..... استقبالِ رمضان کے بارے میں اکابر کا اہتمام۔
- ..... رجب، شعبان اور رمضان کی اہمیت، مقام اور تینوں کی مثال۔
- ..... روحانیت کو برباد کرنے والی دو چیزیں۔
- ..... ہر عمل کو آخری سمجھ کر سرانجام دیں۔
- ..... اللہ کو منانے کی فکر کیجیے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ

﴿سورہ بقرہ: ۱۸۳، ۱۸۴﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

ثناء گو پتہ پتہ ہے خدایا دم بہ دم تیرا
زمین و آسماں تیرے یہ موجود و عدم تیرا

جو دنیا میں تیرا کھا کر شکوے کرے یارب!
تعجب ہے کہ اس پر بھی ہو لطف و کرم تیرا

جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اور اگر تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری

یہاں ایسے رہے کہ ویسے رہے
وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں مرجائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

محمد کی غلامی دین حق کی شرط اوّل ہے
ہو اسی میں اگر کچھ خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

واجب الاحترام عزیزان گرامی:

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی اور سرکار دو عالم تاجدار مدینہ، محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی۔

رمضان کی آمد ہے

رمضان کی آمد ہے شعبان کا مہینہ اپنے نصف کو پہنچنے والا ہے رمضان کی طرح شعبان اور رجب کا مہینہ بھی بابرکت ہے، لیلۃ القدر کی طرح شب برات بھی فضیلتوں کی حامل ہے اسی مناسبت سے استقبال رمضان پر کچھ گزارشات کرنا چاہوں گا۔

رمضان اور قرآن

اتنا سمجھ لیں کہ رمضان قرآن کا مہینہ ہے۔

''شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ'' ﴿سورہ بقرہ:۱۸۵﴾

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا گویا کہ رمضان کو جو فضیلت ملی وہ قرآن کی وجہ سے ملی یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ اس مہینہ میں دو مہمان اللہ کی طرف سے ہمارے پاس آرہے ہیں ایک رمضان کا مہینہ اور دوسرا قرآن یہ دونوں مہمان قیامت کے دن سفارش کریں گے ان دونوں کی سفارش قبول ہوگی۔

رمضان کہے گا میں نے دن بھر سخت گرمی میں ان لوگوں کو بھوکا پیاسا رکھا ان کے حق میں میری سفارش قبول فرمالیجیے۔

قرآن کہے گا میں نے ان لوگوں کو تھکن کے باوجود نیند کے غلبے کے باوجود تراویح میں کھڑا رکھا ان کے حق میں میری سفارش قبول فرمالیجیے۔

سفارش کن کے حق میں قبول ہوگی؟

حدیث پاک میں آتا ہے دونوں کی سفارش قبول ہوجائے گی لیکن کن کے حق میں، جنہوں نے اس مہمان کو خوش کیا ہوگا، اس مہمان کی قدر کی ہوگی اس مہمان کا اکرام کیا ہوگا، اس مہمان کا استقبال کیا ہوگا، اس مہمان کو پروٹوکول دیا ہوگا۔

محروم لوگ

اب جو روزہ نہیں رکھتے یا رکھتے ہیں صحیح نہیں رکھتے روزہ کی روحانیت انہیں نصیب نہیں ہوتی تراویح نہیں پڑھتے، تہجد نہیں پڑھتے یا پڑھتے ہیں لیکن وہ بوجھ سمجھ کر پڑھتے ہیں تو یہ دونوں قسم کے لوگ سفارش سے محروم ہوجائیں گے۔

یہ میرا فتویٰ نہیں رسول اللہ ﷺ نے یوں فرمایا:

''کَمْ مِّنْ صَائِمٍ لَیْسَ مِنْ صِیَامِہٖ اِلَّا الظَّمَأُ''

بہت سے روزہ رکھنے والوں کو سوائے پیاس کے کچھ نہیں ملتا، ثواب نہیں ملتا، اجر نہیں ملتا، اس کی رضا نہیں ملتی، جنت نہیں ملتی، جہنم سے چھٹکارا نہیں ملتا، بہت سے شب بیدار رات کو عبادت کرنے والے ان کا جاگنا ان کو سوائے شب بیداری کے کوئی فائدہ نہیں دیتا تو ہم استقبال کریں۔

روزوں کی فرضیت

''کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ''

اے ایمان والو! کوئی مارشل لاء نہیں ہے پیار بھرا انداز، محبت بھرا انداز، دل کو موہ لینے والا انداز۔

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ"

اے ایمان والوں تم پر روزے فرض کیے گئے

"كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ"

جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے۔

یعنی روزہ رکھنا اتنا مشکل کام نہیں ہے تم سے پہلے بھی انسان رکھتے رہے کوئی روزہ رکھنے سے مرا نہیں اور اس کا فائدہ کیا ہوگا بھائی انسان تو حریص ہے ہر جگہ فائدہ دیکھتا ہے۔

"لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝"

تا کہ تم متقی بن جاؤ تا کہ تم پرہیز گار بن جاؤ

تقویٰ کی اہمیت

تقویٰ تو سارے کاموں کی بنیاد ہے تقویٰ آ گیا تو بیڑا پار۔

انسان متقی بن گیا تو جنت کنفرم۔

متقی بن گیا تو جہنم سے نجات کنفرم۔

متقی بن گیا تو آقا ﷺ کی سفارش کا مستحق کنفرم۔

متقی بن گیا تو آقا ﷺ کی معیت نصیب کنفرم۔

متقی بن گیا تو موت مزے والی آئے گی کنفرم۔

متقی بن گیا تو اس کی قبر جنت کا باغیچہ کنفرم۔

متقی بن گیا تو اللہ اس سے راضی ہوجائے گا کنفرم۔

تقویٰ کیا ہے؟

اب تقویٰ کہتے کسے ہیں؟

تقویٰ کے دو معانی بتلائے گئے ہیں (۱) ڈرنا۔ (۲) بچنا۔

جس چیز سے آدمی ڈرتا ہے اس سے بچتا ہے سانپ سے ڈرتے ہیں تو بچتے ہیں، بجلی کے کرنٹ سے ڈرتے ہیں تو بچتے ہیں، زہر سے ڈرتے ہیں تو بچتے ہیں، اسی طرح ہم اللہ سے ڈریں گے تو اس کی نافرمانی سے بچیں گے۔

حصولِ تقویٰ کے طریقے

اب جو یہ تقویٰ آتا ہے اس کے بنیادی طور پر دو راستے ہیں جن سے تقویٰ آتا ہے ایک ہے اللہ والوں کی صحبت۔

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ"

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو۔

"وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾" ﴿سورۂ توبہ: ۱۱۹﴾

سچو کے ساتھ رہو۔

"خَالِطُوْهُمْ لِتَكُوْنُوْا مِثْلَهُمْ"

اللہ والوں کے ساتھ رہو تا کہ ان جیسے بن جاؤ۔

تو تقویٰ آئے گا یا تو اللہ والوں کی صحبت سے اور یا روزہ سے۔

اب جو رمضان میں روزہ بھی رکھے اللہ والوں کی صحبت بھی اختیار کرے تو اس کو تقویٰ تو ملے گا ہی ملے گا۔

نعمتِ زمانی اور نعمتِ مکانی

روزہ نعمت زمانی ہے وہ زمانہ جس میں تقوی آتا ہے اور اللہ والوں کی صحبت نعمت مکانی ہے ان کے ساتھ بیٹھو گے تو تقوی آئے گا اب اللہ والوں کی صحبت بھی ہو رمضان کا روزہ بھی ہو جب ریل کے انجن کو ڈبل انجن لگادیا جائے پاور ڈبل کردیا جائے پھر وہ بجلی کی طرح چلتی ہے۔

جنت کا سفر زیادہ تیز

تو مومن کو رمضان میں ڈبل انجن لگ جاتا ہے ایک روزہ کا پاور ایک اللہ والوں کی صحبت کا پاور پھر یہ مؤمن جنت کا سفر بہت جلدی طے کرتا ہے نفل پڑھتا ہے فرض کا ثواب ملتا ہے ایک فرض بخشش کا پروانہ، قرآن سے تعلق جوڑا بخشش کا پروانہ، رات کو اللہ کے سامنے گڑگڑایا بخشش کا پروانہ، وہ سفر جو سالوں میں ہوتا تھا وہ سفر ایک رات میں ہورہا ہے۔

شبِ قدر کی اہمیت

''لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝''

یہ ایک رات لیلۃ القدر شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

ہزار مہینوں کتنے سال بنتے ہیں یعنی ایک رمضان اور اس رمضان میں ایک رات میں اگر آپ نے دل کی تار اللہ سے جوڑ دی آپ کو وہ منزل ملے گی جس منزل تک سالوں کی عبادت سے آپ نہیں پہنچ پا رہے تھے گویا کہ یوں کہا جائے ایک تیر سے دو شکار۔

تو رمضان بھی اسی طرح ہے اس رمضان میں مومن کو نعمت زمانی روزہ بھی

مل رہا ہے نعمت مکانی اللہ والوں کی صحبت بھی مل رہی ہے۔

چھ مہینے پہلے سے تیاری

لیکن اس مہینے کا استقبال اللہ والے چھ مہینے پہلے سے شروع کردیتے ہیں بھائی! ہمارے گھر میں شادی ہوتی ہے کوئی تقریب ہوتی ہے تو وہ فوراً نہیں ہوتی اس کو ہم اتنا اچھا کر پائیں گے جتنی اچھی اس کی تیاری ہو اور جتنے پہلے سے تیاری ہوگی ایک شادی کے لیے چھ ماہ، ایک سال تو ہم کوشش کرتے ہیں کہ بھائی! کارڈ کیسے ہو، کھانے میں کیا ہو اور کن کو بلایا جائے اور کس طرح لوگوں کا خیال رکھا جائے اسی طرح آپ کوئی کاروبار شروع کرتے ہیں، آپ کوئی بزنس شروع کرتے ہیں آپ سوچتے ہیں یہ بزنس ایسے ہو کہ فوراً لوگ متوجہ ہوجائیں اسی طرح اس رمضان کو صحیح گزارنے کے لیے اللہ والے چھ ماہ پہلے سے دعائیں مانگنا شروع کرتے ہیں کہ اے اللہ! رمضان تک ہمیں زندہ رکھ کر ان برکات سے ہم محروم نہ رہ جائیں۔

رجب کا چاند اور دعا کا اہتمام

اور رجب کا چاند دیکھ کر دعا فرماتے:

"اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ"

اے اللہ رجب اور شعبان میں برکت ڈال اور ہمیں رمضان تک پہنچا

رجب، شعبان اور رمضان کا مقام

اکابر نے لکھا ہے رجب کا مہینہ:

"شَهْرُ الزَّرْعِ"

بیج ڈالنے کا مہینہ ہے اور شعبان کا مہینہ:

"شَهْرُ سَقْيِ الزَّرْعِ"

اس کھیتی کو پانی دینے کا مہینہ ہے اور رمضان کا مہینہ:

"شَهْرُ حَصَادِ الزَّرْعِ"

اس کھیتی کو کاٹنے کا مہینہ ہے۔

بھائی! کسان پہلے بیج ڈالتا ہے پھر اس کو پانی دیتا ہے پھر فصل آتی ہے تو پھر وہ کٹائی کرتا ہے۔

ہم نے رجب میں بیج ڈالا نہیں شعبان میں اس کھیتی کو پانی ڈالا نہیں تو رمضان کیسے اچھا گزرے گا۔

تینوں مہینوں کی مثال

اور بعض اکابر نے مثال دی کہ رجب کا مہینہ ہوا چلنے کا مہینہ ہے اور شعبان کا مہینہ بادلوں کے آنے کا مہینہ ہے اور رمضان کا مہینہ برسات اور بارش برسنے کا مہینہ ہے۔

بارش سے پہلے ہوا چلتی ہے پھر وہ ہوا بادلوں کو لاتی ہے پھر وہ بادل بارش برساتا ہے ہم نے رجب میں دین کی ہوائیں نہیں چلائیں، شعبان میں دین کے بادل نہیں برسائے تو ہم پر رحمت بھی نہیں برستی۔

رمضان کے باوجود گناہوں کا تسلسل

رمضان ہے لیکن بدنظری ہو رہی ہے،

رمضان ہے لیکن غیبت ہو رہی ہے۔

رمضان ہے لیکن قطع رحمی کیے ہوئے ہیں۔

رمضان ہے لیکن دل میں حسد اور بغض پال رکھا ہے۔

رمضان ہے لیکن والدین ناراض ہیں۔

رمضان ہے لیکن شرابیں پی جارہی ہیں۔

رمضان ہے لیکن شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکائے ہوئی ہیں۔

رمضان ہے لیکن قتل ہو رہا ہے۔

رمضان ہے لیکن جبری ٹیکس لیا جارہا ہے۔

رمضان ہے لیکن نمازیں جماعت سے نہیں ہو رہیں۔

رمضان ہے لیکن تراویح میں شوق و ذوق سے مزے لے لے کر قرآن سننے کی توفیق نہیں ہو رہی۔

رمضان ہے لیکن ہمارے گناہوں کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔

سرکش شیاطین قید ہیں لیکن اس کے باوجود بھی ہمارے گناہ رکنے اور تھمنے کا نام نہیں لے رہے وجہ کیا ہے؟ اس رمضان سے پہلے تیاری نہیں کی کتنے لوگ ان دنوں میں دنیا سے چلے گئے، پچھلی شب برات میں ان کا نام مرنے والوں کی فہرست میں ڈال دیا گیا تھا چلے گئے کچھ آج کل میں چلے جائیں گے کتنوں کا نام یہ جو شب برات آرہی ہے اس میں مرنے والوں میں ڈال دیا جائے گا وہ رمضان سے پہلے چلے جائیں گے کم از کم نیت تو کرو، عزم تو کرلو ایک شیڈول تو بنالو کہ میں نے اپنی زندگی کے تیس، چالیس رمضان ضائع کیے، تیس، چالیس بار اللہ کے مہمان کی ناقدری کی یہ رمضان ایسا نہیں گزرے گا ایک عزم کرلو اس کی برکت سے اللہ رمضان کو اچھا گزار دے گا۔

روحانیت کو برباد کرنے والی دو چیزیں

تو دو چیزیں آپ کے روزہ کو برباد کرتی ہے آپ کی روحانیت کو تار تار کرتی ہے آپ کی نورانیت کو آپ سے چھین لیتی ہے۔ رحمت، مغفرت اور آگ سے خلاسی والے عشرے میں بھی آپ بخشش سے محروم رہتے ہو، ایک بدنظری ایک غیبت یہ دونوں کام فیس بک یوٹیوب میں، ٹی وی میں۔

رمضان میں تو لوگ زیادہ استعمال کرتے ہیں دن اور رات کو فیس بک اور یوٹیوب پر اسلام کے مجاہد بنے ہوئے ہیں، اسلام کے ہیرو بنے ہوئے ہیں۔

بدنظری کا انجام

فرمایا یہ بدنظری شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے یہ بدنظری کرنے والا اور جو یہ بدنظری کروا رہا ہے ان پر اللہ کی لعنت برستی ہے۔

"لَعَنَ اللهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ"

تلاوت میں اکتاہٹ کی وجہ

تو فیس بک میں کیا ہوتا ہے بھائی! پہلے تو بدنظری کے لیے باہر جانا پڑتا تھا پھر کسی بے پردہ لڑکی کو تلاش کرنا پڑتا تھا بڑی مشکل سے اس کو دو، چار منٹ دیکھتے تھے اب تو وہ کہانی بھی نہیں ہے فیس بک، یوٹیوب پر یہ سب ہے اب جو پانچ منٹ بدنظری کرتا تھا وہ محروم ہوجاتا تھا جو چوبیس گھنٹے بدنظری کر رہا ہے تب ہی تو قرآن پڑھتے ہوئے اکتاہٹ ہوتی ہے ایک پاؤ مشکل سے پڑھتا ہوں۔

مولانا صاحب بے چینی ہوتی ہے چکر آتے ہیں، ایک گھنٹے کا ڈرامہ دیکھو

کوئی چکر نہیں آیا، تین گھنٹے کی مووی دیکھو کوئی چکر نہیں آیا، آٹھ گھنٹے کا میچ دیکھو کوئی چکر نہیں آیا، چار گھنٹے سیاسی مجلسوں میں بیٹھا کوئی چکر نہیں آیا، تراویح کے بعد سے سحری تک ہوٹل میں، فٹ پاتھ پر دوستوں کے ساتھ غیبت کی محفل سجائی کوئی چکر نہیں آیا۔ گانے سنتے ہوئے کوئی چکر نہیں آیا قرآن پڑھتے ہوئے چکر آیا معلوم یہ ہوا یہ شیطان کا چکر ہے۔

بدنظری سے بچیں

تو یہ بدنظری ایک تو اس سے دور رہیں اور اس سے بچنے کے لیے رمضان میں موبائل کا استعمال بہت کم کردیں کم از کم فیس بک چھوڑ دیں، یوٹیوب چھوڑ دیں، وٹس ایپ چھوڑ دو۔

خواتین کے لیے نصیحت

ہم خواتین کو بھی یہ بات بتا رہے ہیں کہ وہ اپنا آئیڈیل حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بنائیں انتقال ہو رہا ہے:

سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ"

جنت کی عورتوں کی سردار کا، آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی لاڈلی بیٹی کا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رفیقہ حیات کا، حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما جنت کے نوجوانوں کے سردار کی ماں کا، امت کے لیے رول ماڈل حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا انتقال کے وقت وصیت کر رہی ہیں ''میرے جنازے کی چار پائی کو بھی رات کے اندھیرے میں لے کر جانا'' جیسے دن میں کسی غیر محرم کی میرے اوپر نگاہ نہیں پڑی میرے جنازے پر بھی کسی غیر محرم کی نگاہ نہ پڑے۔

سب سے ضروری کام

ایک تو بدنظری سے بچنا ہے بھائی! تراویح پڑھنی ہے روزہ رکھنا ہے اعتکاف میں بیٹھنا ہے، زکوۃ دینی ہے، تبلیغ میں جانا ہے، خانقاہ میں جانا ہے یہ سارے کام کرنے ہیں لیکن سب سے ضروری کام گناہ سے بچنا ہے اور بدنظری کو چھوڑنا ہے۔

غیبت سے اجتناب

دوسرا کام غیبت نہیں کرنی ہے فرمایا روزہ ڈھال ہے جب تک تم اسے پھاڑ نہ دو پوچھا جی! یہ روزہ کا ڈھال کیسے پھاڑا جاتا ہے؟ فرمایا غیبت سے۔ یہ غیبت زنا سے زیادہ سخت ہے زنا کتنی بری چیز ہے لیکن غیبت کو زنا سے بھی سخت کہا کیوں؟ کہ زنا کو ہم گناہ سمجھتے ہیں غیبت کو گناہ ہی نہیں سمجھتے، زنا میں تو دو آدمی گناہ کر رہے ہیں انفرادی گناہ ہے۔

غیبت کی سنگینی

غیبت تو پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے، خاندان کا شیرازہ بکھر رہا ہے، دوست دشمن بن رہا ہے جب آپ اس کی غیبت کرو گے یہ مردہ بھائی کی پیٹھ کا گوشت، بھائی کا گوشت وہ بھی مردہ بھائی کا جس طرح مردہ اپنا دفاع نہیں کرسکتا۔ آپ جس کی غیبت کر رہے ہیں وہ بھی اپنا دفاع

کرتے ہوئے نہیں دیکھا اس کا جواب سنیے:

"لَسْتُ عَنْ نَّفْسِیْ فَارِغًا حَتّٰی اَتَفَرَّغَ لِذَمِّ الْغَیْرِ"

میں اپنے نفس اور اپنی خامیوں سے فارغ ہوں گا تو دوسرے کے عیبوں پر نظر پڑے گی۔

اگر اپنے اس گریبان میں جھانک لیں تو اندر گند نظر آئے گا ہمارا دل جو اللہ کا گھر تھا جس میں اللہ کی محبت ہونی تھی یہ دل کچرا کنڈی بن گیا یہ گٹر بن گیا اس میں حسد، کینہ، غیبت، بدنظری، قتل یہ سارے گناہ آ گئے۔

۷۳ رسال دل کی مکمل حفاظت

حضرت ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے جوش میں آ کر اللہ کو یوں مخاطب کیا:

اے اللہ! تو گواہ رہنا 73 سال ہو گئے اس دل میں تیرے سوا کسی کو جگہ نہ دی یہ جملہ کہنا آسان ہے، سننا بھی آسان ہے میں جذبات میں کہہ رہا ہو آپ مزے لے لے کر سن رہے ہیں لیکن ہم 73 منٹ کی گواہی نہیں دے سکتے کہ اس دل میں اللہ کے سوا کوئی نہیں آیا، ایک منٹ کا ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس دل میں اللہ کا غیر نہیں آیا وہ 73 سال اللہ کو گواہ بنا رہے ہیں کہ 73 سال ہو گئے ہیں کہ اس دل میں تیرے سوا کسی کو جگہ نہیں دی اللہ کریم نے فرمایا:

اے ابو الحسن خرقانی! ہم نے بھی ازل سے تجھے اپنا بنا رکھا ہے:

ہر تمنا دل سے رخصت ہو گئی
اب تو آجا اب تو خلوت ہو گئی
اک ان سے کیا محبت ہو گئی
ساری دنیا سے وحشت ہو گئی

لاکھ جھڑکو اب کہا پھرتا ہے دل
ہوگئی ان سے محبت ہوگئی
پڑگئی تھی ان پے بھولے سے نظر
بات اتنی تھی اور قیامت ہوگئی

شب برأت میں عاجزی سے بھری دُعا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما شب برات میں شعبان کی پندرھویں شب میں جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو کیا کہتے؟ کون حضرت عمر اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما جن کو دنیا میں جنت کی بشارت ملی، جو اپنی آنکھوں کو نبی کے دیدار سے ٹھنڈا کیا کرتے تھے اور صبح و شام کیا کرتے تھے، جن کے ہاتھ نبی کے ہاتھ سے ٹچ ہوتے، جن کا سینہ نبی کے سینے سے ٹچ ہوتا، جن کا کھانا نبی کے ساتھ ہوتا، جن کا سونا نبی کے ساتھ ہوتا، جو نبی کے دائیں بائیں پروانوں کی طرح تلواریں چلا کر نبی کی محبت حاصل کیا کرتے تھے وہ دونوں دعا یوں مانگتے ہیں:

اے اللہ! ہم بہت گناہ گار ہیں اگر اس رات میں ہمارا نام نیک بختوں میں نہیں ہے اے اللہ!

"وَاكْتُبْنَا سُعَدَاءَ"

ہمارا نام نیک بختوں میں لکھ دے ہمارا نام گنہگاروں کی فہرست سے نکال دیں ہمیں نیک بختوں کی فہرست میں ڈال دیں اور اگر پہلے سے ہمارا نام نیک بختوں میں ہیں:

"فَثَبِّتْنَا"

اسے برقرار رکھ، ہمیں نیک لوگوں کی فہرست سے نہ نکالنا

''فَاِنَّكَ تَمْحُوْ مَا تَشَاءُ وَتُثْبِتُ مَا تَشَاءُ وَعِنْدَكَ اُمُّ الْكِتَابِ''

تو مٹاتا ہے جو چاہتا ہے تو برقرار رکھتا ہے جو چاہتا ہے کتاب تیرے ہاتھ میں قلم تیرے ہاتھ میں، ازل تیرے ہاتھ میں، ابد تیرے ہاتھ میں تقدیر معلق تیرے ہاتھ میں، تقدیر مبرم تیرے ہاتھ میں، جنت کی چابی تیرے ہاتھ میں، جہنم کی چابی تیرے ہاتھ میں، جہنم کا داروغہ تیرے کنٹرول میں، ملک الموت، عزرائیل، میکائیل، اسرافیل، حملۃ العرش سارے فرشتے تیرے ہاتھ میں ہیں، تیرے اشارے سے دنیا بدل جائے، تیرے کن سے فیکون ہو جائے، اندھیرا اجالے سے بدل جائے، اے اللہ! اے اللہ! اگر ہمارا نام گناہگاروں میں ہے اسے تبدیل کر، ہمیں نیک بختوں میں ڈال، یہ ان کی زبان سے ان کے دل کی آواز ہے کہ جن کی قسمت پر فرشتوں نے رشک کیا تھا، جن کی قسمت پر انبیاء علیہم السلام نے رشک کیا تھا، جن کے لیے جنت بے چین ہے، جن کے لیے حملۃ العرش بے تاب ہے، جن کی روح ایسے نکلتی ہے کہ زمین سے آسمان تک فرشتوں کا جھرمٹ اور قطار لگی ہوتی ہے اعزاز و اکرام کے ساتھ بڑے بہترین طریقوں پر انہیں اللہ کے حضور پیش کیا جائے گا۔

'' وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝ ''

ہم اپنا موازنہ کریں

میرے دوستو! ایک ان کی زندگی دیکھیں دوسری طرف ہم اپنے گریبانوں

کو جھانک کر دیکھیں اپنے عیبوں پر، خامیوں پر، کوتاہیوں پر، لغزشوں پر نظر ڈالیں خدا کی قسم! ہم سر اٹھانے کے قابل نہیں، ہم آسمان کو دیکھنے کے قابل نہیں، ہمیں حیا کیوں نہیں آتی؟ اس کی رحمتیں برستی ہیں ہم گناہ کرتے ہیں ہمیں حیا کیوں نہیں آتی؟

ہماری نافرمانیاں

مخلوق کی طرف کھلنے والے سارے دروازے بند کر کے اس اللہ کے سامنے اس کی نافرمانی کر رہے ہیں، اس کا رزق کھا کر اس کی نافرمانی، اس کی زمین پر رہ کر اس کی نافرمانی، اس کی چھت کے نیچے رہ کر اس کی نافرمانی اس کی دی ہوئی اولاد کو اس کی نافرمانی میں لگانا، اس کے دیئے ہوئے مال کو اس کی نافرمانی میں لگانا۔ اس کی دی ہوئی صحت کو اس کی نافرمانی میں لگانا اس کی دی ہوئی جوانی کو اس کی نافرمانی میں لگانا، اس کی دی ہوئی نعمتوں کو اس کے خلاف استعمال کرنا۔

ہر عمل کو آخری عمل سمجھیں

خدارا! اس رمضان کو ایسا نہ گزارو، ایسی نیت کرو، ایسا عزم کرو، ایسا شیڈول بناؤ کہ

ہوسکتا ہے یہ میری زندگی کا آخری رمضان ہو۔

ہوسکتا ہے یہ میری زندگی کی آخری شب برات ہو۔

ہوسکتا ہے یہ میری زندگی کا آخری اعتکاف ہو۔

ہوسکتا ہے کہ یہ میری زندگی کی آخری تراویح ہو۔

ہوسکتا ہے یہ ہماری زندگی کی آخری تہجد ہو۔

ہوسکتا ہے یہ ہماری زندگی کی آخری شب قدر ہو۔

ہوسکتا ہے کہ یہ ہماری زندگی کا آخری عمرہ ہو۔

ہوسکتا ہے کہ یہ ہماری زندگی کا آخری حج ہو۔

ایک عمل تو خالص بنائیں

میرے دوستو! اس رمضان کو ایسا گزارو کہ اللہ راضی ہوجائے۔

ایک رمضان تو

ایک روزہ تو،

ایک تراویح تو،

ایک اعتکاف تو،

ایک عمرہ تو،

ایک حج تو ایسا ہو کہ ہم یہ کہہ سکیں اے اللہ! یہ ایک روزہ شرک سے پاک ہے، رسومات سے پاک ہے، بدعات سے پاک ہے، خرافات سے پاک ہے، بدنظری سے پاک ہے غیبت سے پاک ہے، زنا سے پاک ہے، حسد سے پاک ہے، بغض سے پاک ہے، تیری نافرمانی سے پاک ہے، تیرے بندوں کی دشمنی سے پاک ہے، اے اللہ! اس ایک روزہ کو قبول کر۔

تیرے کرم سے اے کریم کونسی شے ملی نہیں

جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

جس کی رحمت معاف کرنے کے بہانے تلاش کرے وہ کیسے معاف نہیں کرے گا ایک روزہ تو ایسا پیش کریں۔

آقا ﷺ کا رمضان کے لیے اہتمام

فرمایا کہ ہمارے آقا ﷺ اس رمضان سے پہلے کمر کس لیتے عبادت کے لیے

''اَحْیٰ لَیْلَہٗ''

رات کو زندہ کرتے عبادت سے

''وَاَیْقَظَ اَھْلَہٗ''

گھر والوں کو جگاتے۔

فرمایا رمضان شروع ہوتا بستر گول کر دیتے یہ سونے کا مہینہ نہیں جاگنے کا ہے اور جاگ کر عبادت کرنے کا مہینہ ہے روٹھے ہوئے رب کو منانے کا مہینہ ہے، ایک بیوی ناراض ہوجائے کتنی فکر لگتی ہے جرگے بھیجتے ہیں، ایک دوست ناراض ہوجائے اس کو منانے کے لیے کیا کیا کرتے ہیں۔ وہ نعمت برسانے والا کریم رب پیدا ہونے سے اب تک ہم نے ناراض کر رکھا ہے اس کو منانے کی کوئی فکر نہیں وہ پیکج دیتا ہے تم زیادہ نہیں کر سکتے ایک رات آنسو بہاؤ۔

اللہ تعالیٰ کو منانا آسان ہے

ہر آدمی دل میں یہ سوچے گناہ گار ہوں ہم سب گناہ گار ہیں ہم مبتلا بہ ہیں اسی لیے ہمیں زیادہ معلوم ہے کہ ہم سے اللہ کتنا ناراض ہے، الفاظ ضروری نہیں ہیں، جملے رٹنا ضروری نہیں ہیں بس سر جھکا کر گریبان میں جھانک کر اپنے گناہوں کو تصور میں لاکر یہ موتی برساؤ یہ آنسو بہاؤ خدا کی قسم! یہ آنسو زمین پر بعد میں گرتا ہے بخشش کا اعلان پہلے ہوتا ہے، یہ ایک آنسو جہنم کی اس بڑی آگ کو بجھاتا ہے جس کو بجھانے کے لیے زمین و آسمان کے سارے پانی اور

سارے سمندر ناکافی ہوجائیں گے۔

اگر ہم اس رمضان کا صحیح استقبال کرلیں گے اللہ کے بھیجے اس مہمان کو اعزاز و اکرام کے ساتھ گلے لگائیں گے تو میرا اللہ راضی ہوگا ہماری دنیا بھی بنے گی ہماری آخرت بھی بنے گی۔ یہ جو شب برات آرہی ہے اس میں اعمال پیش ہوتے ہیں اور آقا ﷺ نے فرمایا میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل پیش ہو اور میں روزہ سے ہوں اس میں رزق لکھ دیا جاتا ہے، پیدا ہونے والوں کی لسٹ اور مرنے والوں کی لسٹ فرشتوں کے حوالے کر دی جاتی ہے، یہ ایک انقلابی دن آرہا ہے اس دن کا ہم خوب اکرام کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

رمضان کیوں آیا؟

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی ذاکر کبیر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ..... رمضان المبارک کا تعارف اور ہماری کیفیت۔
- ..... پسندیدہ اور وزنی عمل۔
- ..... مخلوقات میں سب سے زیادہ محبوب۔
- ..... توبہ کرنے والے کا مقام۔
- ..... رمضان کا مقصد۔
- ..... عشرۂ مغفرت اور ہمارا طرزِ عمل۔
- ..... آخری عشرے کا اہم عمل اور اُس کا مقصد۔
- ..... مغفرتِ سے محروم لوگ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ

﴿سورہ بقرہ:۱۸۵﴾

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ اَوْ کَمَا قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْھَاشِمِیُّ الْمَدَنِیُّ الْکَرِیْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

ثنا گو پتہ پتہ ہے دمدم خدایا تیرا
زمین و آسماں تیرے یہ موجود و عدم تیرا
جو دنیا میں تیرا کھا کر شکوے کرے یارب
تعجب ہے کہ اس پر بھی ہو لطف و کرم تیرا
جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
جو تو نہیں میرا تو کوئی شی نہیں میری

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

رمضان المبارک کا دوسرا عشرہ ،مغفرت والا عشرہ بھی تقریباً رخصت ہونے کو ہے، رمضان المبارک کیوں آیا اور کیا لایا؟ ان دو باتوں پر تھوڑی سی روشنی ڈالوں گا۔

ہم نے رمضان کو رسمی بنالیا

رمضان المبارک کی نسبت کیا ہے ؟ پہچان کیا ہے ؟تعارف کیا ہے؟ یہ ہمیں کما حقہ معلوم نہیں ہے، بچپن سے پچپن تک روزے رکھ رہے ہیں، چاند نظر آیا تراویح پڑھنی ہے، روزہ رکھنا ہے، دن بھر سونا ہے، زکوۃ دینی ہے، کوئی اعتکاف میں بیٹھ جائے گا، آخری عشرہ شاپنگ، خریداری، بازاروں میں گزر جائے گا، پھر چاند نظر آجائے گا، نئے کپڑے پہنیں گے، اِدھر شوال کا چاند نظر آیا اُدھر مسجدیں خالی ہوگئیں، سر سے ٹوپی اتر گئی، شیو کروالی، نمازوں کی چھٹی ہوگئی اور پھر سے وہی روٹین شروع ہوگئی، تو ہم اس رمضان کو پہچانیں، ہمیں

اس رمضان کا تعارف حاصل ہو، اس رمضان المبارک کی نسبت ہمیں معلوم ہوجائے کہ رمضان کیوں آیا اور کیا لایا؟

اللہ والوں کی صحبت کا اثر

شاہ عبد الغنی پھول پوری رحمۃ اللہ علیہ اللہ کے بہت بڑے ولی گزرے ہیں، ان کی خدمت میں ایک شخص آکر کہنے لگا: حضرت! حج پر جارہا ہوں۔ حضرت نے پوچھا: حج کیا ہوتا ہے؟ کہنے لگا: جہاں پر کعبہ ہے، حضرت نے پوچھا: کعبہ کہاں ہے؟ وہ شخص کہنے لگا: جہاں بیت اللہ ہے۔ حضرت نے پوچھا: بیت اللہ کا کیا مطلب؟ اس نے کہا: اللہ کا گھر، حضرت فرمانے لگے: اچھا! کسی کے گھر جارہے ہو، اللہ کے گھر جارہے ہو، اس نے کہا: ہاں! حضرت فرمانے لگے: جس کے گھر جارہے ہو اس سے کوئی رابطہ بھی ہے یا نہیں؟ اس سے کوئی تعارف بھی ہے یا نہیں؟ اس کی کوئی پہچان بھی ہے یا نہیں؟ اس سے کوئی علیک سلیک ہے بھی یا نہیں؟ اس سے کوئی تعلق ہے بھی یا نہیں؟ ہم جب کسی کے گھر جاتے ہیں ہر ایرے غیرے کے گھر تو نہیں جاتے، جس کو پہچانتے ہیں، جانتے ہیں، جس کا تعارف ہوتا ہے، جس سے تعلق مضبوط ہوتا ہے، جس سے رابطہ ہوتا ہے، اسی کے گھر جاتے ہیں تو فرمایا جس کے گھر جارہے ہو اس سے کوئی رابطہ بنایا؟ کوئی تعلق بنایا؟ کوئی علیک سلیک اُس سے ہے؟ اس نے کہا: حضرت زیادہ نہیں ہے، اللہ کو تو ہم سب مانتے ہیں، اللہ کی قدرت کیا ہے، اللہ کی وحدانیت کیا ہے، اللہ کا وجود کیا ہے، للہ کی صفات کیا ہیں، اللہ کی منشا کیا ہے، یہ تو ہمیں نہیں پتا۔ تو حضرت نے کہا: ایسا کرو ایک سال ہماری صحبت میں رہو، اگلے سال حج پر چلے جانا۔ اس سے پہلے بھی وہ کئی حج کر چکا تھا، اس نے کہا

:ٹھیک ہے ۔ایک سال حضرت کی صحبت میں رہا ،اللہ والوں کی صحبت میں رہا ہے، جو تقوی ہے ،ایک ہوتا ہے زمانی، تقوی کا زمانہ، ایک ہوتا ہے تقویٰ مکانی ،تقوی کا مکان ،تقوی کا زمانہ تو رمضان ہے:''لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ''لیکن تقوی کا مکان اللہ والوں کی صحبت ہے پوری زندگی ۔آپ کو زندگی میسر ہے تو ایک سال وہ حضرت کی خدمت میں رہا ،صحبت میں رہا ،اپنی اصلاح کی ،ایک سال کے بعد حج پر چلا گیا۔

حج کے ارکان اور مناسک سے فارغ ہوا ،واپس آکر حضرت کی خدمت میں حاضری دی ،حضرت نے پوچھا :حج کر آئے؟ کہنے لگا کہ: کر آیا۔ حضرت نے پوچھا :پہلے جو حج کیے تھے ،صحبت سے پہلے ،اس میں اور اس حج میں کیا فرق پایا؟ وہ کہنے لگا :حضرت !پہلے میں دیوار کے چکر لگایا کرتا تھا اور اب تجلیات الٰہی کے چکر لگا رہا تھا، پہلے یہ تصور نہیں تھا، یہ Concept ہی نہیں تھا، یہ استحضار ہی نہیں تھا کہ یہ اللہ کا گھر ہے، یہاں اللہ کی تجلیات اترتی ہیں، اس کے بالکل اوپر بیت المعمور ہے، یہاں فرشتے طواف کرتے ہیں ،پہلے بس رسمی طور پر چکر لگا کر آجایا کرتا تھا ،اس بار میں نے جو حج کیا ہے، جو طواف کیا وہ دیوار کا نہیں کیا ،اللہ کی تجلیات کا کیا ہے۔

رمضان المبارک کا تعارف کیسے ہوگا؟

میرے محترم دوستو!

یہ رمضان کیا ہے؟ اس کو بھی ہم نے نہیں پہچانا، اور ظاہر ہے دوکان میں بیٹھ کر گھر میں بیٹھ کر، رمضان ٹرانسمشن دیکھ کر ،ہوٹلوں میں بیٹھ کر ،فٹ پاتھ پر بیٹھ کر، رمضان کی پہچان نہیں ہوگی ،رمضان کا تعارف نہیں ہوگا، رمضان کی قدر

نہیں آئے گی، رمضان کی نسبت اور قیمت کا پتہ نہیں چلے گا۔

بیت اللہ کی طرف دعوت

اور پھر بیت اللہ میں آنے کی دعوت کس نے دی؟ اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے گھر بنایا اللہ کے حکم سے، اللہ کریم نے کہا:

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ

اے ابراہیم! اب آواز لگا، اعلان کر کہ اللہ کا گھر بن گیا ہے، اب زیارت کیلئے آجاؤ، آواز لگانا تیرا کام، اس آواز کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانا، بلکہ روحوں تک پہنچانا، جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے، ان کے کانوں تک اس آواز کو پہنچانا مجھ اللہ کا کام ہے، تو اس گھر کی دعوت کس نے دی؟ اللہ نے، ایسا ہوسکتا ہے کہ کوئی آپ کو اپنے گھر آنے کی دعوت دے اور وہ خود وہاں موجود بھی ہے تو استقبال کرتے ہیں۔

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ

ماہ مبارک اور ہماری کیفیت

میرے محترم دوستو! بھائیو! بزرگو!

رونا اس بات کا ہے کہ ہم 29 شعبان کو رمضان کا چاند نظر آنے سے پہلے جہاں کھڑے تھے آج بھی وہیں کھڑے ہیں، رمضان کا چاند نظر آیا جو ہماری کیفیت تھی عید کا چاند نظر آنے پر بھی وہی کیفیت ہوتی ہے، کوئی تبدیلی، کوئی فرق نظر نہیں آرہا، حج پر جانے سے پہلے جو تھے، حج کے بعد بھی وہی ہیں، روزہ رکھنے سے پہلے جو تھے روزہ رکھنے کے بعد بھی وہیں پر، اب اس کا

کیا مطلب؟

مثال سے بات کی وضاحت

ایک آدمی بیمار ہوگیا وہ ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے، ڈاکٹر اس کو میڈیسن تجویز کرتا ہے، اس کو دوا لکھ کر دیتا ہے: یہ ایک مہینہ استعمال کریں۔ بعض لوگ ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں، ڈاکٹر چیک اَپ کرتا ہے کہ تمہاری بیماری تو وہیں کی وہیں ہے، ذرہ برابر بھی تمہیں افاقہ نہیں ہوا۔ پھر وہ دوا دیتا ہے، پھر یہ ایک مہینہ بعد آتا ہے، پھر ڈاکٹر صاحب کو کہتا ہے: ڈاکٹر صاحب کوئی فرق نہیں ہوا، کوئی افاقہ نہیں ہوا، کوئی بہتری نہیں ہوئی ،اب اس کا مطلب ہے ایک معنی تو یہ ہے کہ ڈاکٹر کی دوا غلط تھی، اسی لیے افاقہ نہیں ہوا۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ دوا تو ٹھیک تھی ،لیکن اس نے اس کا استعمال صحیح نہیں کیا، ڈاکٹر نے کہا: دن میں دو ٹائم کھانی ہے، یہ ایک ٹائم کھاتا تھا۔ ڈاکٹر نے کہا: کھانے سے پہلے لینی ہے، یہ کھانے کے بعد لیتا تھا۔ ڈاکٹر نے کہا: دودھ سے لینی ہے، یہ پانی سے لیتا تھا۔ تو یا تو دوا ٹھیک نہیں ، یا دوا کا استعمال ٹھیک نہیں، اور یا اس نے پرہیز نہیں کیا۔

بعض اوقات دوا بھی ٹھیک، اس کا استعمال بھی ٹھیک، لیکن پرہیز نہیں ہوتا تو یہ بیمار بھی کبھی تندرست نہیں ہوگا، اب ظاہر سی بات ہے دوا دینے والا اللہ ہے، دوا دینے والی کتاب اللہ ہے، دوا دینے والے رسول اللہ ہیں، دوا دینے والے رجال اللہ ہیں، دوا دینے والے اولیاء اللہ ہیں، بالکل ٹھیک یا تو ہم نے استعمال میں غلطی کی اور یا پرہیز نہیں کیا، روزہ تقویٰ پیدا کرتا ہے، لیکن وہ روزہ جس میں غیبت نہ ہو، وہ روزہ جس میں چغلی نہ ہو، وہ روزہ جس میں حسد،

کینہ اور بغض نہ ہو، وہ روزہ جس میں بد نگاہی نہ ہو، وہ روزہ جس میں غلط اور میوزک سننا نہ ہو، وہ روزہ جس میں جھوٹ بولنا نہ ہو، وہ روزہ جس میں ظلم اور جھگڑا نہ ہو، وہ روزہ جس میں گالم گلوچ نہ ہو، وہ روزہ جس میں حرام کھانا نہ ہو، تو تم نے دوا استعمال کر لی روزہ تو رکھ لیا، پرہیز نہیں کیا۔

اللہ پاک کے ہاں کون سا عمل پسندیدہ ہے؟

میرے محترم دوستو! بھائیو! بزرگو!

اللہ اعمال کی کثرت کو نہیں دیکھتے حسن کو دیکھتے ہیں، اللہ اعمال کی مقدار کو نہیں دیکھتے معیار کو دیکھتے ہیں، اللہ اعمال کی گنتی کو نہیں دیکھتے کوالٹی کو دیکھتے ہے۔

لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً کہا، اَكْثَرُ عَمَلًا

نہیں کہا کہ وہ تو آزمائے گا کہ تم میں زیادہ عمل کون کر کے آتا ہے، یہ نہیں فرمایا بلکہ فرمایا تم: میں اچھا عمل کون کر کے آتا ہے؟ ایک آدمی نے بیس حج کیے، لیکن اس میں دکھلاوا تھا، دوسرے نے ایک حج کیا، اخلاص سے بھرا ہوا، یہ ایک والا آگے بھر گیا، ایک نے چالیس سال روزے رکھے لیکن پرہیز نہیں کیا، گناہوں سے دوسرے نے چار سال رکھے، لیکن پرہیز کیا، یہ چار سال والا، چالیس سال والے سے آگے نکل گیا، ایک نے ایک کڑور روپے زکوۃ خیرات دی، دوسرے نے ایک لاکھ روپے دیے، لیکن اخلاص سے دیے، ایک لاکھ والا، ایک کڑور والے سامنے آگے نکل گیا اسی لیے تو کہا کہ صحابی کی دی ہوئی ایک کھجور ہمارا آپ کا احد پہاڑ جتنا دیا گیا سونا یہ برابر نہیں ہوسکتا، صحابی کی کھجور ہمارے اُحد پہاڑ کے سونے سے آگے بر جائے گی اخلاص کو جو

Level ان کے پاس تھا اخلاق کا جو پیمانہ ان کو نصیب ہوا تھا طلب اور تڑپ کی جو دولت انہیں میسر تھی وہ ہمارے پاس کہاں ہے۔

روزِ محشر وزن اعمال میں کیا دیکھا جائے گا

اسی لیے قرآن کریم نے ایک آیت میں کہا

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ ﴿سورۂ اعراف:۸﴾

قیامت کے دن اعمال کا وزن ہوگا، گنتی نہیں ہوگی،

وَالْعَدُّ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ

نہیں کہا کہ گنتی ہوگی، نمازیں، روزے، زکوۃ حج کیلکولیشن نہیں، وزن ہو گا، وزن تو وزن ہوتا ہے، وزن معیار سے بنتا ہے، کوالٹی سے بنتا ہے۔

وزن اعمال کا ترازو کتنا بڑا ہوگا

اور قیامت کے دن جو ترازو ہوگا، جو پلڑہ ہوگا، وہ کتنا بڑا ہوگا، ایک عالم کی زبانی نقل کررہا ہوں، فرمایا: داؤد علیہ السلام نے ایک دن اللہ سے کہا: اللہ! مجھے ذرا ترازو کے پلڑے تو دکھا، جس میں اعمال کا وزن ہوگا، سارے انسانوں کا وزن جسے موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا نا: کریم اللہ! آپ کو دیکھنا چاہتا ہوں، اللہ نے فرمایا:

''لَنْ تَرَانِيْ'' کہ موسیٰ! ہرگز نہیں دیکھ سکتے ہو، دنیا کی آنکھوں میں وہ طاقت ہے نہیں،

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ ۚ ﴿سورۂ انعام: ۱۰۳﴾

نہیں دیکھ سکتے، انہوں نے اسرار کیا،

اللہ کریم نے کہا: اس پہاڑ کو دیکھو اس پر میں اپنی تجلیات کا ایک ادنیٰ سا حصہ ڈالتا ہوں، اگر یہ پہاڑ برداشت کر گیا تو تم بھی دیکھ پاؤ گے، اب جیسے ہی اللہ نے تجلی ڈالی

جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ

پہاڑ ریزہ ریزہ اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش، ہوش میں آئے تو توبہ کی۔ اسی طرح داؤد علیہ السلام نے کہا کہ میں پلڑا دیکھنا چاہتا ہوں، اللہ کریم نے ایک پلڑا دکھایا، داؤد علیہ السلام بے ہوش ہو گئے۔ ہوش میں آئے تو کہا: اے اللہ! اتنا بڑا پلڑا کہ سات زمینیں سات آسمانوں کو پلڑے کے ایک کونے میں رکھ دیا جائے تو اس کا پتہ نہیں چلتا، اتنا بڑا پلڑا! بے ہوش ہو گئے، یہ ہم کیسے بھریں گے؟ یہ پلڑا اعمال سے کیسے بھرے گا؟ جو اتنا بڑا، جو اتنا وسیع ہے، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا۔

دو ایسے کلمے جو وزن اعمال میں بھاری

تو میں عرض کر رہا تھا کہ اتنا بڑا پلڑا، کیسے بھریں گے ہم؟ آگے سنیے! اللہ کریم نے کہا: پلڑا تو بہت بڑا ہے، ساتوں زمینیں، ساتوں آسمان ایک کونے میں رکھ دو نظر ہی نہ آئیں، لیکن اس کو بھرتا ہے

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ یہ دو جملے ایسے ہیں

حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ اللہ کے پسندیدہ ہیں، یہ دو جملے کہو گے میں پلڑے کو بھر دوں گا۔ آگے فرمایا:

دیگر اعمال وزن میں بھاری

ایک یتیم ہے، اس کے سر پر دستِ شفقت پھیرو گے، میں پلڑے کو بھر

دوں گا ، ایک بیوہ ہے ،اس کے گھر میں رات کے اندھیرے میں راشن ڈالو گے میں پلڑے کو بھر دوں گا، ایک بیمار ہے ،اس کی بیماری میں اس کی مدد کرو گے میں پلڑے کو بھر دوں گا ، ایک مصیبت کا مارا ، پریشانیوں میں گھرا ہوا بندہ ہے ،اس کی ضرورت کو پوری کرو گے میں پلڑے کو بھر دوں گا۔

مخلوقات میں سب سے زیادہ محبوب کون؟

میرے محترم دوستو! بھائیو! بزرگو!

اللہ کو فرشتوں سے بھی پیار ہے، اللہ کو جنات سے بھی پیار ہے ،اللہ کو درندوں سے، چوپائیوں سے، حشرات الارض سے بھی پیار ہے ،لیکن اللہ کی قسم! جو پیار اللہ کو انسانوں سے ہے وہ کسی سے نہیں۔ خَلَقْتُهُ بِيَدِيْ۔

اسی لیے تو اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے سب کو بناتے وقت کُنْ کہا، چیزیں بنتی گئیں، انسان کو بھی امرکن سے پیدا کیا جاسکتا تھا ،فرمایا ''خَلَقْتُهُ بِيَدِيْ''

اس انسان کو اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے ،جبرائیل امین بھی سجدے میں ہواور اس امت کا ایک گناہ گار بھی سجدہ میں ہو، اللہ کو زیادہ پیار اور ترس اس گناہ گار پر آتا ہے، اللہ کو زیادہ محبوب یہ گناہ گار سجدے میں پڑا ہوا لگتا ہے، کیوں؟ اس لیے کہ جبرائیل امین معصوم ہیں ،گناہوں سے، خطاؤں سے، لغزشوں سے پاک ہیں۔

لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ ﴿سورۂ تحریم:۶﴾

وہ اللہ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کرتے

اور جب گناہ نہیں ہوتا تو ندامت بھی نہیں ہوتی، جب ندامت نہیں ہوتی تو توبہ بھی نہیں ہوتی اور گناہ گار گناہ کرتا ہے، تو ندامت ہوتی ہے پھر توبہ کرتا

ہے اور توبہ اللہ کو پسند ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ ﴿سورۂ بقرہ:۲۲۲﴾

اللہ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں،

خود قرآن میں اللہ نے فرمایا ہے۔

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کا توبہ کرنے والے کے بارے میں قول

یہی تو وجہ ہے کہ روح المعانی کے اندر علامی آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۃ القدر کی تفسیر کے ضمن میں لکھا ہے کہ: ایک طرف فرشتے اللہ کی تسبیح کر رہے ہیں، دن رات، پیدا ہونے سے لے کر قیامت قائم ہونے تک تسبیح کر رہے ہیں، پلک جھپکنے کی مقدار غافل نہیں، کوئی قیام میں ہے، کوئی رکوع میں ہے، کوئی سجدے میں ہے، کوئی قعدے میں ہے، کوئی عرش اٹھائے ہوئے تسبیح کر رہے ہیں۔

اور دوسری طرف ایک گناہ گار مسجد کے کونے میں بیٹھ کر رو رہا ہے، فرمایا اللہ پاک کو گناہ گار کا یہ رونا تسبیح کرنے والوں کی تسبیح سے بھی پیارا لگتا ہے، ایک تسبیح کر رہا ہے اور دوسرا رو رہا ہے اپنے گناہوں کو یاد کر کے، اپنی خطاؤں کو یاد کر کے، شرمسار ہو کر، گڑگڑا کر، عاجزی کی تصویر بن کر، فرمایا اس گناہ گار کا رونا اللہ کو تسبیح کرنے والوں کی تسبیح سے بھی پیارا لگتا ہے۔

رمضان کیوں آیا

میرے محترم دوستو! یہ رمضان دھلائی کے لیے آیا ہے، گناہوں کو دھونے کے لیے، یہ اللہ کو ہم پر ترس آیا تو رمضان لایا، رمضان کیوں آیا؟ کیا لایا؟

اللہ کو ہم پر ترس آیا تو رمضان لایا، بھائی بچہ جب گندہ ہوجاتا ہے، پیشاب کرتا ہے، پوٹی کرتا ہے، مٹی میں کھیلتا ہے، ہاتھ پاؤں کالے ہوجاتے ہیں تو ماں کو اس پر ترس آجاتا ہے، ماں اس کو واشِ روم میں لیکر جاتی ہے، پانی ڈالتی ہے ،شیمپو لگاتی ہے، صابن لگاتی ہے، اب بچہ رو رہا ہے، بچہ چیخ رہا ہے، بچہ چلا رہا ہے ،کوئی پوچھے گا: بھائی یہ بچہ کیوں رلانے لگی؟ کہا: یہ گندہ ہوگیا تھا، ماں اس کو دھوئے گی اور دھونے کے بعد ماں کا پیار بڑھ جائے گا۔

پھر ماں اس کو صاف کپڑے پہنائے گی، پھر اس کو پاؤڈر اور کریم لگائے گی، پھر اس کی آنکھ کے اندر سرمہ لگائے گی، پھر اس کے سر پر تیل لگائے گی، پھر اس کے بالوں کو کنگھی کرے گی، پھر اس کو خوشبو لگائے گی اور پھر اپنی گود میں اپنی ممتا سے چمٹائے گی، تو پیشاب پاخانہ کرنے سے بچہ ماں کے لیے پرایا نہیں ہوتا، ماں کو بچے سے نفرت نہیں ہوتی ،اور محبت بڑھ جاتی ہے، ہم بھی گیارہ مہینے میں گندے ہوگئے تھے، آنکھیں گندی ہوگئیں تھیں، کان گندے ہوگئے تھے، زبانیں گندی ہوگئیں تھیں، دل و دماغ گندے ہوگئے تھے، ہاتھ پاؤں گندے ہوگئے تھے، آنکھوں سے زنا ٹپکا، کان موسیقی کی پیپ سے بھرے، زبان جھوٹ بولنے کی مشین بنی، گردنیں اکڑ گئیں، ہاتھوں سے تکبر کی بو آئی، پاؤں گناہوں کے اڈے کی طرف گئے ، دل و دماغ گناہوں کا Productar بنا ، پیٹ اور جیب میں حرام کے لقمے آئے، ہم گندے ہوگئے، اللہ کو ترس آیا، اللہ رمضان لایا۔

آمد رمضان سے قبول رحمت کی بارشیں

اس میں رحمت کی بارش برستی ہے بلکہ رمضان سے پہلے بھی برستی ہے 15

شعبان شب برات تو رحمت کی بارش برستی ہے، برأت جہنمیوں کو جہنم سے برأت ملی، اللہ نے رمضان سے پہلے ہی فریش کر دیا، جہنم سے جہنمیوں کو جب نکالا جائے گا تو وہ تو سیاہ ہو جائیں گے، اللہ ڈائرکٹ جہنم میں نہیں بھیجے گا، نہر الحیاۃ اور جنت کی نہر میں غوطے دے گا، صاف کر کے پھر جنت میں بھیجے گا۔ اللہ نے رمضان سے پہلے کی رحمت کی بارش تو برسادی تھی، پندرہ شعبان کو دھل گئے تھے تو پہلے عشرے میں صاف داخل ہوئے، پہلا عشرہ بھی رحمت سے بھرپور تھا تو یہ اللہ کو ہم پر ترس آیا، اسی لیے اللہ رمضان لایا، رحمت کا عشرہ، مغفرت کا عشرہ۔

عشرہ مغفرت اور ہماری فضولیات

اب مغفرت کا عشرہ ہے تو ہمیں کیا کرنا ہے بھائی؟ یہ مغفرت کا عشرہ ہے، موبائل پر میسج آرہا ہے، Whatsapp پر آرہا ہے، Status پر لگا دیا، facebook پر لگا دیا ہے، TimeLine پر لگا دیا ہے، مغفرت کا عشرہ ہے، مغفرت کا عشرہ ہے، ہزار دفعہ کہو، ایک لاکھ دفعہ کہو، لیکن مغفرت کا جو کام ہے وہ نہیں کرنا، مغفرت کے عشرے کا جو سامان ہے وہاں سے سودا نہیں خریدنا، جو مغفرت کے اسباب ہیں ان کو اختیار نہیں کرنا، بس پوسٹر میں لگے ہوئے ہیں، مغفرت ہوتی رہے گی۔

بھائی کہیں پر سیل لگتی ہے نا، جوتوں کی سیل لگ گئی، کپڑے کی سیل لگ گئی، تو ہم کیا کرتے ہے کہ جی سیل لگ گئی، سیل لگ گئی، اس طرح ٹیک لگا کر بیٹھ گئے بھائی، سیل لگی ہے، کہاں لگی ہے، دوڑو بھاگو سیل ختم نہ ہو جائے، خریداری کرتے ہیں، اسی طرح مغفرت کی سیل لگی ہے، رحمت کی سیل لگی ہے،

بخشش کی سیل لگی ہے، ٹیک نہیں لگاؤ، دوڑ لگاؤ، جب ہم دوڑ لگائیں گے اور نمازیں پڑھیں گے، روزے رکھیں گے، تلاوت کریں گے، ذکر کریں گے، صدقہ خیرات دیں گے، اعتکاف میں بیٹھیں گے۔

آخری عشرہ کا سب سے بڑا عمل

رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں، اگر کوئی ہوتی تو محمد رسول اللہ ﷺ اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کرتے، آپ ﷺ نے پوری زندگی اعتکاف فرمایا، ایک سال سفر کی وجہ سے رہ گیا تو اگلے سال بیس دن کا اعتکاف فرمایا، ازواج مطہرات بھی اعتکاف میں بیٹھتی تھیں، پوری زندگی اور یہاں ایسا ہے کہ پوری زندگی میں کوئی ایک بار بھی نہیں بیٹھا، بس جی وہ دکان ہے، وہ گاڑی ہے، بس جی وہ نوکری ہے، بس جی وہ ڈیوٹی ہے، بس جی وہ بچوں کو لانا ہے، بس جی وہ شاپنگ کرانی ہے، بس جی، بس جی، میں اس کی زندگی بس ہوتی ہے۔

اعتکاف کا مقصد

میرے محترم دوستو!

یہ مغفرت کی سیل ہے، اعتکاف میں بیٹھو، اللہ کا در پکڑ کر، اعتکاف کا خلاصہ کیا ہے، اعتکاف کا مقصد کیا ہے؟ کہ کوئی کسی کی دہلیز اور چوکھٹ پر بیٹھ جائے، بھائی جب تک تو دے گا نہیں میں جاؤں گا نہیں، جب تک تو مانے گا نہیں میں اٹھوں گا نہیں، جب تک تو معاف نہیں کرے گا میں پڑا رہوں گا۔ یہ خلاصہ ہے اعتکاف کا، اے اللہ! تیرے در پر آ کے بیٹھ گئے، جب تک بخشش نہیں ہوگی، اٹھ کر نہیں جائیں گے، جب تک تو راضی نہیں ہوگا ہم یہاں سے نہیں جائیں

گے، یہ اعتکاف کا کونسپٹ ہے، اس مغفرت کے عشرے میں آگ سے خلاصی ہے، نفع اٹھاؤ اور اعتکاف میں بیٹھو۔

اللہ کے بندوں کو مت ستاؤ

اور سب سے بڑا گناہ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ اللہ کے بندوں کو نہ ستاؤ، یہ رمضان ہے، یہ کس کا مہینہ ہے، یہ اللہ کا مہینہ ہے، ﴿شهر الله﴾ کی نسبت اللہ کے ساتھ، بھائی! ہمیں پتا چل جائے کہ ہمارے گھر کی جو سیڑھیاں ہیں، یا ہمارے گھر کا جو گیٹ ہے وہاں پر کسی نے گاڑی کھڑی کی ہوئی ہے اور گھر کا راستہ بلاک ہے، بند کیا ہوا ہے، غصہ آئے گا یا نہیں؟ کس کی گاڑی ہے؟ ابھی دیکھتا ہوں، اسی غصہ میں آئے گا اور چاقو یا چھری بھی لائے گا کہ میں اس کے ٹائر سے ہوا نکال دوں، جیسے ہی غصہ میں آتا ہے اور ٹائر سے ہوا نکالنے کی کوشش کرتا ہے اور گالیاں دیتا ہے، لیکن اس کو اچانک پتا چلتا ہے کہ یہ گاڑی آئی جی کی گاڑی ہے، DSP کی گاڑی ہے، کرنل اور میجر صاحب کی گاڑی ہے، تو سارا غصہ ٹھنڈا ہوتا ہے یا نہیں؟ پھر وہ گاڑی کی ہوا نہیں نکالتا، اپنی ہوا نکالے گا اب گاڑی پر ہاتھ بھی نہیں رکھے گا، لیکن غریب آدمی ہوتا تو اس کی تو ایسی کی تیسی، آج کل بھی یہی ہے تھوڑا سا کوئی غریب نظر آیا بس اس کے اوپر سوار ہوجاتے ہیں۔

نسبت کی لاج رکھو

یہ اللہ کا مہینہ ہے اور اللہ کے مہینے کی لاج رکھو، گھر میں بیوی ہے وہ کس کی بندی ہے، آپ کا نوکر ہے وہ کس کا بندہ ہے، آپ کا پڑوسی ہے وہ کس کا بندہ ہے، غصہ تو آئے گا، لیکن کنٹرول کرنا ہے، اس کی نسبت اللہ کے ساتھ ہے،

اس مہینہ کی نسبت اللہ کے ساتھ ہے۔

دو متضاد عمل

ایک آدمی حج پر جاتا ہے عمرہ پر جاتا ہے اور غلاف کعبہ پکڑ کر روتا ہے، اس کے آنسو سے غلاف کعبہ تر ہوگیا، لیکن جب واپس آتا ہے تو کسی کا گریبان پکڑ کر اس کو مارتا ہے اور رلاتا ہے، اللہ فرماتے ہیں میں تیرا غلاف کعبہ پکڑ کر رونا دیکھوں یا گریبان پکڑ کر اس کا رلانا دیکھوں؟ ایک طرف تو میرے کعبہ کا غلاف پکڑ کر روتا ہے اور دوسری طرف میرے بندوں کا گریبان پکڑ کر رلاتا ہے، میں کس کو دیکھوں؟ تو کرتا رہ حج، تو لگاتا رہ چکر، تو رکھتا رہ روزے، پڑھتا رہ نماز، چمٹے رہو مصلی کے ساتھ، زکوۃ صدقات خیرات، بڑا چرچا ہوگا، لیکن اللہ کے بندے تم سے ناراض ہیں اور اللہ کے بندوں میں جو آپ کے سرکل میں ہے، آپ کی بیوی، آپ کے والدین، آپ کی اولاد، آپ کا چچا، آپ کا ماموں، آپ کی پھوپھی، آپ کا رشتہ دار، آپ کا نوکر چاکر، آپ کا پڑوسی، ان لوگوں کا خیال نہیں رکھو گے تو اللہ راضی نہیں ہوگا، ایسے ہزار مغفرت کے عشرے گزر جائے گے، یہ بد بخت محروم رہے گا۔

مغفرت سے محروم لوگ

یہ میں تو نہیں کہہ رہا یہ تو سرکار کی بات آپ کو نقل کر رہا ہوں بخشش والی راتوں میں بھی کچھ لوگ محروم رہتے ہے یا نہیں؟ دلوں میں حسد، دلوں میں کینہ، دلوں میں بغض، والدین کی نافرمانی ہے، رشتہ داروں کو ختم کرنے والے محروم، انتیس شعبان کو جہاں تھے انتیس شوال کو بھی وہیں کھڑے ہوئے ہیں، بیس سال

پہلے جو تھے بیس سال بعد بھی وہی ہیں، حج سے پہلے جہاں تھے، حج کے بعد بھی وہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

رمضان کے چند قیمتی دنوں کی قدر کیجئے

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب ظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ..... رمضان کے گنے چنے دن۔
- ..... ہم میں اور حضرات صحابہ میں ایک بالشت کا فرق
- ..... دل کی فکر کی ضرورت۔
- ..... ایمان کے لیے قربانیاں۔
- ..... رمضان میں ہماری بے اعتدالیاں۔
- ..... اپنا ایمان چیک کرنے کا طریقہ۔
- ..... رمضان میں کرنے کے چند اہم کام۔
- ..... زکوۃ اور صدقات میں باطنی فرق۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ وَخَیْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ

﴿سورۂ بقرہ:۱۸۵﴾

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْهَاشِمِیُّ الْمَدَنِیُّ الْکَرِیْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

صلوۃ و پتہ پتہ ہے خدایا دم بدم تیرا
زمین و آسماں تیرے یہ موج جو عدم تیرا
جو دنیا میں تیرکھا کر شکوے کرے یا رب
تعجب ہے کہ اس پر بھی ہو لفظ و کرم تیرا
جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اور اگر تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن مجید، فرقان حمید، کی ایک آیت تلاوت کی اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفی، احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی، رمضان مبارک کا مہینہ بابرکت تو ہے، لیکن یہ صرف ایک مہینہ ہے۔

گنے چنے دن

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ (سورۂ بقرہ: ۲۰۳)

گنے چنے دن ہیں، جب آدمی کے پاس دن زیادہ ہوتے ہیں تو وہ اتنی فکر نہیں کرتا، وہ کہتا ہے ابھی بہت دن پڑے ہوئے ہیں، لیکن جب اس کے پاس کسی کام کے لیے دن بہت کم ہوتے ہیں، کسی کا قرض لوٹانا ہے اور مدت قریب آ گئی، اب جوں جوں مدت قریب آتی ہے اس کی ٹینشن بڑھتی ہے، اس کی فکر میں اضافہ ہوتا ہے، اور وہ پھر دن رات، اٹھتے بیٹھتے، کھاتے پیتے، سوتے

جاگتے' اس فکر میں ہوتا ہے کہ کسی طرح یہ قرض ذمہ سے اتر جائے' پھر اس کو نیند نہیں آتی' اس کو کھانا اچھا نہیں لگتا' پھر اس کو دوستوں کے ساتھ بیٹھنے میں بھی مزا نہیں آتا' حتیٰ کہ کے نماز میں بھی دھیان اس طرف ہوتا ہے' لیکن ہمارا معاملہ دین کے معاملے میں الٹا ہے' ہم جتنے روزے کم رہ جاتے ہیں ہم خوش ہوجاتے ہیں' چلو یار! رمضان چلا جائے گا عید آجائے گی۔

ایک عجیب واقعہ

میں آپ کو ایک عجیب مثال بتاؤں۔ یہ احساس کی بات ہوتی ہے کہ ایک جماعت چلی گئی کسی عرب ملک میں تو وہاں پر ایک عام سا دیہاتی آدمی تھا' عرب تھا وہ بھی تبلیغ والوں کے ساتھ آکر بیٹھ گیا' تو دو تین دن وہ آدمی بیٹھا' تو ایک دن امیر صاحب نے اس عام سے دیہاتی آدمی سے کہا کہ آج بیان تم نے کرنا ہے' اب یہ تبلیغ میں بیان کرنا بلکہ اعلان کرنا یہ بہت مشکل ہوتا ہے' آدمی پر کپکپی طاری ہوجاتی ہے' تو اس نے کہا کہ مجھے تو بیان کرنا نہیں آتا' میں بیان نہیں کرسکتا۔ تو امیر صاحب نے کہا تم صرف کھڑے ہو کر اتنا کہہ دینا کہ " مجھے بیان نہیں آتا" اس نے کہا ٹھیک ہے یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے، تو اتفاق سے اس دن مجمع کچھ زیادہ آگیا' اتفاق سے کچھ علماء بھی آگئے بعد میں یہ کھڑا ہوا' مجمع بہت زیادہ ہے تو امیر صاحب اس انتظار میں کہ یہ کہے گا کہ مجھے بیان نہیں آتا' ہم کھڑے ہوجائیں گے اور بیان کرلیں گے' مجمع بہت ہے۔ تو اس نے کھڑے ہو کر عربی میں کہا:

مَا الْفَرْقُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الصَّحَابَةِ؟

کہ ہمارے اور صحابہ کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے' جب یہ جملہ کہا تو

سب کے کان کھڑے ہو گئے کہ یہ کیا جملہ کہہ دیا۔

امیر صاحب بھی پریشان ہو گئے' مجمع بھی حیران ہو گیا کہ اتنی بڑی بات اس نے کہہ دی۔

پھر کہا

اِلَّا شِبْرًا وَاحِدًا فَقَطْ

صرف ایک بالشت کا فرق ہے۔ ''اللہ اَکْبَرُ کَبِیْرًا''

اور پھر کہنے لگا وہ فرق کیا ہے؟ لوگ اور زیادہ متوجہ ہونے لگے۔

کہنے لگا:

مَا الْفَرْقُ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الصَّحَابَۃِ اِلَّا شِبْرًا وَاحِدًا فَقَطْ

اور کہا

اِیْمَانُ الصَّحَابَۃِ ھٰھُنَا

کہ صحابہ کا ایمان دل میں تھا اور ہمارا ایمان زبانوں پر ہے۔

تو دل اور زبان کے درمیان صرف ایک بالشت کا فرق ہے .....

زبان سے کہہ بھی دیا لا اِلٰہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ جو مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

اس ایک جملے نے سب کو رلا دیا فکر مند کر دیا' بات سمجھا دی

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

ہم گھنٹوں تقریر کریں اور سنیں یہ دل تک نہیں اترتی اور صحابہ اور اللہ والے ایک بات کہیں اور وہ اندر اتر جائے' وہ دل چیر دے، وہ اندر کھلبلی مچا

دے' وہ آر پار ہوجائے' انقلاب برپا کر دے' الٹ پلٹ ہوجائے' دل کی بستی کو بدل دے' دل میں ایک ہیجان پیدا ہوجائے۔

دل کی فکر

اس دل کو عربی میں قلب کہا جاتا ہے۔ نقطہ والا قلب' قلب کا مطلب ہوتا ہے' الٹنا پلٹنا

یہ دل الٹتا پلٹتا رہتا ہے' ایک حال میں نہیں رہتا۔

رسول اللہ ﷺ نے دعا مانگی اور مانگ کر سکھائی

يَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ

اے دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دل کو اپنے دین پر جمادے' استقامت دے' صحابہ نے پوچھا آپ بھی دعا مانگتے ہیں' ثابت قلبی کی' ثابت قدمی کی' ''ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا'' کی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دل تو اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان میں ہے'

يُقَلِّبُهٗ كَيْفَ يَشَآءُ

اس کو پلٹ دے جیسا چاہے

کاش مسلمان، مسلمان بن جائے

قیامت کے قریب وہ زمانہ آئے گا صبح کو آدمی مومن اور شام کو کافر ہوگا۔ شام کو مسلمان اور صبح کافر' ایمان پر زندگی گزارتے گزارتے ایک موت کے زمانے میں زبان سے کوئی بات نکلے گی اور دائرہ اسلام سے خارج۔ اسی طرح کفر پر رہ رہ کر موت کے لمحات میں اللہ ایمان کی دولت سے نوازیں گے، تو اس بات کو سمجھ لیں اور اپنے اندر ڈر پیدا کریں، ہم پیدائشی مسلمان تو ہیں، لیکن

ہم رسمی مسلمان ہیں، فرمائشی مسلمان ہیں، آسائشی مسلمان ہیں، اپنی مرضی کے مسلمان ہیں، وہ مسلمان جو اللہ کو مطلوب ہیں، وہ مسلمان جو رسول اللہ ﷺ کو مطلوب ہیں، وہ مسلمان جو قرآن کو مطلوب ہیں، وہ مسلمان جسے حقیقت میں مسلمان کہا جاتا ہے وہ مسلمان آج تعداد میں بہت کم ہیں، ہم کہتے ہیں کہ پونے دو ارب، دنیا میں مسلمان ہیں پھر بھی پٹ رہے ہیں، میں یہ کہوں گا کہ کاش! پونے دو ارب مسلمان بن جائیں۔

شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود
واعظ قوم کی وہ پختہ خیالی نہ رہی
برق طبعی نہ رہی شعلہ مقالی نہ رہی
رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی
سنی نہ مصر و فلسطیں میں وہ اذاں میں نے
دیا تھا جس نے پہاڑوں کو رعشہ سیماب
وہ سجدہ، روحِ زمیں جس سے کانپ جاتی تھی
آج اسی سجدہ کو ترستے ہیں منبر و محراب

تو اس عام آدمی نے ایک جملہ میں بات سمجھا دی کہ صحابہ اور ہمارے درمیان صرف ایک بالشت کا فرق ہے ان کا ایمان دل میں تھا اور ہمارا ایمان

ہماری زبانوں پر ہے۔

چوں گویم مسلمان بلرزم

کہ دانم مشکلات لا الٰہ را

کہ جب میں اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہوں تو مجھ پر لرزہ طاری ہوجاتا ہے اس لیے کہ میں اسلام کی مشکلات کو جانتا ہوں۔

ایمان کے لیے قربانیاں

اسی ایمان کے لیے تو بلال رضی اللہ عنہ آگ کے انگاروں پر، تپتی ہوئی ریت پر لیٹے ہیں، اسی ایمان کے لیے تو خباب رضی اللہ عنہ کی چربی نے آگ کے انگاروں کو بجھایا ہے' اسی ایمان کے لیے تو ابوفقیہہ نے اپنی پسلیاں تڑوائی ہیں' اسی ایمان کے لیے تو عمار اور یاسر رضی اللہ عنہما کو سب وستم کا نشانہ بنایا ہے' اسی ایمان کے لیے تو سمیہ کو دولخت کیا گیا ہے' اسی ایمان کے لیے تو زنیرہ کی آنکھوں کے طعنے ملے ہیں، اسی ایمان کے لیے تو طائف کی گلیوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن سنایا ہے، اسی ایمان کے لیے تو کربلا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے لوگوں کے سر نیزوں پر چڑھتے ہوئے دیکھے ہیں' اسی ایمان کے لیے تو سجدے کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی اوجھڑی برداشت کی ہے' اسی ایمان کے لیے تو ساری رات جنت البقیع میں رو رو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گزاری ہے' اسی ایمان کے لیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چاند سا چہرہ زخمی کروایا تھا، اسی ایمان کے لیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے موتی جیسے دانت شہید کروائے تھے' اسی ایمان کی وجہ سے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھول جیسی بیٹیوں کو طلاقیں ہوئی تھیں' اسی ایمان کی وجہ سے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیت اللہ کی ایک نماز جو ایک

لاکھ کے برابر تھی، چھوڑی تھی، اسی ایمان کی وجہ سے مسجد نبوی میں آقا کے پیچھے نماز پڑھنے کو قربان کر دیا تھا، ایک ہزار نمازوں کا ثواب چھوڑ دیا تھا، افریقہ میں نکلے، ایشیا میں نکل، یورپ کے اندر نکلے اور دنیا کے ہر خطے کے اندر اسلام اور ایمان کی دعوت کو پہنچایا تھا۔

ایمان کا محل

میرے دوستو!

آج وہ ایمان زبان پر تو ہے دل میں نہیں ہے، قرآن کریم کے چھبیسویں پارے کے اندر سورۃ الحجرات میں ہے کہ جب کچھ لوگوں نے کہا: ''اٰمَنَّا'' ہم ایمان لے آئے تو جواب دیا گیا:

لَمْ تُؤْمِنُوْا

ان سے کہہ دو تم ایمان نہیں لائے ہو ظاہری طور پر کلمہ پڑھ چکے ہو۔

وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ

ایمان تمہارے دلوں میں رچا بسا نہیں ہے

معلوم ہوا ایمان کا تعلق دل سے ہے، ایمان کا محل دل میں ہے اور ہمارے دل ایمان سے خالی ہیں۔

اپنے محاسبہ کا ایک طریقہ

تو میں عرض کر رہا تھا کہ رمضان مبارک تو ہے لیکن صرف ایک مہینہ ہے' اور قیمتی چیز جب اس کے چھن جانے کے دن آتے ہیں تو آدمی کی فکر میں اضافہ ہوتا ہے' اور ادھر ہم خوشیاں منا رہے ہوتے ہیں' ابھی سے عید کا حساب

شروع کر دیتے ہیں' میرے خیال میں اپنے ایمان کو چیک کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ رمضان گزرنے پر ہمیں خوشی ہو رہی ہے یا غم؟

زاویہ نگاہ کا فرق

ہر آدمی کا اپنا ایک سوچنے کا زاویہ ہے، زاویہ نگاہ ہے، وہ ایک شخص مکہ میں رہتا تھا، مکہ میں گرمی بہت پڑتی ہے، اور دوسرا شخص طائف میں رہتا تھا' طائف جو ہے وہ ٹھنڈا علاقہ ہے، تو رمضان قریب آ گیا، تو یہ طائف والا مکہ کی طرف چل پڑا اور مکہ والا طائف کی طرف نکل پڑا، راستہ میں ملاقات ہو گئی، دعا سلام ہوئی' حال احوال پوچھا گیا' تو اس مکہ والے سے پوچھا بھائی! کدھر؟ کہا رمضان آ رہا ہے' اور مکہ میں گرمی بہت پڑتی ہے' اور طائف ٹھنڈا علاقہ ہے میں روزے وہاں جا کر گزاروں گا تا کہ سہولت ہو جائے' کہا ٹھیک ہے طائف والے سے کہا بھئی تم کدھر؟

تو کہا کہ میں تو طائف میں رہتا ہوں' وہاں ٹھنڈ ہوتی ہے' روزے کا مزا نہیں آتا' مشقت نہیں ہوتی اس لیے مکہ میں آ کر روزے گزاروں گا' خوب پیاس لگے اور خوب پسینہ آئے گا اور مجھے اس مشقت میں مزہ آئے گا۔

جیسی قربانی ویسی اللہ کی مہربانی

اَلْعَطَایَا عَلٰی قَدْرِ الْبَلَایَا

فرمایا: جو انعامات ملتے ہیں یہ مشقتوں کے بقدر ملتے ہیں، جتنی مشقت زیادہ برداشت ہوگی اتنا ہی اجر زیادہ ملے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا

آپ کو کیا چیز زیادہ پسند ہے؟ فرمایا سخت گرمی میں روزے رکھنا' مہمان

کا اکرم کرنا اور میدان میں تلوار چلانا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے تو 17 رمضان کو جنگ بدر کی گرمی بھی ہے' بھوک بھی ہے' پیاس بھی ہے۔

رمضان میں ہماری بے اعتدالیاں

وہ ہماری طرح سحری نہیں کرتے تھے کہ پانچ چھ قسم کے کھانے رکھے ہوئے ہیں' افطاری سے جو ہمارا کھانا پینا شروع ہوتا ہے تو وہ سحری تک وہ NonStop چلتا رہتا ہے۔

پہلے فروٹ ہے، پھر شربت ہے، پھر تراویح کے بعد کھانا ہے، پھر دس گیارہ بجے، چائے پراٹھا ہے، چھولے اور چنا پراٹھا ہے، پھر اس کے بعد پان ہے، گنکا ہے یا نسوار ہے، حتی کہ ایسے ایسے اللہ کے ولی ہیں کہ اذان ہوجاتی ہے اور کہتے ہیں کہ جلدی جلدی پانی پی لو۔

سحری اور افطاری میں احتیاط

بھائی! اذان شروع ہوتی ہے سحری کا وقت ختم ہونے کے بعد جب تک سحری کا وقت ہوتا ہے اذان جائز نہیں ہے۔ اذان کا مطلب سحری کا وقت ختم ہو گیا، اب جو اذان کے دوران کھائے گا، پیئے گا، اس کا روزہ نہیں ہوگا، بلکہ خود کلینڈر میں جو وقت ہوتا ہے اس سے بھی دو تین منٹ پہلے روزہ بند کردیں، اس لیے کہ گھڑیوں میں فرق ہوجاتا ہے' اب آپ کی گھڑی میں فرق ہے تو آپ کا روزہ تو گیا' اسی لیے دو تین منٹ پہلے' پانچ منٹ پہلے روزہ بند کرو۔

بھئی! جب تم تیرہ گھنٹے کا روزہ رکھ سکتے ہو تو تیرہ گھنٹے پانچ منٹ کا روزہ نہیں رکھ سکتے؟ اسی طرح افطاری میں بھی احتیاط کریں کہ جو ٹائم ہے اس ٹائم

سے پانچ منٹ بعد افطار کریں۔ جو ٹائم ہے اس ٹائم کے مطابق اذان دی جائے تو آپ اپنا روزہ افطار کر لیں۔

ہر قول و فعل میں خوب احتیاط کی ضرورت ہے

تو بھائی! یہ گنے چنے دن ہیں دو تین گزر گئے' باقیوں کا پتہ بھی نہیں چلے گا' اس کو قیمتی بنا لو' اس میں بولنا احتیاط سے ہو' سننا احتیاط سے ہو' کھانا احتیاط سے ہو' پینا احتیاط سے ہو' پہننا احتیاط سے ہو' ہر کام احتیاط سے ہو' یعنی کاروبار میں اگر اس کو کم نہیں کر سکتے تو بڑھاؤ بھی نہیں' ایک چیز 100 روپے کی آتی ہے آپ کو پتہ ہے یہ مجبور ہے 1000 کی بھی لے گا' حاجی صاحب ٹوپی پہنے ہوئے ہیں اور ڈاڑھی میں تیل لگا ہوا ہے اور مونچھیں بھی صاف کی ہوئی ہیں اور جیب میں مسواک بھی نظر آ رہی ہے اور یہ جا کر تلاوت بھی کرے گا' لیکن یہاں پر یہ ڈنڈی مار رہا ہے، اس کی مجبوری سے فائدہ اٹھا رہا ہے، دو نمبر ایک نمبر کہہ کر بیچ رہا ہے، عیب چھپا کر بیچ رہا ہے' آپ مجھے بتائیں اللہ کی مخلوق کے ساتھ دھوکہ کرنے والے والا، اللہ کو کیسے پسند آ سکتا ہے؟

سب سے محبوب

اس کا تو اعلان ہے کہ مجھے سب سے محبوب وہ ہے جو میرے بندوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے' اچھائی کرے' حسن سلوک کرے' اس کی مجبوری سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائے اور ہم کیا کرتے ہیں؟

تو اس رمضان کے گنے چنے دن ہیں' محدود دن ہیں' اس کو ایسے گزاریں جیسے اکابر گزارتے تھے۔

حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ خود حافظ نہیں تھے،

لیکن حافظوں سے کہتے تھے کہ قرآن آرام سے پڑھو، مزے لے لے کر پڑھو، اتنا اہتمام فرماتے تھے کہ تراویح کا وقت ختم ہوتا تو سحری کا وقت شروع ہوجاتا۔

اپنا ایمان کیسے چیک کریں؟

اور ہم لوگ ڈھونڈ رہے ہوتے ہیں کہ کون سی مسجد میں پانچ منٹ پہلے ختم ہوگا، ایمان کا لیول چیک کرنا ہے، یہ آپ کو ٹپس دے رہا ہوں، اس طرح چیک کرو۔ قرآن سننے میں مزہ آتا ہے کہ نہیں؟ مسجد میں دل لگتا ہے کہ نہیں؟ رمضان جتنا ختم ہو رہا ہے، خوش ہوتے ہیں، یا فکر بڑھ رہی ہے؟ اس سے ہمیں پتہ چل جائے گا کسی لیبارٹری میں جانے کی ضرورت نہیں ہے، خود ہی اپنا چیک اپ کریں۔

رمضان میں کرنے کے چند کام

اور اس رمضان میں چند کام ایسے کریں، مثلاً گناہ چھوڑ دیں، بھائی آپ نے بہت تلاوت نہیں کی آپ نے بہت نوافل نہیں پڑھے، آپ نے بہت ذکر نہیں کیے، آپ نے بہت صدقہ و خیرات نہیں کیے، لیکن گناہ سے بچیں تو یہ بھی بہت اچھی بات ہے۔

اور اگر آپ نے گناہ بھی نہیں کیا اور تلاوت بھی خوب کی کم از کم دن میں دو رکعت نفل ضرور پڑھیں، ویسے تو چاہیے کہ تہجد پڑھیں، اشراق پڑھیں، اوابین پڑھیں پھر تہجد پڑھیں۔

اللہ والوں کی پچاس نمازیں

تھیں، 50 پھر 5 ہو گئیں۔ یعنی اللہ والے اپنی 50 نمازیں پڑھتے ہیں، وہ اشراق پڑھتے ہیں، اوابین پڑھتے ہیں، چاشت پڑھتے ہیں، صلوۃ التسبیح پڑھتے ہیں، تہجد کی 12 رکعتیں پڑھتے ہیں، وہ تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد اور صلوۃ الحاجات پڑھتے ہیں، ضرورت ہوئی تو پڑھتے ہیں، وہ صلوۃ التوبہ پڑھتے ہیں، گناہ ہو گیا تو دو رکعت پڑھتے ہیں، وہ تو موقعہ ڈھونڈتے ہیں کہ محبوب سے ملتا رہوں تو حقیقت میں اللہ والے اب بھی 50 نمازیں پڑھتے ہیں۔ یہ تو ہمیں مشکل ہے۔

جو بڑا دین دار ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ فجر کی مشکل ہوتی ہے مولانا! باقی پڑھ لیتا ہوں۔

کس قدر تم پر گراں فجر کی بیداری ہے
ہم سے کب پیار ہے، ہاں نیند تمہیں پیاری ہے

طبع آزاد پہ قید رمضان بھاری ہے
تمہی کہہ دو یہی آئین وفاداری ہے؟

قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تم بھی نہیں
جذبہ باہم جو نہیں محفل انجم بھی نہیں

تو ایک تو تلاوت روز کریں، دوسرے نمبر پر دو رکعت روز پڑھیں اور تیسرے نمبر پر روزانہ صدقہ کریں، بھائی! زکوۃ تو سال میں ایک مرتبہ ہے اور وہ بھی ایک دن دو گے۔

لیکن قرآن نے زکوۃ کے ساتھ انفاق کے صیغے ذکر کیے ادھر بھی دے رہے ہو، سامنے بھی دے رہے ہو، پیچھے بھی دے رہے ہو، مسجدوں میں بھی دے رہے ہو، مدرسوں میں بھی دے رہے ہو، ہاسپٹل میں بھی دے رہے ہو،

یتیموں کو بھی دے رہے ہو، مفلسوں، ناداروں، مسکینوں کو بھی دے رہے ہو، صبح دے رہو ہو، شام کو بھی دے رہے ہو، افطاری بھی کرا رہے ہو، سحری بھی کرا رہے ہو، بس دیتے ہی رہو، دیتے ہی رہو۔

هَلْ لَّكَ بِرٌّ عِنْدَ اللهِ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اللهِ

کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چھپی ہوئی نیکی ہے کہ جو صرف تمہیں اور اللہ کو معلوم ہو؟۔

شاید ہمارے پاس کوئی ایسی نیکی نہ ہو تو کوئی ایسی چھپی ہوئی نیکی بھی رکھو کہ جس کا علم صرف بندے کو اور اس کے رب کو ہو ایسی نیکی رکھو۔

هَلْ لَّكَ صَدَقَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللهُ

کیا تمہارے پاس ایسے صدقات ہیں جس کو اللہ کے سوا کوئی اور نہیں جانتا؟

زکوٰۃ اور صدقات میں باطنی فرق

یہ زکوٰۃ قانونی تعلق ہے، اور صدقات جنونی تعلق ہے، فرض نماز قانونی تعلق ہے اور نوافل جنونی تعلق ہے، میاں بیوی ہوتے ہیں ان میں تعلق ہے، لیکن جب وہ ٹی وی میں آتے ہیں اور کسی بڑی تقریب میں جاتے ہیں تو ایک دوسرے کو ہنستے ہیں، ویسے اتنی محبت نہیں ہے، ہماری زندگی بڑی اچھی ہے۔

ظاہر کچھ، باطن کچھ

یہ جتنے ایکٹر ہوتے ہیں یہ بڑے خوش نظر آتے ہیں، لیکن ان کی زندگی بڑی ٹینشن میں ہوتی ہے، ڈسٹرب ہوتی ہے، اس لیے کہ اس میں دین نہیں ہوتا، سکون نہیں ہوتا، انہیں ایک دوسرے سے محبت نہیں ہوتی اور بعض میاں

بیوی کو آپس میں جنونی محبت ہوتی ہے، اس لیے فرما دیا کہ نماز تو فرض ہوتی ہے اس کے بغیر چارہ نہیں، لیکن ہم نوافل کے ذریعے اللہ سے اپنا تعلق مضبوط کرتے رہیں، اسی طرح زکوٰۃ تو اللہ نے فرض کی ہے، لیکن ہم صدقہ خیرات کے ذریعے سے اللہ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرتے رہیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

رمضان کی برکتیں کیسے سمیٹیں؟

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب ظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ..... حضرات انبیاء کی محنت کا میدان
- ..... دل کی کیفیت کیسے چیک کی جائے؟
- ..... دل کی غفلت اور اُس کے نقصانات۔
- ..... جسم اور روح کی اہمیت اور مثال۔
- ..... انسان کے یقین کا عجیب حال۔
- ..... رمضان کی آمد سے قبل کرنے کا کام۔
- ..... اسبابِ دنیا سے محبت اور سابقہ اقوام کی کیفیت۔
- ..... سنت کی برکت۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَکَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿۲۴﴾

﴿سورۂ فاطر: ۲۴﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

ثناء گو پتہ پتہ ہے خدایا دم بہ دم تیرا
یہ زمین و آسماں تیرے یہ موجود عدم تیرا

جو دنیا میں تیرا کھا کر شکوے کرے یارب
تعجب ہے کہ اس پر بھی ہو لطف و کرم تیرا

جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اور اگر تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن مجید، فرقان حمید کی سورۂ فاطر کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی۔

اس آیت کریمہ میں اللہ کریم فرما رہے ہیں کہ ہم نے ہر امت میں ایک ڈرانے والا بھیجا ہے۔

بشیر اور نذیر ﷺ

رسول اللہ ﷺ کو بھی اللہ کریم نے بشیر اور نذیر دونوں صفات سے متصف کر کے بھیجا۔

کہ ہم نے آپ کو بشیر یعنی خوش خبری دینے والا بنا کر بھیجا جو نیک لوگ ہوں گے، صراط مستقیم پر ہوں گے، ان کے لیے۔ آپ کی زبان مبارک سے جنت کی بشارت ہے اور جو نافرمان ہوں گے ان کے لیے جہنم کے عذاب

سے ڈرانا ہے۔

اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿۷﴾ (سورۂ رعد: ۷)

آپ ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے اللہ نے ایک ہادی بھیجا' ایک ہدایت دینے والا بھیجا۔

انبیاء علیہم السلام کی محنت کا میدان

یاد رہے کہ انبیا کی محنت کا جو فوکس ہوتا ہے' جو محور ہوتا ہے وہ انسانوں کا دل ہوتا ہے' اور اللہ کی نظر بھی لوگوں کے دلوں پر ہوتی ہے' تو انبیاء کی نظر بھی لوگوں کے دلوں پر ہوتی ہے اور مشائخ کی نظر بھی لوگوں کے دلوں پر ہوتی ہے۔

چھوٹا ہونا' بڑا ہونا' لمبا ہونا' ٹھگنا ہونا' موٹا ہونا' پتلا ہونا' گورا ہونا' کالا ہونا' سرخ ہونا' گندمی رنگ کا ہونا' خوب صورت ہونا' بدصورت ہونا' امیر ہونا' غریب ہونا' یہ کوئی میٹر ہی نہیں ہے' یہ کوئی ایشو ہی نہیں ہے' آسمان والے کی نگاہ میں دل میٹر رکھتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَ اَمْوَالِكُمْ وَ لٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ

بے شک اللہ تمہاری صورت کو نہیں دیکھتا تمہارے مال کو نہیں دیکھتا بلکہ اللہ تو تمہارے دل اور تمہارے عمل کو دیکھتا ہے

دل کیسے چیک کیا جائے؟

تو اصل انسان کا دل ہے' اب دل کا پتہ کیسے لگے گا؟ کہ دل روشن ہے یا دل تاریک ہے' دل بنا ہوا ہے یا دل بگڑا ہوا ہے' دل دل ہے' یا دلدل ہے' اس کا پتہ کیسے چلے گا؟ تو اس کی کچھ نشانیاں ہیں' قرآن کریم اور احادیث میں

اہل اللہ کو دل والے کہا گیا۔

یہ دل والے ہیں' حالانکہ دل تو ہر ایک کے پاس ہوتا ہے' گناہ گار کے پاس بھی دل ہوتا ہے' کافر کے پاس بھی دل ہوتا ہے' جانور کے پاس بھی دل ہوتا ہے' لیکن اللہ کے یہاں دل والا اس کو کہا ہے کہ جس کا دل دل ہو' دلدل نہ ہو' اس کے دل میں اللہ ہو' غیر اللہ نہ ہو۔ جن کا دل اللہ کا گھر ہو' شیطان کا گھر نہ ہو۔

دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب
یہ آنکھوں کا نور دل کا نور نہیں ہے

ان کافروں کو اللہ نے اندھا کہا آنکھوں سے اندھے نہیں تھے ان کو اللہ نے دل کا اندھا کہا

فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ﴿۴۶﴾

﴿سورۂ حج:۴۶﴾

ان کی آنکھیں اندھی نہیں ان کا دل اندھا ہے' تو دل کا پتہ چلانا ہے کہ میرا دل صحیح ورکنگ حالت میں ہے یا نہیں؟ ہم ای سی جی کرواتے ہیں' این جی او گرافی' این جو پلاسٹی' بائی پاس' ہارٹ سرجری کرواتے ہیں تو اسی طرح اللہ والوں کی لیبارٹری میں جا کر' مسجد میں جا کر' مدرسہ میں جا کر' تبلیغ میں جا کر' خانقاہوں میں جا کر' دل کو چیک کریں کہ اگر یہ دل مسجد میں جا کر خوش ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ صحیح کام کر رہا ہے۔

اگر اس کو مسجد میں بے چینی ہوتی ہے تو اس کو علاج کی ضرورت ہے' اس

کو بائی پائی کی ضرورت ہے۔

عرش کا سایہ پانے والا خوش نصیب

اس پر محنت کی ضرورت ہے' اس لیے حدیث پاک میں آیا کہ قیامت کے دن میدانِ حشر کے اندر اللہ کے عرش کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا' سات قسم کے لوگ اللہ کے عرش کے سائے میں ہوں گے' ان کو کوئی ٹینشن نہیں ہوگی' ان کو کوئی ڈپریشن نہیں ہوگا' کوئی پرابلم نہیں' کوئی ہچکچاہٹ نہیں' بالکل سکون میں' ان میں ایک وہ آدمی ہوگا

قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ

جس کا دل مسجد کے ساتھ جڑا ہوا ہو' مسجد میں ہی اٹکا ہوا ہو' مسجد میں لگا ہوا ہو۔

سکونِ دل کا سبب

لیکن ایک آدمی مسجد میں ہے' وہ مسجد پرانی ہے' اس کی چھت بھی پرانی ہے' اس میں گرمی بھی زیادہ ہے' اس کے قالین و چٹائی بھی بوسیدہ ہے' اس میں اندھیرا بھی ہے' اس میں مچھر بھی ہیں' لیکن اس آدمی کے دل کی تار اللہ سے جڑی ہوا ہے' اس کے دل کا کنکشن اللہ سے جڑا ہوا ہے' اس کو مزہ آرہا ہے' اللہ اللہ' ضربیں لگ رہی ہیں۔ مطمئن ہے۔

پریشانی کا سبب

اور دوسرا آدمی باغ میں ہے' اے سی لگا ہوا ہے' ہوا بھی اچھی ہے' روشنی بھی زیادہ ہے' شور شرابا بھی زیادہ نہیں ہے' مچھر بھی نہیں ہیں' بستر بھی نرم و ملائم'

کھانے پینے کا سامان بھی وافر مقدار میں ہے' لیکن دل کی سوئی اللہ سے جڑی ہوئی نہیں تو وہ ٹینشن میں ہوگا' آغا خان ہاسپٹل میں ایک مریض بیڈ پر ہے' اے سی بھی ہے' پنکھا بھی ہے' نرم بستر بھی ہے' کھانے پینے کے لیے فروٹ بھی ہیں' لیکن وہ پریشانی میں ہے' اس لیے کہ وہ بیمار ہے' اس کو کسی چیز کے ذائقے کا پتہ ہی نہیں لگتا

دل کی غفلت

تو جب دل بیمار ہوتا ہے تو اس کو نماز کے ذائقے کا پتہ ہی نہیں لگتا' تلاوت کے ذائقے کا پتہ نہیں چلتا' ذکر کے ذائقہ کا پتہ نہیں چلتا' دعا کے ذائقہ کا پتہ نہیں چلتا۔ مراقبہ کے ذائقہ کا پتہ نہیں چلتا' اعتکاف کے ذائقہ کا پتہ نہیں چلتا' دینی کتابوں کے پڑھنے کے ذائقہ کا پتہ نہیں چلتا' روزہ رکھنے کے ذائقہ کا پتہ نہیں چلتا' بیان کرنے کے ذائقہ کا پتہ نہیں چلتا' بیان سننے کے ذائقہ کا پتہ نہیں چلتا' تراویح میں قرآن سننے کے ذائقہ کا پتہ نہیں چلتا' کہتا ہے کہ بھائی! مجھ سے تراویح پڑھی نہیں جاتی' پڑھتا بھی ہے تو ہر دو رکعت کے بعد گھڑی کو دیکھتا ہے' بلکہ بعض دفعہ تو نماز میں بھی گھڑے کو دیکھتا ہے۔اس لیے کہ ہمارا دل بگڑا ہوا ہے' ہمیں ذائقے کا پتہ نہیں چلتا۔

بیمار دل کی علامات

اس لیے فرمایا کہ بیمار دل کا پتہ کیسے چلے گا؟ کہ اس کی آنکھ سے آنسو نہیں نکلیں گے' اس کو رونا نہیں آئے گا' یہ اپنے گناہوں پر نادم نہیں ہوگا' کوئی پشیمانی نہیں ہوگی اور یہ دنیا کا حریص ہوگا' دنیا کے پیچھے بھاگے گا' آخرت کو بھول جائے گا۔

بھئی! دکان داری کرنا منع نہیں ہے' کاروبار کرنا منع نہیں ہے' شادی کرنا منع نہیں ہے' بیوی بچوں کے ساتھ وقت گزارنا منع نہیں ہے' نیند کرنا منع نہیں ہے' حلال پیسے کمانا منع نہیں ہے' آؤٹنگ تفریح پر جانا منع نہیں ہے' دوستوں کے ساتھ پکنک' تفریح پر جانا منع نہیں ہے' لیکن ان چیزوں میں لگ کر اللہ کو بھول جانا یہ منع ہے' ان چیزوں میں ڈوب کر اللہ سے غافل ہوجانا یہ منع ہے' اس لیے مسلمان کا ہاتھ کام میں لگا ہوا ہے' دل اس کا اللہ سے لگا ہوا ہے' فارسی میں کہتے ہیں۔ ''دست بکار۔ دل بیار۔

ہاتھوں سے کام کر رہا ہے اور دل میں اللہ کی یاد ہے۔ ہاتھوں سے وہ دنیا کا کام کر رہا ہے لیکن دل اللہ کا اس کے ساتھ ہے۔

ہر تمنا دل سے رخصت ہو گئی
اب تو آجا اب تو خلوت ہو گئی

اس دل میں اللہ کو سمانے کے لیے اس دل سے شیطان کو بھگانا پڑے گا، شیطان کو بھگائیں گے تو اللہ آئیں گے۔

ہر تمنا دل سے رخصت ہو گئی

مال کی تمنا' عورت کی تمنا' دنیا کی تمنا' دوستوں کی تمنا' ناجائز خواہشات کی تمنا۔

ہر تمنا دل سے رخصت ہو گئی
اب تو آجا اب تو خلوت ہو گئی

اک تجھ سے کیا محبت ہو گئی
ساری دنیا سے ہی وحشت ہو گئی
لاکھ جھڑکو اب کہاں پھرتا ہے دل
ہو گئی ان سے محبت ہو گئی
پڑ گئی تھی ان پر بھولے سے جو نظر
بات اتنی تھی اور قیامت ہو گئی

عشق نہیں بلکہ فسق

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ ہے ایک نوجوان ایک عورت پر عاشق ہو گیا' عاشق ہو گیا' یہ جملہ غلط ہے' ایک نوجوان عورت پر فاسق ہو گیا' حقیقی عشق تو اللہ سے ہوتا ہے' یہ جو ہتا ہے یہ عشق نہیں فسق ہے' یہ گناہ ہے۔

سبق آموز واقعہ

تو ایک نوجوان ایک عورت پر فاسق ہو گیا' فریفتہ ہو گیا' اس کو دل دے بیٹھا' محبت کرنے لگا' اس کا پیچھا کرنے لگا' اس عورت نے ایک دن پوچھا کیوں میرے پیچھے پڑے ہو؟ اس نے کہا محبت ہو گئی ہے' تمہیں اپنانا چاہتا ہوں' تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں' اس نے کہا ایک شرط پوری کر دو میں تم سے شادی کرنے کو تیار ہوں۔

کہنے لگا کون سی شرط؟ اس نے کہا چالیس دن مسجد نبوی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے تکبیر اولیٰ کے ساتھ نمازیں پڑھ لو' چالیس دن' اس کے بعد جو کہو گے میں ماننے کو تیار ہوں' اس نے کہا یہ کون سا مشکل کام ہے' جا کر نمازیں

شروع کر دیں۔

اب چالیس دن انسان نمازیں پڑھے وہ بھی تکبیر اولیٰ کے ساتھ وہ بھی جماعت کے ساتھ وہ بھی مسجد نبوی میں وہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے تو دل کی دنیا تو روشن ہونی تھی چالیس دن گزر گئے وہ عورت اسی پوائنٹ پر کھڑی ہو گئی وعدے کے مطابق کہ ابھی وہ نوجوان آئے گا اس نے اپنی شرط پوری کی اب میں اس کی بات ماننے کے لیے تیار ہوں چالیس دن کے بعد وہ نوجوان آتا ہے اور سر جھکا کر نظریں جھکا کر چلا جاتا ہے اس لڑکی کو دیکھتا ہی نہیں اس لڑکی نے آواز دی کہ ادھر دیکھو میں انتظار میں ہوں تمہیں اپنی شرط یاد نہیں رکے کیوں نہیں؟ دیکھا کیوں نہیں؟ وہ کہنے لگا کہ اب اس دل میں اللہ آ گیا ہے اللہ کی محبت آ گئی ہے اللہ کا عشق آ گیا ہے اب تمہیں دیکھوں گا تو تم خوش ہو گی اور تمہیں نہیں دیکھوں گا تو اللہ خوش ہو جائے گا میں نے اللہ کو خوش کرنا ہے۔

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

دل پر محنت کی ضرورت

تو میں عرض کر رہا تھا کہ انسان اپنے دل کے اوپر محنت کرے یہ جو رمضان آ رہا ہے یہ ایک موقع ہے یہ ایک گولڈن چانس ہے یہ اللہ کی طرف سے ایک انعام ہے یہ اللہ کی طرف سے ایک مہمان ہے اس مہمان کی ہم نے قدر کرنی ہے فرمایا: کہ یہ دل جب اس میں اللہ آتا ہے تو یہ دل، دل ہوتا ہے اور جب اس سے اللہ جاتا ہے تو یہ دل دلدل ہو جاتا ہے دلدل میں آدمی جتنا جاتا ہے تو یہ اندر دھنستا چلا جاتا ہے جتنا زور لگاؤ اتنا ہی اندر کو دھنستا چلا جائے

گا' ہمارا دل دل نہیں دلدل بن چکا ہے' دنیا کی محبت میں ڈوبتے جارہے ہیں' ہم دنیا کی دلدل میں دھنستے چلے جارہے ہیں۔

ہماری خام خیالی

میرے محترم دوستو!

اس دل پر محنت کی جائے' اللہ کو راضی کیا جائے' ہم صرف نعروں سے انقلاب لانا چاہتے ہیں' طویل سجدوں کے لیے تیار نہیں' لمبی دعاؤں کے لیے تیار نہیں' گناہ چھوڑنے کے لیے تیار نہیں' اس دل پر محنت کرنے کے لیے تیار نہیں' ساری محنت جسم پر ہو رہی ہے روح پر کوئی محنت نہیں ہے۔

روح نہیں تو کچھ نہیں

ایک جسم ایک روح۔ اصل اس میں روح ہے' اس جسم سے روح نکال دو' یہ جسم کسی کام کا نہیں' چھ فٹ کا قد ہے' خوب صورت بدن ہے' نرم و ملائم چہرہ ہے' جیب بھری ہوئی ہے' کاٹن کا مہنگا سوٹ پہنا ہوا ہے' ہاتھ میں برانڈڈ گھڑی ہے' خوب صورت ٹوپی اور عمامہ ہے' پاؤں میں مہنگے جوتے ہیں' اس کے پاس بہت سی ڈگریاں ہیں' لیکن روح نکل گئی' اب یہ کس کام کے؟ ہاتھ ہلا نہیں سکتا' پاؤں سے چل نہیں سکتا' آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتا' کانوں سے سن نہیں سکتا' زبان سے بول نہیں سکتا' ہاتھ سے پکڑ نہیں سکتا۔ دماغ سے سوچ نہیں سکتا' دانتوں سے چبا نہیں سکتا' زبان سے ذائقہ چکھ نہیں سکتا' ناک سے سونگھ نہیں سکتا' اپنے بدن پر چھوٹی سی مکھی اور مچھر ہٹا نہیں سکتا' کیا ہوگیا؟ ایک روح ہی تو نکلی ہے۔

جسم اور روح کی مثال

بھئی! جسم کی مثال گاڑی اور روح کی مثال ڈرائیور' چار کروڑ کی گاڑی ہے' اس میں ہر طرح کے فنکشن ہیں' لگژری گاڑی ہے' سیٹیں بھی آرام دہ ہیں' ہائیڈرولک سسٹم ہے' پاور اسٹرنگ ہے' ٹائر بھی اچھے ہیں' سارے فنکشن بھرے ہوئے ہیں' لیکن اس میں ڈرائیور نہیں ہے۔

جسم کی فکر

ساری محنت جسم کے لیے' اسکول جسم کے لیے' کالج یونیورسٹی جسم کے لیے' ہسپتال جسم کے لیے' پارک جسم کے لیے' عدالتیں جسم کے لیے' کھانا جسم کے لیے' پہننا جسم کے لیے' اوڑھنا جسم کے لیے' انگوٹھی جسم کے لیے' کلاسیں جسم کے لیے' موبائل جسم کے لیے' پاؤڈر' کریم جسم کے لیے' روح پر ہم نے محنت ہی نہیں کی' اسی لیے شیطان ہر وقت ہم پر حاوی رہتا ہے' شیطان طاقت ور ہے' لیکن اتنا بھی نہیں کہ جتنا ہم نے اپنے آپ کو کم زور کیا ہوا ہے۔

بہترین مثال

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مثال دی' کہا کہ ایک آدمی جنگ کے لیے جارہا ہے' زرہ پہنی ہوئی ہے خود سر پر پہنا ہوا ہے' یعنی لوہے کی ٹوپی پہنی ہوئی ہے' تلوار ہاتھ میں ہے' ترکش میں تیر اور کمان ہاتھ میں ہے' اور تھوڑا سا کھانے پینے کا زادِ راہ اور توشہ ہاتھ میں ہے چلتا رہا چلتا رہا تھک گیا' جب تھکا تو اس نے اپنی زرہ اتاری اور کہا کہ یہ تو مجھ پر بوجھ ہے' تھوڑا اور چلتا رہا چلتا رہا پھر اور تھک گیا اور تلوار رکھ دی کہ یہ تو میرے اوپر بوجھ ہے' تھوڑا اور چلتا رہا تھک گیا ترکش اور کمان بھی رکھ دیے۔

اب یہ میدان جنگ میں پہنچا تو خالی ہاتھ نہ زرہ نہ خود نہ تلوار نہ ترکش و کمان ہے' یہ دشمن کے لیے تر نوالہ بن گیا' لڑ نہیں سکتا' فائٹ نہیں کر سکتا۔

اعمال میں کوتاہی کا نتیجہ

اپنا دفاع نہیں کر سکتا' اسی طرح ہم کہتے ہیں فجر پڑھنا بہت مشکل ہے' فجر میں نہیں پڑھ سکتا' باقی چار نمازیں میں پڑھ لوں گا۔ تراویح میں نہیں پڑھ سکتا' چونکہ افطار میں ہم اتنا کھاتے ہیں پہلے تو سحری میں ہم اتنا کھاتے ہیں کہ ہل نہیں سکتے' ڈکاریں آتی ہیں' تو ہم افطاری اتنی کرتے ہیں کہ معدے پر بوجھ آجاتا ہے تو تراویح پڑھنا ہمارے لیے مشکل' فجر میں اٹھنا ہمارے لیے مشکل' تہجد تو خوش نصیب لوگوں کو ملتی ہے' ذکر ہم نہیں کر سکتے' قرآن ہم ایک پاؤ پڑھتے ہیں تو نیند آجاتی ہے' بھائی تلاوت کو چھوڑ دیا' نماز کو چھوڑ دیا' ذکر کو چھوڑ دیا' تہجد کو چھوڑ دیا' ہم نے اپنے آپ کو کم زور کر دیا' اپنا اسلحہ اتار پھینکا' شیطان کو کہتے ہیں۔ آ بیل! مجھے مار۔

تو اس رمضان میں کچھ تیاری کر لیں بھائی! سرکش شیاطین کو قید کیا جاتا ہے' لیکن چھوٹے کھلے ہوتے ہیں' اور پھر شیطان نے گیارہ مہینے ہم پر اتنی محنت کی کہ اگر وہ رمضان میں چھٹی پر بھی چلا جاتا ہے تو اس کا کام ہم کرتے ہیں۔

رمضان کے چور

رمضان کے چور' آپ نے سنا ہے کبھی؟ ایک مال کا چور ہوتا ہے' ایک اے ٹی ایم کا چور ہوتا ہے' ایک کریڈٹ کارڈ کا چور ہوتا ہے' ایک ویب سائٹ اور آپ کے پیج کا چور ہوتا ہے' اور ایک رمضان کا چور ہوتا ہے۔

وقت کا چور ہے' رمضان میں ایک چور ٹی وی ہے یہ آپ کا وقت چوری

کرتا ہے' آپ کی روحانیت کو چوری کرتا ہے' ایک چور کرکٹ ہے' نائٹ ٹورنامنٹ کرواتے ہیں' میچ کھیلتے ہیں ساری رات' لوگ کہتے ہیں کرکٹ گناہ تو نہیں ہے' میں بھی کہتا ہوں گناہ تو نہیں ہے' لیکن رمضان کی قیمتی راتوں کو ذکر کی بجائے دعاؤں کی بجائے' تلاوت کی بجائے' اعتکاف کی بجائے' صدقہ و خیرات کی بجائے آپ کرکٹ میں گزارو' یہ گناہ ہے' یہ گناہ ہے' یہ گناہ ہے۔

یہ کرکٹ آپ کا چور ہے رمضان کا چور ہے' اسی طرح موبائل بھی چور ہے' تراویح ہوئی اور موبائل میں جو گھسے تو سحری کا وقت ہو گیا' پتہ ہی نہیں چلا' فیس بک چور ہے' یوٹیوب چور ہے' واٹس ایپ چور ہے' ٹی وی چور ہے' ڈرامہ چور ہے' فلمیں چور ہیں' میچ چور ہے' لیڈو گیم کھیلنا چور ہے' شطرنج کھیلنا چور ہے' تاش کے پتے کھیلنا چور ہے' ہوٹل میں بیٹھ کر ساری رات بدنظری کرنا یہ چور ہے' اور غیبت کرنا یہ چور ہے' ہمیں نہیں پتہ کہ اگلا رمضان بھی نصیب ہوتا ہے کہ نہیں؟ پچھلے رمضان میں ہمارے کتنے دوست' کتنے رشتے دار ہوں گے۔

جو اس سال ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں

وہاں پر کیا بہانے چلاؤ گے' ہمارا کاروبار تھا' اس رمضان کو نیکیوں کا سیزن بنانے کی بجائے کاروبار کا سیزن بنا دیا۔

کہتے ہیں جی! رمضان کا سیزن ہے' دن کو بھی دکان کھلی ہوئی ہے' اور رات کو بھی۔

یہ شیطان کا جال ہے' جس میں ہم پھنس چکے ہیں' جب مشین کے پرزے کو جو زنگ لگ جائے نا، تو پرزے شور کرتے ہیں' عقل کو جب زنگ لگ جائے نا، تو زبان فضول بولتی ہے' شور کرتی ہے۔

انسان کے یقین کا عجیب حال

انسان اتنا عجیب ہے کہ دعا کے وقت سمجھتا ہے کہ اللہ قریب ہے۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ ﴿سورۂ بقرہ:۱۸۶﴾

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿سورۂ ق:۱۶﴾

دعا کے وقت سمجھتا ہے کہ اللہ قریب ہے اور گناہ کے وقت سمجھتا ہے کہ اللہ دور ہے۔ گناہ کے وقت مخلوق کی طرف کھلنے والے سارے دروازے بند کر دیتے ہیں' اللہ کی طرف کھلنے والا دروازہ کوئی بند نہیں کر سکتا۔

ثابت قدمی کی ضرورت

جب ہم بارش میں باہر نکلتے ہیں کیچڑ ہو' پانی زیادہ ہو تو پھسلن ہوتی ہے اور جب پھسلن زیادہ ہو تو چلنا مشکل ہوتا ہے' تو وہاں ہم کیا کرتے ہیں؟ قدم جما کر رکھتے ہیں کہ گر نہ جاؤں' تو جب پھسلن زیادہ ہو تو قدم جما کر رکھتے ہیں اور اوپر چھتری پکڑتے ہیں کہ نہ اوپر سے کچھ ہو اور نہ نیچے سے، میں پھسل نہ جاؤں، ارے اس گناہ اور فتنوں کے زمانے میں پھسلن زیادہ ہے' بے پردگی زیادہ ہے' فحاشی زیادہ ہے' عورتیں بازاروں میں گھومیں گی، رمضان آئے گا، ساری رات عورتیں بازاروں میں گھومیں گی۔

رمضان کی آمد سے پہلے سب سے پہلا کام

رمضان آرہا ہے خدا کے لیے، سب سے پہلا کام یہ کرو کہ آج کل میں شاپنگ کر لو' بولو رمضان میں شاپنگ نہیں کرنی' ابھی چیزیں سستی بھی ملیں گی اور رش بھی نہیں ہوگا۔

دوسرا کام

دوسرا کام یہ کہ رمضان میں بازاروں میں نہ جاؤ

اپنی عورتوں کو بازاروں میں بالکل نہ بھیجو' آپ اپنی عورتوں کو بھیج کر لوگوں کو گناہ کی دعوت دیتے ہو' بازاروں میں کیا ہوتا ہے آپ کو مجھ سے زیادہ پتہ ہے' خود بھی بازاروں میں اور گھر والوں کو بھی چھوٹ دی ہوئی ہے' گھومو، آج چوڑیاں لانی ہیں اور کل سینڈل لانی ہے، اور پرسوں کپڑے لانے ہیں' اور پھر کہتے ہیں جی! بہت تھک گئی ہوں' لیکن میری شاپنگ پوری نہیں ہوئی' آپ بھی کہتے ہیں کہ جی! بے چاری بہت تھک گئی ہے' کل پھر چلی جانا۔

تو یہ سب ایک سازش ہے' فتنہ ہے' عورتوں کا مسجد میں آنا منع کر دیا' فتنہ کا زمانہ ہے' عورتوں کو مسجد میں آنے سے اور قبرستان میں جانے سے منع کر دیا گیا کیوں؟

خطرناک سازش

اس لیے کہ فتنہ کا زمانہ ہے او بازار جا سکتی ہے کیوں؟ وہ تو فتنوں کا گڑھ ہے' وہاں پر جا رہی ہے' اور پھر یہ عورتیں دکان دار سے کس طرح بات کرتی ہیں اور دکان دار ان سے کس طرح بات کرتا ہے؟ بھئی میں کوئی انوکھی تو نہیں سنا رہا، ان ہونی بھی نہیں سنا رہا، بلکہ حقیقت بتا رہا ہوں۔

تو اس رمضان میں ان چوروں سے بھی بچنا ہے' ہم کہتے ہیں نا گینگ وار، پرچی والے چور آتے ہیں رمضان میں۔ ان چوروں سے ڈرتے ہو، ان چوروں کی فکر نہیں۔ اللہ اکبر کبیرا۔

اسبابِ دنیا سے محبت

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں' ترکی میں ان کی قبر ہے' الحمدللہ اس سفر میں ان کی قبر پر بھی حاضری تھی' یہ وہ صحابی ہیں جو شام کے بازار میں گئے' لوگ کاروبار میں لگے ہوئے ہیں' تجارت میں مشغول ہیں' کام میں لگے ہوئے ہیں' انہوں نے چوک میں جا کر اعلان کر دیا۔

اے شام والو!

مَالِیْ اَرَاکُمْ تَجْمَعُوْنَ مَالَا تَاْکُلُوْنَ

شام والو! تمہیں کیا ہوگا تم وہ چیزیں جمع کرتے ہو جس کو کھا نہیں سکتے' سونے چاندی کو جمع کرتے ہو' جس کو کھا نہیں سکتے۔

تَبْنُوْنَ مَالَا تَسْکُنُوْنَ فِیْهَا

وہ گھر بلڈنگیں بناتے ہو جس میں قیامت تک تم نے رہنا نہیں ہے۔

تُؤْمِلُوْنَ مَالَا تَبْلُغُوْنَ

اتنی لمبی لمبی اُمیدیں ہیں جو کبھی پوری نہیں ہوں گی۔ امیدوں کو پورا کرتے کرتے تم پورے ہو جاؤ گے امیدیں باقی رہیں گی۔

سابقہ قوموں کی کیفیت

تم سے پہلے بھی لوگوں نے بڑا مال جمع کیا تھا' قارون اپنے خزانے سمیت زمین میں دھنسا دیا گیا تھا' تم سے پہلے قوم ثمود نے صنعت و حرفت اور انجینئرنگ کی ایسی مثال قائم کی' پہاڑوں کو تراش کر گھر اور قلعے بنائے تھے' آج وہ قلعے موجود ہیں بنانے والے چلے گئے' تم سے زیادہ قوم عاد نے اپنے جسم پر محنت کی تھی ان کا دعویٰ تھا۔

مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً

ہم سے زیادہ طاقت ور کون ہے، آج وہ قبروں میں ہے ان کی ہڈیاں کھوکھلی ہو چکی ہیں' بوسیدہ ہو چکی ہیں' ریت کے ذرات میں مل چکی ہیں' آج ان کا نام و نشان تک باقی نہیں ہے' نمرود نے بھی خدائی کا دعویٰ کیا تھا' فرعون نے بھی:

اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾

کا نعرہ لگایا تھا' ابوجہل کو بھی اپنے لشکر پر ناز تھا' آج سب زمین تلے دفن ہو گئے۔ اللہ اکبر کبیرا

زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے

یہ دنیا فانی ہے اس دنیا سے سب کو جانا ہے

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بازار میں جا کر شام والوں کو جگایا تھا آج ان کے محلات کھنڈرات بن گئے' آج ان کا مال ہلاک ہو گیا اج ان کی جوانیاں خاک میں مل گئیں' آج ان کی امیدیں خاک میں مل گئیں' تم بھی مرنے سے پہلے مرنے کی تیاری کرو۔

سنّت کی برکت

عزیزان گرامی!

ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر آئے وہ لے گئی تھیں ناں دودھ پلانے' تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں آئے' بکریوں کے تھن خشک تھے' اس میں دودھ نہیں تھا' تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے وہ تھن دودھ سے بھر

گئے تھے' گھر میں روشنی آ گئی تھی' بلکہ پورا علاقہ چمک اٹھا تھا' آج بھی جس گھر میں حضور ﷺ کی سنت آئے گی وہ علاقہ چمک اٹھے گا، اس گھر میں برکت آئے گی۔

جسم سے روح نکل جائے تو اس جسم سے بدبو آتی ہے' روح نکل جائے' 24 گھنٹے گزر جائیں مردہ کے ساتھ کوئی بیٹھ نہیں سکتا' جان چھڑکنے والی بیوی کہتی ہے اس کو قبر میں لے جاؤ' محبت کرنے والا بیٹا' جس بیٹے کے لیے یہ دھوپ کی تپش برداشت کرتا رہا، اس کی خوشی کے لیے خون پسینہ بہاتا رہا، آج بیٹا کہتا ہے، میت کو جلدی نکالو، وہ دوست جس کے لیے یہ ساری رات جاگتا تھا وہ دوست بھی ہاتھ لگانے کو تیار نہیں' ایک گھنٹہ کے لیے بیٹھنے کو تیار نہیں' کفن کو ہاتھ لگانے کو تیار نہیں' بعض لوگ مردے کو نہلانے سے ڈرتے ہیں' یہ میرا باپ ہے' میں نہیں نہلا سکتا' یہ میرا بھائی ہے میں نہیں نہلا سکتا۔

ارے بھائی!

ہمارے ساتھ بھی یہی کچھ ہونے والا ہے' اس لیے مرنے سے پہلے مرنے کی تیاری کر لو' جسم سے روح نکلتی ہے' جسم سے بدبو آتی ہے' جس زندگی سے اللہ کا حکم اور نبی کا طریقہ نکلتا ہے اس زندگی سے بدبو آتی ہے' یہ بدبودار ہوتا ہے' یہ متعفن ہوتا ہے' یہ گندا ہو جاتا ہے۔

دنیا ایک امتحان گاہ

یہ دنیا ایک امتحان گاہ ہے' تین گھنٹہ کا پرچہ ہوا ہے' دس سوالات ہوتے ہیں' آپ کو پیاس لگتی ہے آپ تقاضے کو دباتے ہو' پانی پینے جاؤں گا وقت ضائع ہوگا' پیپر کے بعد پی لوں گا' آپ کو واش روم جانا ہے آپ تقاضے کو

دباتے ہو' واش روم جاؤں گا' وقت ضائع ہوگا امتحان کے بعد چلا جاؤں گا' آپ کو دوست کی کال آتی ہے آپ (Attend) نہیں کرتے ہو' بات کروں گا تو وقت ضائع ہوگا' امتحان کے بعد بات کرلوں گا۔

یہ دنیا بھی امتحان گاہ ہے (Examination) ہال ہے' کمرہ امتحان ہے' گھر میں دفتر میں یا دکان میں جو جہاں ہے تو امتحان میں ہے' یہ دنیا مستعار ہے' استری خراب ہوجائے تو آپ پڑوسی سے ایک گھنٹہ کے لیے استری ادھار لیتے ہو تو عورت استری گھر لا کر سو نہیں سکتی اس کو پتہ ہے کہ ایک گھنٹہ ہے' اس ایک گھنٹہ میں جتنا نفع اٹھا سکتی ہوں اٹھا لوں' جتنے کپڑے پریس کر سکتی ہوں' کرلوں' یہ دنیا ادھار ہے' مستعار ہے' عارضی ہے' (Limited) ہے' ختم ہونے والی ہے' فنا ہونے والی ہے' چلی جانے والی ہے' بھاگنے والی ہے داغ مفارقت دینے والی ہے، بے وفا ہے۔

نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہوجائے

مرنے سے پہلے مرنے کی تیاری کریں، اس رمضان کا شیڈول بنا کر، اصول بنا کر ایسا رمضان گزاریں کہ اگر اگلا رمضان نصیب نہ بھی ہو تو یہ ہمارے لیے نجات کا ذریعہ بن جائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اللہ کا قرب کیسے حاصل ہو؟

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع و ترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- .....جمعۃ الوداع غم کا موقعہ۔
- .....رمضان میں ہماری اصل کوتاہی۔
- .....اللہ کے مقرب ہونے کا مطلب اور مقرب لوگ۔
- .....ادب کا مطلب اور اہمیت اور ہماری بے ادبیاں۔
- .....مقدار اور گنتی کے بجائے کیفیت کی فکر رکھیں۔
- .....علم نافع کیا ہے؟ حکمت و دانائی کی ضرورت
- ..... چوبیس گھنٹے کی عبادت اور ضرورتِ عزم۔
- .....ضابطے اور رابطے میں فرق۔
- .....محروم القسمت لوگ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾

﴿ سورۂ مطففین: ۲۸ ﴾

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾

﴿ سورۂ قٓ: ۱۶ ﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ عَبْدِيْ بِا النَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

محمد کی غلامی دین کی شرط اول ہے
ہو اسی میں اگر کچھ خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
کی محمد سے وفا نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں
نہ دنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے
یہاں ایسے رہے کہ ویسے رہے
وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید، کی دو آیات تلاوت کیں اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفی، احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی ہے۔

جمعۃ الوداع غم کا موقعہ

رمضان المبارک کا یہ آخری جمعہ ہے عرف میں اس کو جُمُعَۃُ الوداع کہا جاتا ہے، رخصت ہوجانے والا، رخصت کر دینے والا جمعہ، شاید ہم جیسے کمزور ایمان والوں کو عید کے آجانے پر خوشی محسوس ہورہی ہو، لیکن درحقیقت یہ غم اور افسوس کا مقام ہے اور وجوہ سے، ایک اس لیے کہ یہ مبارک ساعۃ اور یہ مبارک گھڑیاں ہم سے رخصت ہوجائیں گی اور دوسرا اس لیے بھی افسوس ہوا کہ اس

رمضان المبارک کا حق ہم ادا نہ کر سکے، اس رمضان المبارک کی کما حقہ ہم قدر نہ کر سکے، اس رمضان المبارک میں اللہ کو ہم راضی نہ کر سکے، اس رمضان المبارک میں جنت کا حصول ہم سے نہ ہو سکا، انتیس شعبان کو جب رمضان کا چاند نظر آیا تھا ہم جہاں کھڑے تھے آج بھی وہیں کھڑے ہیں۔

مثال سے وضاحت

ایک مریض ڈاکٹر کے پاس چلا جائے اور ڈاکٹر سے کہے مجھے فلاں فلاں بیماری ہے، وہ اس کو ایک مہینہ کی دوا دے ،ایک مہینہ بعد مریض پھر آئے اور کہے ڈاکٹر صاحب مجھے کوئی افاقہ نہیں ہوا، مجھے ذرہ برابر بھی فائدہ نہیں ہوا، اب اس کا مطلب یہ ہوا کہ یا تو ڈاکٹر کی دوا غلط تھی یا تشخیص غلط تھی، اس نے مرض کو صحیح Dignose نہیں کیا، اور یا دوا تو ٹھیک تھی، لیکن اس نے طریقہ استعمال میں کمی پیشی کی ،جو دو ٹائم لینی تھی وہ چار ٹائم لے لی،اور جو چار ٹائم لینی تھی وہ ایک ٹائم لے لی۔ یا دوا بھی ٹھیک تھی، استعمال کا طریقہ بھی ٹھیک تھا ،کورس بھی اس نے پورا کیا، لیکن پرہیز نہیں کیا ،شوگر کا مریض تھا، مٹھائیاں کھاتا رہا ،چینی کھاتا رہا، حلوے کھاتا رہا، تو ظاہری بات ہے اس مریض کو فائدہ نہیں ہوگا۔

ایک لطیفہ

شوگر پر ایک لطیفہ یاد آیا کہ ایک شخص کو بڑی ہائی شوگر تھی ،تو وہ کسی دعوت میں چلا گیا اور دستر خوان پر دنیا جہاں کی نعمتیں تھیں، وہ دیکھ کر بے قابو ہوگیا۔ جیسے افطاری کے وقت ہم بے قابو ہو کر دستر خوان پر اور کھانے پر ٹوٹ پڑتے ہیں تو وہ بھی بے قابو ہوگیا اور حلوہ اور کسٹرڈ اور شربت اور مٹھائی اور ساری چیزیں کھا گیا اور آخر میں کہنے لگا آج میں نے شوگر کے اوسان خطا کر دیے

ہیں، شوگر بھی کیا یاد رکھے گی۔

رمضان میں ہماری اصل کوتاہی

تو میرے محترم دوستو! بھائیو! بزرگو!

اس رمضان المبارک کے اندر جو دوا اللہ نے دی تھی روزے کی، وہ بالکل ٹھیک تھی، ہم نے وہ دوا استعمال بھی کرلی اور روزے بھی رکھ لیے، لیکن پرہیز نہیں کیا، غیبت سے، چغلی سے۔ حسد سے، کینہ سے، بغض سے، بدنظری سے، غلط سننے سے۔ غلط بولنے سے، غلط سوچنے سے، غلط پکڑنے سے، غلط جگہوں کی طرف جانے سے، ان سے ہم نے پرہیز نہیں کیا، تو ہمیں روزے کا مقصد حاصل نہیں ہوا، روزہ کی روحانیت نصیب نہیں ہوئی، روزے کی نورانیت نصیب نہیں ہوئی، لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ، کا ہم مصداق نہیں بنے۔

ہمارا جمود

تو افسوس اس بات پر ہے کہ انتیس شعبان کو ہم جہاں کھڑے تھے آج بھی وہیں پر کھڑے ہیں، ہمارے ایمانی Level میں اضافہ نہیں ہوا، ہماری ایمانی کیفیت میں بڑھوتری نہیں آئی، گناہوں سے ہم نے توبہ نہیں کی۔

بقیہ رمضان سونا ہے

میرے محترم دوستو! یہ جو رمضان چلا گیا آج پچیسواں روزہ ہے

اَكْثَرُ الرَّمَضَانِ ذَهَبَ وَالْبَاقِي مِنْهُ ذَهَبٌ

ذَهَبَ کا مطلب ہے چلا گیا، اور ذَهَب کا مطلب ہے سونا Gold

اَكْثَرُ الرَّمَضَانِ ذَهَبَ وَالْبَاقِي مِنْهُ ذَهَبٌ

اکثر رمضان چلا گیا جو تھوڑا باقی ہے یہ سونا ہے یہ Gold ہے، یہ قیمتی ہیرا ہے، اس کو ہم قیمتی بنالیں۔

اعمال کا دارومدار

حدیث پاک میں ایک جگہ تو یوں آتا ہے کہ

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔ بخاری شریف کی پہلی حدیث یہ ہے۔

اور ایک حدیث میں یوں آتا ہے کہ

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ

کہ اعمال کا دار و مدار خواتیم پر ہے، میم آخر میں کہہ رہا ہوں، خواتین نہیں سمجھنا۔ لوگوں نے اعمال کا دار و مدار بھی خواتین کو بنالیا ہے، دعوت جب کرے گا جب گھر والی کو راضی کرے، صدقہ خیرات یا تو بیوی سے چھپ کر دے گا یا جھگڑا کر کے دے گا۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ

اعمال کا دار و مدار خاتمہ پر ہے اگر ہمارے رمضان کا خاتمہ اچھا ہوجائے۔

تو تیرے کرم سے ہے کریم کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ تھی تیرے یہاں کمی نہیں

اس کی رحمت تو معاف کرنے کے بہانے ڈھونڈتی ہے تو وہ اللہ ہمیں معاف کردے گا۔

اللہ کے مقرب اور محبوب

میں نے جو آپ کے سامنے آیت پڑھی پہلی آیت چھبیسواں پارہ سورہ ق کہ اللہ فرماتے ہے ہم انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

اور دوسری آیت وہ

عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿ سورۂ مطففین: ۲۸ ﴾

سورۃ مطففین میں ہے کہ ایسا چشمہ ہوگا قیامت کے دن کہ جس سے نیک لوگ پانی پئیں گے، مقربین پانی پئیں گے، جنہیں اللہ کا قرب حاصل ہوگا وہ پانی پئیں گے۔

اور حدیث پاک میں سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان ہے کہ بندہ نوافل کے ذریعے سے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے، میرے قریب آتا رہتا ہے، یہاں تک اللہ فرماتے ہے کہ میں اس سے محبت شروع کر دیتا ہوں۔

لفظ مقرب

یہ جو مقرب کا لفظ ہے نا، قریب ہونا، قرابت، یہ جب انسان اس کو اپنا آپ سمجھ لے یعنی میں تو بن جاؤں تو میں بن جائے، اگر میں جان ہوں تو اس میں روح ہے، اگر میں جسم ہوں تو تو اس کے اندر روح ہے، اتنا ہم آپس میں مل جائیں، قریب ہو جائیں کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ الگ ہے اور یہ الگ ہے۔ تو یہ قرابت کیسے ملے گی؟ حدیث پاک میں فرمایا اللہ اس کو اپنا مقرب بنائیں گے اللہ اس کو اپنا قریب کریں گے جو نوافل کے ذریعے سے اللہ تک پہنچنے کی کوشش کرے گا۔

اللہ کے قرب کا مطلب

اور کتنا قریب ہوں گے کہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اس کی آنکھ بن کر دیکھوں گا، میں اس کے کان بن کر سنوں گا، میں اس کے ہاتھ بن کر پکڑوں گا، میں اس کے پاؤں بن کر چلوں گا، اتنا اللہ پاک قریب بنالیں گے۔ فرعون نے بھی جب موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں جادوگروں کو بلایا تو انہیں کہا کہ تم موسیٰ سے مقابلہ کرو اگر تم غالب آگئے تو تمہیں انعام بھی بہت ملے گا۔

اِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ

تم میرے مقرب بن جاؤ گے، تم میرے قریب ہوجاؤ گے۔

ادب کی اہمیت اور مطلب

تو میرے محترم دوستو! بھائیو! بزرگو!

یہ جو اللہ کا قرب ہے یہ کیسے حاصل ہوگا سب سے بنیادی چیز ادب

اَدِّبُوا النَّفْسَ اَيُّهَا الْاَصْحَابِ

اے لوگوں اپنے نفس کو ادب سکھلاؤ

اَلدِّيْنُ كُلُّهُ اَدَبٌ

دین ٹوٹل ادب کا نام ہے۔

ادب کیا ہے کہ انسان اپنے اللہ اور رسول کی منشاء کے مطابق ہر کام کرے، موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے کوہ طور پر بلایا، اب کوہ طور ظاہر ہے کہ اس وقت مسجد تو نہیں تھی لیکن اللہ نے حکم دیا

فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ

اے موسیٰ اپنے جوتے اتارو

إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۲﴾ (سورۂ طٰہٰ: ۱۲)

تو ایک مقدس مقام پر ہے علماء نے اس سے نکتہ نکالا کہ کسی بھی مقدس جگہ میں جا کر جوتے اتارنا ادب ہے پیغمبروں کی سنت، اللہ کی منشاء ہے۔

ہماری بے ادبیاں

اب بہت سے لوگ حرم کے اندر، حرم کی حدود میں، جوتوں سمیت گھوم رہے ہوتے ہیں اور کہتے ہے کہ عرب بھی تو جوتے پہن کر گھومتے ہیں۔ بہت سے لوگ حرم میں ٹانگیں کعبہ کی طرف پھیلا کر بیٹھ جاتے ہیں، کہتے ہیں جی یہ لوگ بھی تو ایسا کرتے ہیں۔ بہت سے لوگ قرآن کو سر کے نیچے تکیہ بنا کر حرم میں سوئے ہوئے ہوتے ہیں، کہتے ہیں جی دنیا بھی تو ایسا کرتی ہے۔ عورتیں حجر اسود کا بوسہ لینے کے چکر میں مردوں کے ساتھ اختلاط کرتی ہیں، مردوں کے ساتھ Tuch ہوتی ہیں، ان کا دوپٹہ سرک جاتا ہے، ان کے کپڑے بعض اوقات پھٹ جاتے ہیں اور وہ بوسہ لیکر سمجھتی ہیں میں نے بہت بڑا کام کیا، حالانکہ اس نے حرم میں بہت بڑا گناہ کیا ہے۔

حجر اسود کا بوسہ

حجر اسود کا بوسہ لینا سنت ہے فرض تو نہیں ہے، اسی لیے تو کہا کہ جب رش ہو تو کوئی قریب نہیں جاسکتا تو دور سے استلام کرے اور مسلمان کو تکلیف دینا حرام ہے۔ بوسہ لینا سنت ہے اور مرد اور عورت کا آپس میں اختلاط حرام، تو ایک سنت کے چکر میں کئی حرام ہو رہے ہیں یہی تو وجہ ہے کہ دس حج کئے ہیں 20 عمرے کیے ہیں لیکن حاجی صاحب اندر سے خالی ہے۔

كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ۔ ﴿سورۂ جمعہ:۵﴾

اس کو پتہ ہی نہیں ہے۔

حضرت شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ اصلاح

شاہ حکیم اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جو شیخ تھے شاہ عبد الغنی پھول پوری رحمۃ اللہ علیہ ان کی خدمت میں ایک شخص آیا اور کہا حضرت! حج پر جارہا ہوں، حضرت نے پوچھا کون سا حج ؟ کہنے لگا وہ جہاں پر کعبہ ہے۔حضرت نے پوچھا کونسا کعبہ،تو اب تربیت کر رہے ہیں۔اس نے کہا حضرت جو بیت اللہ ہے، اللہ کا گھر ہے، حضرت نے کہا اچھا کسی کے گھر جارہے ہو؟ کہا جس کے گھر جارہے ہو اس سے کوئی رابطہ ہے یا نہیں؟ اس سے کوئی تعلق ہے یا نہیں؟ اس کے مزاج اور منشاء کا کچھ پتا ہے یا نہیں؟ کہ وہ راضی کس سے ہوتا ہے، ناراض کس سے ہوتا ہے۔کہا حضرت یہ تو پتا نہیں۔کہا ایک سال میری صحبت میں رہو، خانقاہ میں رہو، پھر چلے جانا۔ پہلے بھی اس نے حج کیے تھے، اس نے کہا ٹھیک ہے، ایک سال حضرت کی صحبت میں رہا، تربیت ہوئی، اصلاح ہوئی، ایک سال کے بعد حج پر چلا گیا۔واپس آیا حضرت نے پوچھا پہلے کے حج اور اب کے حج میں کیا فرق پایا ؟ کہنے لگا پہلے جا کر دیواروں کے چکر لگاتا تھا اب تجلیات الٰہی کے چکر لگا رہا تھا، تو یہ ادب بہت بڑی چیز ہے۔

مقدار کی بجائے کیفیت کی فکر رکھیں

میں کل بھی ساتھیوں کو بتا رہا تھا کہ بہت سے لوگ کہتے ہیں جس نے زیادہ طواف کیے وہ جنتی ہوگیا، زیادہ طواف کرے گا، ایک کو کہنی ماری، ایک کو ٹکر ماری، اس کو بائی پاس کیا، اس کو کراس کیا، اس کو لات لگی، بدنظری ہوئی

اور عورت سے Touch ہوا اور رات کو کمرے میں آکر کہتا ہے تو نے کتنے طواف کیے؟ میں تو 10 طواف کر کے آرہا ہوں۔ اگلا کہتا ہے یار میں تو 15 کروں گا، اس طواف میں تم نے اللہ کو راضی کیا یا ناراض کیا؟ اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچایا یا نقصان پہنچایا؟ اگر تمہارے ذہن، دل و دماغ میں اس وقت یہ استحضار تھا کہ میں کہاں ہوں، کیا کر رہا ہوں، کون مجھے دیکھ رہا ہے۔

بیت اللہ سے زیادہ عبد اللہ کی عزت و حرمت

میرے محترم دوستو! بھائیو! بزرگو!

ایک اللہ والے فرمانے لگے کہ حج پر جاتے ہو طواف بھی کرتے ہو، صفا مروہ کی سعی بھی کرتے ہو، زمزم کا پانی بھی پیتے ہو، حجر اسود کے بوسے بھی لیتے ہو، رکن یمانی کو ہاتھ بھی لگاتے ہو، حطیم میں نوافل بھی پڑھتے ہو، منیٰ میں شیطان کو کنکر بھی مارتے ہو، عرفات میں دعائیں بھی مانگتے ہو، قربانی بھی کرتے ہو، حلق بھی کرواتے ہو، طواف زیارت بھی کرتے ہو، غلاف کعبہ پکڑ کر روتے بھی ہو، لیکن پھر اپنے ملک جا کر غریب کا گریبان پکڑ کر رلاتے ہو، پڑوسی کا گریبان پکڑ کر رلاتے ہو، تو میں تمہارا غلاف کعبہ پکڑ کر رونا دیکھوں یا گریبان پکڑ کر رلانا دیکھوں، میں نے پہلے بھی کہا تھا پوری کائنات کا خلاصہ دو چیزیں ہیں ایک بیت اللہ، دوسری عبد اللہ، یہ عبد اللہ اللہ کو بیت اللہ سے زیادہ پیارا ہے، آپ نے طواف کے دوران عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہی نکتہ سمجھایا کہ ایک مسلمان کی عزت اور حرمت اللہ کو بیت اللہ سے زیادہ پیاری ہے، تو تم اس بیت اللہ کے چکر لگاتے ہو اور اس عبد اللہ کو چکر دیتے ہو مغفرت کیسے ہوگی؟ وہاں کعبہ کے چکر لگ رہے ہیں یہاں عبد اللہ کو چکر دیے جا رہے ہیں۔

بہت بڑی دولت

تو ادب بہت بڑی دولت ہے، بہت بڑی نعمت ہے، ایک ادب آجائے سیدھا جنت میں داخلہ ہے اور ادب سے کیا ہوگا ؟ادب سے علم نافع آئے گا۔

پہلے ادب پھر علم

علماء نے نکتہ بتایا کہ سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان ہے

اَدَّبَنِی رَبِّی فَاَحْسَنَ فِی تَادِیبِی ثُمَّ عَلَّمَنِی رَبِّی

کہ میرے رب نے مجھے ادب سکھایا، پھر علم سکھایا،

علم تو بہت ہے، معلومات تو بہت ہیں، لیکن ادب نہیں ہے، تو ادب آئے گا پھر علم آئے گا اور علم آئے گا تو اس پر عمل کی توفیق ملے گی۔

علم نافع کیا ہے؟

حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علم نافع وہ نور ہے کہ جب حاصل ہوجائے تو اس پر عمل کیے بنا چین نہ آئے، جب تک آدمی اس پر عمل نہیں کرتا بے چین رہتا ہے اور عمل آنے کے بعد پھر اللہ حکمت نصیب کریں گے۔

وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ ﴿سورہ بقرہ: ۲۶۹﴾

جس کو حکمت دے دی گئی اس کو ساری خیریں نصیب ہوگئیں۔

حکمت و دانائی کی ضرورت

اسی لیے قرآن میں اللہ کریم کا اعلان ہے

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ ﴿سورہ نحل [redacted]﴾

اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت کے ساتھ،

ڈاکٹر ہے اس کو سمجھانے کا انداز الگ ہوگا، ایک مزدور، کسان ہے اس کو سمجھانے کا انداز الگ ہوتا ہے، اور ایک طالب علم ہے اس بات کرنے کا انداز الگ ہوگا، ایک آدمی بھوکا ہے اس کے سامنے لمبی تقریر شروع کرو گے تو بدظن ہو جائے گا، ایک آدمی ٹینشن میں ہے اس کا راستہ روک کر اس کو دعوت دو گے تو متنفر ہو جائے گا ،ایک آدمی سر پر بوجھ اٹھا کر جارہا ہے آپ نے روک کر صوفیانہ طریقے سے اس کو دعوت شروع کردی وہ کہے گا اس بوجھ سے تو یہ بوجھ بڑا ہے، ایک آدمی اپنی فیملی کے ساتھ جارہا ہے اور آپ اس سے مسائل پوچھنے لگ جائیں یہ صحیح نہیں ہے ،حکمت سیکھنی چاہیے کہ کس سے بات کرنی ہے، کیا بات کرنی ہے، کتنی دیر بات کرنی ہے۔

اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُم

لوگوں کو ان کی حیثیت کے مطابق مقام دو پھر

كَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰى قَدْرِ عُقُولِهِمْ

لوگوں سے ان کی عقل کے مطابق بات کرو۔

حکمت کی اہمیت

تو میں عرض کر رہا تھا ادب آئے گا تو علم آئے گا، علم نافع آئے گا تو عمل کی توفیق ملے گی، عمل ہوگا تو اللہ حکمت کی دولت سے نواز دیں گے، حکمت جسے مل گئی ساری خیریں اس کو مل گئیں، حکمت کے بعد زہد نصیب ہوگا۔

زہد کا مطلب

زہد کہتے ہیں دنیا سے بے رغبت ہونا، زہد کا مطلب ترک دنیا نہیں ہے،

ترک لذت دنیا ہے، زہد کا مطلب دنیا کو چھوڑنا نہیں ہے، زہد کا مطلب دنیا کی رنگینیوں میں کھو کر اللہ سے غافل ہونا یہ غلط ہے، آپ دنیا میں رہیں مگر دنیا آپ کے دل میں نہ اترے۔

دنیا میں ہوں دنیا کا طلب گار نہیں ہوں
بازار سے گزرا ہوں خریدار نہیں ہوں

زہد کی مثال

علماء نے لکھا ہے جس طرح کشتی پانی کے بغیر نہیں چلتی، پانی ہوگا تو کشتی چلے گی، لیکن اگر یہ پانی کشتی کے اندر آ گیا تو یہ کشتی ڈوب جائے گی، یہ دنیا کی محبت جب دل میں اترے گی تو ایمان کی کشتی ڈوب جائے گی اور سب سے بڑا عقل مند وہی ہے جو دنیا سے بے رغبتی اختیار کرلے، دنیا سے کنارہ کش ہو جائے۔

فقہی مسئلہ اور عقلمند شخص

فقہاء نے یہ مسئلہ لکھا ہے کہ ایک آدمی مرتے وقت وصیت کرے کہ میرے مرنے کے بعد میرا مال کسی عقلمند کو دے دیا جائے، اگر آج کل کے وکیل کے پاس کوئی آجائے تو وہ کہے گا کسی انجینئر کو دے دو، کسی ڈاکٹر کو دے دو، کسی سائنٹسٹ کو دے دو، کسی اینکر کو دے دو، کسی اسکالر کو دے دو، کسی مال دار بزنس مین کو دے دو، ہم تو عقلمند ان کو سمجھتے ہیں لیکن فقہاء نے مسئلہ لکھا ہے اگر کوئی مرتے وقت وصیت کرے کہ میرا مال کسی عقلمند کو دو تو اس کا مال زاہد کو دیا جائے گا، جو دنیا سے بے رغبتی اختیار کر چکا ہے، آخرت کی طرف اپنی توجہ کو موڑ چکا ہے۔

ایک اللہ والے کی عجیب زندگی

ایک اللہ والے کے پاس ایک شخص حاضر ہوا کہنے لگا حضرت! مجھے یہ سمندر اور دریا پار کرنا ہے اور کشتی کوئی نہیں ہے میں کیا کروں، حضرت فرمانے لگے اس سمندر کے پاس جاؤ اور یوں کہو اے اللہ، میں اس آدمی کا واسطہ دیتا ہوں جو آج تک اپنی بیوی کے قریب نہیں گیا اور اس آدمی کا واسطہ دیتا ہوں جس نے آج تک کھانا نہیں کھایا، اس آدمی کا واسطہ دیتا ہوں جس نے آج تک اچھا لباس نہیں پہنا کہ آپ مجھے یہ دریا پار کروا دیں۔ تو وہ شخص بڑا حیران ہوا، اس نے کہا حضرت ایسا دنیا میں کون سا شخص جو پوری زندگی بیوی کے قریب نہ جائے پھر شادی کیوں کی، پوری زندگی وہ کھانا نہ کھائے تو وہ زندہ کیسے رہے، پوری زندگی وہ اچھا لباس نہ پہنے پھر فائدہ کیا ہوا، حضرت فرمانے لگے میں کبھی بھی بیوی کے پاس اپنی مرضی سے نہیں گیا، اس لیے گیا سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان ہے۔

اِنَّ لِزَوجِكَ عَلَيكَ حَقًّا

تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے

میں اس پر عمل کرنے کی نیت سے گیا آج تک میں نے کھانا اپنی خواہش کیلئے نہیں کھایا آقا ﷺ کا حکم تھا

وَلِنَفسِكَ عَلَيكَ حَقًّا

تیرے نفس کا تجھ پر حق ہے اسی لیے کھایا

آج تک میں اپنی مرضی کیلئے نہیں سویا، اس لیے سویا کہ آقا ﷺ کا فرمان ہے:

وَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا

تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے اس کو آرام دو

آج تک میں نے کوئی نیا لباس اپنے لیے نہیں پہنا اللہ کا حکم ہے

خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ﴿سورہ اعراف:۳۱﴾

جب مسجد جاؤ تو اپنا خوبصورت لباس زیب تن کر کے جاؤ

یہ قرآن کا حکم ہے۔

چوبیس گھنٹے کی عبادت

اسی لیے جب ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کی عبادت کا ڈے کون سا ہے؟ یہودیوں کا عبادت ڈے ہفتہ ہے، عیسائیوں کی عبادت کا دن اتوار ہے، تو مسلمانوں سے پوچھا آپ کی عبادت کا دن کون سا ہے؟ وہ کہنے لگے کہ ہم تو ہر دن عبادت کرتے ہیں۔ پوچھا آپ کی عبادت کا ڈیوریشن کیا ہے، آپ کتنی دیر، کتنے گھنٹے عبادت کرتے ہیں؟ وہ کہنے لگا ہم تو 24 گھنٹے عبادت کرتے ہیں۔ اس نے کہا یہ کیسی بات ہوئی، تم کھاتے نہیں، پیتے نہیں، پہنتے نہیں، کاروبار نہیں کرتے، بیوی بچے نہیں ہیں؟ کہا سب کچھ ہے، لیکن ہم جو بھی کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر کرتے ہیں وہ عبادت ہوجاتا ہے۔

نقش قدم نبی کے ہیں جنت کے راستے

اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

ابھی سے عزم کریں

تو ہم جتنے کام بھی کریں، سنت کے مطابق کریں، اس رمضان میں ہم عزم

کریں، اس اعتکاف میں ہم عزم کریں کہ ابھی سے آج سے نہیں، کل سے نہیں، بلکہ ابھی سے یہ عزم کریں کہ آج کے بعد ہم کیسا لباس پہنیں گے؟ آج کے بعد ہم کیسے بال رکھیں گے؟ آج کے بعد ہماری ڈاڑھی کیسی ہوگی؟ آج کے بعد ہمارا کاروبار کیسا ہوگا؟ آج کے بعد ہمارے معاملات کیسے ہونگے؟ یہ علماء سے پوچھ کر کریں، روزے کا اور رمضان کا مقصد حاصل ہو جائے گا۔

فکر آخرت کیسے حاصل ہو؟

تو میرے دوستو! بھائیو! بزرگو!

جب ادب آئے گا تو علم آئے گا، علم آئے گا تو عمل کی توفیق ملے گی، جب عمل ہوگا تو حکمت یعنی خیر کثیر نصیب ہوگی، حکمت ملے گی تو زہد، دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوگی، دنیا سے بے رغبتی ہوگی تو فکر آخرت ہوگی، بھائی، جب آدمی دنیا سے ہٹے گا تو آخرت کی طرف جائے گا۔

دنیا اور آخرت

اور حدیث پاک میں مشکوۃ شریف اور دیگر کتب میں یہ روایت موجود ہے آقا کا فرمان ہے

اِرْتَحَلَتِ الدُّنْیَا مُدْبِرَۃً وَّالْاٰخِرَۃُ مُقْبِلَۃٌ

دنیا بھی سفر کر رہی ہے پیٹھ پھیر کر دن بدن دور ہو رہی ہے، آخرت بھی سفر کر رہی ہے دن بدن ہمارے قریب آرہی ہے، کچھ دنیا کے طلبگار ہیں، کچھ آخرت کے طلبگار ہیں، تم آخرت کے طلبگار بنو، آخرت کے چاہنے والے بنو، آخرت کے بیٹے بنو، دنیا کے بیٹے نہ بنو

اَلْاِنَابَةُ اِلٰی دَارِ الْخُلُوْدِ

آخرت ہمیشہ والے گھر کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور جب انسان آخرت کی طرف متوجہ ہوگا تو اللہ اس کو اپنا مقرب بنالیں گے، جو کسی بھی مسلمان کی سب سے بڑی دیرینہ خواہش ہوتی ہے۔

عمدہ مثال

علماء نے اس کو مثال سے سمجھایا ہے، میں نے حدیث پڑھی تھی کہ اللہ کا قرب حاصل ہوگا نفلی عبادت سے، فرض تو ہماری مجبوری ہے، ایک ہوتی ہے ڈیوٹی ٹائمنگ،اور ایک ہوتا ہے اوور ٹائم، یہ جو اوور ٹائم ہوتا ہے اس پر زیادہ ملتا ہے۔ اب اس کو تھوڑا سا سمجھ لیں، ایک ہوتا ہے رابطہ اور ایک ہوتا ہے ضابطہ،ضابطہ کیا ہے؟ کہ بھائی کسی بھی مزدور کی آٹھ گھنٹے ڈیوٹی ہوگی اور اس کو ایک ہزار روپے دہاڑی ملے گی ،یہ ضابطہ ہے ،مثال کے طور پر بھائی آٹھ گھنٹے ڈیوٹی ہے اور ایک ہزار دہاڑی ہے، اب ان مزدوروں نے کام شروع کیا ،آٹھ گھنٹے پورے ہوگئے،نومزدوروں نے سامان کو وہی رکھا ،سیمنٹ کو اسی طرح چھوڑا اور وہ سیدھا اپنے گھر کو چلے گئے کہ ہمارا ٹائم پورا ہوگیا، یہ ضابطہ ہے۔ ایک مزدور نے کہا کہ ٹائم تو پورا ہوگیا ہے لیکن کام تھوڑا سا باقی ہے ،اگر یہ میں ابھی نہیں کروں گا تو کل تک یہ سیمنٹ خراب ہوجائے گی، یہ ریتی خراب ہوجائے گی، یہ بجری ضائع ہوجائے گی، اس مالک کا، اس مسلمان کا نقصان ہوجائے گا، اس لیے چلو میں آدھا گھنٹہ اور کام کرلیتا ہوں، اب اس نے آدھا گھنٹہ اور کام شروع کیا اتنے میں اچانک مالک آیا اس نے دیکھا کہ ٹائم تو پورا ہوگیا ہے ،اس نے کہا صاحب جی سیمنٹ خراب ہورہی تھی اور نقصان ہورہا تھا

،میں نے کہا چلو اللہ راضی ہوجائے گا آدھا گھنٹہ اور کام کرلوں گا، اب مالک خوش ہوا اور اس نے ہزار روپے تو اس کو دہاڑی دی اور ہزار روپے ویسے ہی انعام دے دیا۔

ضابطے اور رابطے میں فرق

اب ضابطہ کی زندگی میں آٹھ گھنٹہ پر کتنے ملے ،ایک ہزار اور رابطہ کی زندگی میں آدھے گھنٹہ میں ایک ہزار ملے،تو فرض نماز ضابطہ ہے نفل رابطہ ہے، فرض روزہ ضابطہ ہے، نفل روزہ رابطہ ہے، فرض زکوۃ ضابطہ ہے، نفلی صدقہ و خیرات رابطہ ہے، تو کون سی زندگی اچھی ہے؟ رابطہ والی ،آج کل تو جس کی ڈیوٹی ٹائمنگ آٹھ گھنٹے ہوتی ہے وہ دو گھنٹے لیٹ جارہا ہے اور دو گھنٹے پہلے آرہا ہے۔

کچھ لوگ بہت بڑے دھوکے میں ہیں

کچھ لوگ جو سرکاری دفاتر میں کام کرتے ہیں وہ ابھی بھی مسکرا رہے ہیں ایسا ہے یا نہیں؟ اور وہ کہتے ہیں الحمدللہ میں نے ساری زندگی اپنے بچوں کو حلال کھلایا ہے، مولانا صاحب، بڑا اللہ کا کرم ہے، حرام کے میں قریب نہیں گیا ہوں ،حرام صرف چرس میں، زنا شراب میں نہیں، آپ نے ٹائم میں ڈنڈی ماری حرام ہے، آپ نے ملاوٹ کی حرام ہے، آپ نے پیٹرول میں ملاوٹ کی، ایرانی کو پاکستانی کرکے بیچا ،لوکل کو برانڈڈ کرکے بیچا ،حرام ہے، عیب چھپا کر بیچا ،حرام ہے ،گز میں ڈنڈی مار دی حرام ہے، میڈیسن میں لوکل دیدی پیسے اصلی کے لیے، حرام ہے۔اس کی طرف ہمارا ذہن ہی نہیں جاتا اور رمضان میں یہ حرام اور بڑھ جاتا ہے، مسلمان دکاندار 10 روپے کی چیز گاہک کو 100

روپے میں پکڑا کر کہتا ہے جلدی جلدی لے لو نماز چھوٹ رہی ہے، سمجھ میں نہیں آئی بات؟ عیب والا مال بیچ کر دوڑ لگا رہا ہے تراویح نہ چھوٹ جائے، ہزار کی چیز کسی کی مجبوری سے فائدہ اٹھا کر دس ہزار میں بیچ دی وہ کہتا ہے میں نے افطار پارٹی کرنی ہے، رات کو ختم قرآن میں مٹھائی تقسیم کرنی ہے۔

رابطے کی زندگی کی ضرورت

میرے محترم دوستو! رابطے کی زندگی اپناؤ، اس رمضان میں نوافل کثرت سے پڑھو، میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ نوافل جو عام دنوں میں بھی اور رمضان میں ضرور پڑھو، پچیس دن گزر گئے اس کو چھوڑ کر 4 یا 5 دن عادت بنالو، تہجد جو انبیاء کی عبادت ہے، مقربین کا شیوہ ہے، ہر آدمی سحری کے وقت میں دو یا چار رکعت پڑھ سکتا ہے، دوسرے نمبر پر اشراق کی نماز، آج کل اس کا وقت 07:55 پر ہے، فجر کے بعد پون گھنٹہ تلاوت میں ذکر میں مصروف ہوجاؤ، پھر اشراق چار رکعت پڑھ لو، جو چار رکعت اشراق پڑھے گا مقبول حج اور عمرے کا ثواب ملے گا، بیس حج اور عمرے کا ثواب مل جائے گا اور رمضان میں ایک پر ستر، نفل فرض کے برابر، فرض ستر فرضوں کے برابر، پھر دو ڈھائی گھنٹہ بعد چاشت ہے جو چاشت پڑھے گا روزی میں برکت ہوگی، پھر مغرب کے بعد اوابین چھ رکعت، فرمایا جو یہ چھ رکعت پڑھے گا بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملے گا اور رمضان میں بارہ کو ستر سے ضرب دو تو یہ گن سکتے ہیں ہم؟ اور ٹائم کتنا لگتا ہے آٹھ منٹ، بعض علماء نے تو یہ فتوی دیا کہ جو مغرب کے بعد دو سنتیں پڑھتے ہو اس کو بھی آپ اوابین میں ملا سکتے ہیں، اس کے علاوہ چار رکعت اور پڑھ لیں، اللہ تعالیٰ اجر دے دے گا، کہتے ہیں کچھ نہ ہونے سے

کچھ تو ہونا بہتر ہے۔

صلوۃ التسبیح کی اہمیت

اور پانچویں نماز صلوۃ التسبیح سرکار دو عالم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا چچا جان، کیا آپ کو گفٹ نہ دوں؟ ہدیہ نہ دوں؟ الفاظ پر غور کریں، محبت کا کیا عالم تھا، فرمایا ھدیہ نہ دوں؟ یعنی دونوں جہانوں کے سردار اپنے چچا کو جو گفٹ دیں گے، اس سے قیمتی دنیا میں کوئی چیز ہوگی؟ ہم کسی کو کہیں پر اڈولے لو کتنا بڑا گفٹ ہے، لیکن اس گفٹ کے سامنے ہیچ ہے، وہ جو دونوں جہانوں کا سردار دے رہا ہے اپنے چچا کو، فرمایا گفٹ نہ دوں؟ فرمایا ضرور دو، کہا صلوۃ التسبیح پڑھ لیا کرو چار رکعت اور اس میں 300 بار

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

بمشکل 20 سے 25 منٹ لگیں گے، فرمایا ہو سکے تو روزانہ پڑھ لیا کرو، ورنہ ہفتہ میں ایک بار پڑھ لیا کرو، یا تو مہینے میں ایک بار پڑھ لیا کرو، ورنہ تو سال میں ایک بار پڑھ لیا کرو، ورنہ کم از کم زندگی میں تو ایک دفعہ پڑھ لینا، میں نے غالبا پچھلے جمعہ بتایا تھا۔

محروم القسمت لوگ

بہت سے لوگ ہیں پوری زندگی میں کبھی اعتکاف میں نہیں بیٹھے، محرومی ہے یا نہیں؟ پوری زندگی ہوگئی قرآن پڑھنا نہیں سیکھا، محرومی ہے یا نہیں؟ پوری زندگی ہوگئی صلوۃ التسبیح نہیں پڑھی، پوری زندگی ہوگئی، تبلیغ میں نہیں گئے، پوری زندگی ہوگئی حج اور عمرے پر نہیں گئے، محرومی ہے یا نہیں؟ آپ کہیں گے مولانا صاحب غریب آدمی کیسے عمرے پر جائے گا؟ اس غریب کا ماہانہ خرچ ستر ہزار

ہے، اس کے گھر میں پچاس ہزار کی LED ہے، اس کی جیب میں پچاس ہزار کا موبائل ہے، اس غریب کی شادی میں لاکھوں روپے خرچ ہوئے، یہ غریب اپنے بیٹے کی تعلیم پر لاکھوں روپے خرچ کرتا ہے، لیکن حج اور عمرے کی اس کو توفیق نہیں ہوتی۔

طلب کی ضرورت

ان باتوں کو سمجھیں، ہم کس کو دھوکہ دے رہے ہیں، آپ اپنی طلب اللہ کو دکھائیں، اس کی رحمت ہمیں آغوش میں لینے کیلئے تیار ہے، اصل بات طلب کی ہے کوئی پیسے کی بات نہیں ہے، آج رمضان کے آخری جمعہ میں ہم نے یہ عزم کرنا ہے، ہم نے اب اللہ کو مزید ناراض نہیں کرنا، ہمارا ربّ ہم سے بہت روٹھ چکا ہے، خدا کی قسم، قبر میں روح تڑپتی ہے، یہ میں نہیں کہہ رہا، روایت میں آتا ہے، امتی گناہ کرتا ہے، گناہ روضہ پر پیش کیا جاتا ہے، آقا ﷺ بے چین ہوجاتے ہیں، آقا ﷺ تڑپ اٹھتے ہیں، وہ تو مسجد نبوی کے ستون سے بندھے ہوئے کافروں کو دیکھ کر تڑپ اٹھے ان کی رسیاں ڈھیلی کردو، مجھے رات کو نیند نہیں آتی، وہ اپنی امت کے مسلمان کو کیسے جلتا ہوا دیکھیں گے۔

اللہ پاک ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ماہِ رمضان
ماہِ تقویٰ

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت فضائلہم

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ..... روزے کا مقصد اور تقویٰ کی حقیقت۔
- ..... مشائخِ عظام کا رمضان۔
- ..... ہماری کوتاہیوں کی انتہاء۔
- ..... دیگر مہینوں کے ساتھ رمضان کی نسبت۔
- .....تقویٰ وصدقہ کی حقیقت و اہمیت۔
- ..... روزہ کیا سبق دیتا ہے؟۔
- ..... رمضان کی قدر دانی اور حفاظت کی ضرورت۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْداً كَثِيْرًا كَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ فِي الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا
لِّمَنْ جَحَدَ بِهٖ وَ كَفَرَ ○ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ سَنَدَنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَى
الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِيْمِ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا
يُخْلَقُ نَبِيٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَهٗ ○ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَ اُمَّتِهٖ وَلَا
شَرِيْعَةَ بَعْدَ شَرِيْعَتِهٖ وَلَا كِتَابَ بَعْدَ كِتَابِهٖ ○ صَلَّى
اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ
الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَيْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِيَآءِ ○ وَهُمْ
كَالنُّجُوْمِ فِي السَّمَآءِ لِلْاِهْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَهُمْ
مَفَاتِيْحُ الرَّحْمَةِ وَمَصَابِيْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾

﴿سورۂ بقرۃ: ۱۸۳﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

نہ دنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے
یہاں ایسے رہے کہ ویسے رہے
وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی سورہ بقرہ کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفی ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ پیش کی ہے۔

روزے کا مقصد

رمضان کے روزے کیوں فرض کیے گئے؟ اس کا بنیادی مقصد کیا ہے؟ کیا مسلمان کو سزا دی جارہی ہے کہ یہ بھوکا رہے، یہ پیاسا رہے، کیا مسلمان کے بھوکا پیاسا رہنے پر اللہ خوش ہوتا ہے؟ تو روزے کا مقصد مسلمان کو سزا دینا بھی نہیں اور مسلمان کی بھوک، پیاس پر اللہ خوش بھی نہیں ہوتے بلکہ روزے کا مقصد تقویٰ اختیار کرنا، متقی بن جانا ہے

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ
تم پر روزے فرض کیے گئے
كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾

تاکہ تم متقی اور پرہیزگار بن جاؤ

یہ روزہ کا مقصد ہے۔

تقویٰ کیا ہے؟

اب تقوی کسے کہتے ہیں؟ خوف خدا کو اللہ سے ڈرنے کو، تقویٰ کہتے ہین یہی سوال جب ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ تقوی کسے کہتے ہیں؟ فرمانے لگے کہ کبھی ایسے راستے پر گزرے ہو کہ جہاں خاردار جھاڑیاں ہوں، راستے میں کانٹے بچھے ہوئے ہوں، صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گزرا ہوں پوچھا کیسے؟

کہا دامن سمیٹ کر اور احتیاط کے ساتھ قدم رکھ کر گزرا ہوں کہیں پاؤں میں کانٹا نہ چبھ جائے، کہیں کسی خاردار جھاڑی میں کپڑا اور چادر نہ پھنس جائے۔ فرمایا اسی کا نام تقویٰ ہے۔ کہ زندگی کی شاہراہ پر گناہوں کے کانٹے ہیں اور نافرمانیوں کی جھاڑیاں ہیں، ان گناہوں سے بچتے ہوئے، اللہ کی نافرمانیوں سے بچتے ہوئے جنت تک پہنچ جانا ہی تقویٰ ہے۔

مصیبت سے بڑی مصیبت

ایک بزرگ کسی مصیبت میں گرفتار ہوئے تو اللہ کا شکر ادا کیا کہ اے اللہ! شکر ہے کہ میں مصیبت میں گرفتار ہوا معصیت میں گرفتار نہیں ہوا، اللہ کی نافرمانی اور جو معصیت ہے وہ سب سے بڑی مصیبت ہے اسی لیے اس رمضان المبارک کے حوالے سے اکابر کا جو طرزِ عمل تھا۔

ابن فضل تابعی رحمۃ اللہ علیہ کا طرز عمل

ابن فضل تابعی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ رمضان سے چھ مہینے پہلے دعاؤں کا اہتمام شروع کر دیتے، اے اللہ! رمضان تک زندہ رکھ، رمضان کی سعادتیں، برکتیں، رحمتیں نصیب ہوجائیں، اور پوری تیاری کے ساتھ رمضان کا استقبال کرتے تھے رمضان سے پہلے ہی گناہوں سے اجتناب، دعاؤں کا اہتمام، صدقہ اور کثرت سے راتوں کو اٹھتے اللہ سے مانگنے کے لیے کہ اے اللہ! ایک دفعہ پھر یہ برکتوں والا مہینہ نصیب ہوجائے۔

مشائخ عظام کا رمضان

اور پھر رمضان کیسے گزارتے تھے؟ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ قرآن پڑھ رہے ہیں، تریسٹھ قرآن پڑھ رہے ہیں، ایک دن میں، ایک رات میں اور تین قرآن تراویح میں، نوافل میں پڑھ رہے ہیں، صدقہ کا اہتمام کیا جارہا ہے، لوگوں کو افطار کروایا جارہا ہے۔

قبولیت کی فکر

ایسا رمضان، پاکیزہ رمضان، نورانی رمضان گزارنے کے بعد چھ مہینے تک پھر رو رو کر اللہ سے دعائیں مانگتے اے اللہ! عبادتیں قبول فرمالے، اے اللہ! جو رمضان کا حق تھا وہ حق ادا نہیں ہوسکا۔

ہماری کوتاہیوں کی انتہا

وہ ہماری طرح نہیں تھے کہ عید کا چاند نظر آیا سر سے ٹوپی اتر گئی اور ڈاڑھی سنت رسول کو گندی نالی میں بہا دیا اور چاند نظر آنے کے بعد مسجد سے

ناطہ ٹوٹ گیا، اب چاند رات کی عشا کی نماز بھی گئی، رات بازاروں میں گئی، عید کی نماز میں بھی کوئی دوسری رکعت میں پہنچ رہا ہے، کوئی پہلی رکعت میں پہنچ رہا ہے پھر دو تین دنوں میں عید کے نام پر، خوشی کے نام پر اتنے گناہ، اتنی نافرمانیاں اور اتنی سنت رسول کی دھجیاں بکھیر دی جاتی ہیں یہ ایک مہینہ میں جو ٹوٹی پھوٹی عبادتیں کی تھیں وہ بھی ضائع ہوگئیں، انہیں ہار نہیں پہنائے جاتے تھے وہ فخر نہیں کرتے تھے، وہ روتے تھے کہ اللہ کا مہمان ہم سے جارہا ہے معلوم نہیں پھر ہماری زندگی میں یہ مہمان آئے یا نہ آئے۔

رمضان ذریعہ مغفرت

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر اللہ کو اس اُمت کی مغفرت نہ کرنی ہوتی تو رمضان کا مہینہ نہیں عطا کرتے، یہ رمضان کا مہینہ عطا کرنا دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ اس امت کی مغفرت فرمائیں گے لیکن دوسری طرف وہ بددعا بھی ذہن میں رہے جو جبرائیل امین علیہ السلام نے مانگی تھی کہ اے اللہ! ہلاک اور برباد ہوجائے وہ شخص جس پر رمضان کا مہینہ گزرا اور یہ اپنی مغفرت نہ کراسکا۔

آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بددعا پر آمین کہا اس ماہ میں تو اللہ کی رحمت معاف کرنے کے بہانے ڈھونڈ رہی ہے لیکن اگر پھر بھی ہماری بخشش نہ ہو ہماری مغفرت نہ ہوتو یہ بڑی بدقسمتی کی بات ہے۔

دیگر مہینوں کے ساتھ رمضان کی نسبت

اسی لیے امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ دیگر مہینوں میں جتنی رحمتیں، برکتیں، سعادتیں نازل ہوتی ہیں، جتنی مبارک راتیں، جتنے

مبارک دن ہیں ان سب کی مثال دریا جیسی اور صرف رمضان کی مثال سمندر کی طرح۔

جوش دریا سے کہتا ہے سمندر یہ سکوت
جتنا جس کا ظرف ہے اتنا ہے وہ خاموش

ایک اور موقع پر فرمایا کہ گیارہ مہینوں کی مثال قطرے کی طرح ہے اور رمضان کی مثال دریا کی طرح ہے۔

رمضان سلامت تو پورا سال سلامت

اور پھر فرمایا اپنے مکتوبات میں کہ جس کا رمضان قیمتی اور مجتمع گزرے گا اس کا پورا سال قیمتی اور مجتمع گزرے گا، عبادتوں میں گزرے گا، ریاضتوں میں گزرے گا، دعاؤں میں گزرے گا، صدقہ خیرات میں گزرے گا۔

بے ہنگم رمضان

اور جس کا رمضان بے ترتیب اور منتشر ہوگا سونا کب ہے؟ جاگنا کب ہے؟ تلاوت کب کرنی ہے؟ نفل کب پڑھنے ہیں؟ دعائیں کب مانگنی ہیں؟ صدقہ کب کرنا ہے؟ خیر کے کام کون سے کرنے ہیں؟ کوئی روٹین، کوئی ٹائم ٹیبل، کوئی شیڈول اس کا نہیں ہے کسی نے فجر پڑھی اور کوئی فجر پڑھے بغیر سو گیا، تین چار بجے اٹھ کر تھوڑا سا باہر گھوم لیے پھر اس کے بعد عصر کی نماز پڑھی، پھر اس کے بعد افطاری کی تیاری میں لگ گئے، افطاری میں اتنا کھایا کہ پھر تراویح کے لیے ہمت نہیں ہوئی، پھر تراویح کے بعد چوکوں پر، چوراہوں پر، ہوٹلوں پر، فٹ پاتھ پر، دوستوں کی گیدرنگ میں بیٹھ گئے اور سحری تک غیبت، چغلی اور فضولیات میں لگ گئے، کوئی ترتیب، کوئی روٹین،

کوئی ٹائم ٹیبل، کوئی شیڈول اس کا نہیں ہے فرمایا جس کا رمضان بے ترتیب اور منتشر گزرے گا اس کا پورا سال بے ترتیب اور منتشر گزرے گا تو اسی لیے روزے کا مقصد تقویٰ۔

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں تقویٰ

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ تقویٰ کسے کہتے ہیں فرمانے لگے کہ اگر دل کے خیالات کو ایک مجسمہ بنا کر سرے عام پھرا جائے اور دل کے خیالات پر بھی ہمیں ندامت نہ ہو۔

اب ہمیں پتا تھا کہ آج جمعہ کا دن ہے اور رمضان المبارک کا جمعہ ہے، غسل بھی کیا، ٹوپیاں بھی پہنی، عمامے بھی پہنے، خوشبو بھی لگائی، مسواک بھی کی اور مسجد میں آ کر ادب سے بیٹھ گئے لیکن میرے اور آپ کے دل میں کیا چل رہا ہے یہ اللہ کو معلوم ہے یا ہمیں معلوم ہے، فرمایا! یہ دل کے خیالات بھی اتنے پاکیزہ ہوجائیں کہ اگر ان کو آشکار کردیا جائے تو انسان کو ان خیالات پر ندامت نہ ہو یہ تقویٰ ہے۔

متقی کی ایک نشانی

اور متقی کی ایک نشانی قرآن کریم نے یہ بتلائی

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ

متقی وہ ہوتا ہے جو خرچ کرتا ہے خوشی میں بھی غم میں بھی، فراوانی میں بھی اور تنگدستی میں بھی یعنی پیسہ بہت ہے تو بھی اللہ کے راستے میں خرچ کر رہا ہے اور پیسہ کم ہے خود فقر وفاقہ میں مبتلا ہے پھر بھی اپنی حیثیت کے مطابق دے رہا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انفاق فی سبیل اللہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کئی دن کا گھر میں فاقہ ہے، بچے بھی فاقے میں ہیں ایک یہودی کے باغ میں جا کر تھوڑی سی مزدوری کی' ڈول کے ذریعے سے کنویں سے پانی نکالا' عوض میں چند کھجوریں ملیں؟ کھجوریں فروخت کر کے گندم اور آٹا خریدا گھر لے آئے' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سیدۃ نساء اہل الجنۃ جنتی عورتوں کی سردار ہیں، آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر ہیں، روٹی پکاتی ہے، آٹا گوندھتی ہے، جب روٹی پک کر سامنے آجاتی ہے بعض تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ یہ روزے سے تھیں ویسے بھی فاقہ اور روزے کی حالت ہو اور افطار کے وقت ایک روٹی نصیب ہو پھر دروازے پر دستک ہوئی جا کر دیکھا تو وہ کہنے لگا میں تو ایک یتیم ہوں اور روٹی کا طلب گار ہوں وہ روٹی اٹھا کر ان کو دیدی کہا دوسری روٹی پکائی جائے وہ تو حساب سے پکاتے تھے۔

ہماری حرص و ہوس

ہمارے یہاں تو جو غریب آدمی ہوتا ہے اس کے گھر میں بھی 20 دن تک کا راشن موجود ہوتا ہے اور پھر بھی جب اس کو پتا چل جائے کہ کہیں سے راشن مل رہا ہے تو وہ سب سے پہلے پہنچے گا ایک دوسرے کی ضروریات کا خیال نہیں ہے، ہمیں پتا چل جائے کہ راشن مل رہا ہے میں مستحق ہوں یا نہیں ہم نے لینا ہے، ہمیں پتا چل جائے کہ حکومت کوئی امداد کر رہی ہے میں مستحق ہوں یا نہیں لیکن ہم نے پہلے پہنچنا ہے' بینظیر انکم سپورٹ پروگرام ہے وہ کس مد میں ہے؟ کس کے لیے ہے؟ یہ تحقیقات ہم نے نہیں کرنی ہم نے تو وہاں بھاگنا ہے۔

یکے بعد دیگرے تمام روٹیاں صدقہ کر دیں

دوسری روٹی پکائی گئی جب وہ پک کر آئی تو پھر دروازے پر دستک ہوئی پھر گئے تو دیکھا ایک اسیر ہے ایک قیدی ہے اللہ کے نام پر روٹی چاہیے وہ روٹی اس کو دیدی تیسری روٹی پکائی گئی تھوڑا سا آٹا بچا ہوا تھا پھر روٹی پک کر سامنے آئی پھر دروازے پر دستک ہوئی پھر ایک مسکین ہے اللہ کے نام پر روٹی کا طلبگار ہے اسے دے دی' فرمایا یہ وہ لوگ ہیں

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ﴿٨﴾

﴿سورہ دھر:۸﴾

خود طلبگار ہیں خود فاقے سے ہیں خود بھوک لگ رہی ہے فاقے کی وجہ سے بچوں کا رنگ زرد پڑ چکا ہے لیکن سائلین کو کھانا کھلایا جارہا ہے۔

دل ہلا دینے والا واقعہ

ایک علاقے میں ساتھی راشن تقسیم کررہے تھے پتا چلا ایک بیوہ ہے اور وہ بیوہ سخت بیمار ہے اس کا علاج کروایا جائے، ہمارے ساتھیوں نے اس کو اسپتال لے جاکر ٹیسٹ کروایا پتا چلا کہ اس کی انتڑیاں خشک ہو چکی ہیں اور کوئی بیماری نہیں ہے اس سے پوچھا بہن تم کھاتی پیتی کیوں نہیں' تمہاری انتڑیاں بھوک کی وجہ سے خشک ہو چکی ہیں' کہنے لگی تیرہ ماہ قبل میرے شوہر کا انتقال ہو چکا وہ سفید پوش تھا میری چار بیٹیاں ہیں ایک دس سال کا بیٹا ہے ہم کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے، یہ دس سال کا بیٹا ورکشاپ میں کام کرتا ہے اسے تھوڑے سے پیسے ملتے ہیں، اس کے چاول خرید کر ہم لے آتے ہیں، پانی میں ابال کر کھاتے ہیں پہلے بچوں کو کھلاتی ہوں اگر بچ جائے تو کھالیتی ہوں،

ورنہ بھوکی رہتی ہوں یہ مسلم ممالک میں میرے اور آپ کے زیر سایہ ہو رہا ہے، کیا کبھی ہم نے سوچا ہے؟ ہم تو بڑے خوش ہیں جی روزہ رکھ لیا سحری میں بھی ہمارا دسترخوان بھرا ہوا ہے، افطاری میں بھی ہم اپنی ڈشوں کو گن نہیں سکتے لیکن کسی یتیم پر کیا گزر رہی ہے؟ کسی بیوہ کے گھر کا کیا حال ہے؟ کسی مفلوج کی ہم نے خبر گیری کی؟۔

روزے سے ملنے والا سبق

ہمارے آقا ﷺ نے یہ بات سمجھائی کہ روزے کا مقصد یہ ہے کہ تمہیں احساس ہوجائے کہ بھوک کیا ہوتی ہے؟ پیاس کیا ہوتی ہے؟ فقر وفاقہ کیا ہوتا ہے؟ تنگدستی کیا ہوتی ہے؟ آپ کے بچے بھوک کی وجہ سے تڑپ رہے ہوں آپ کے ہاتھ میں کچھ نہیں، آپ کے بس میں کچھ نہیں دل پر کیا گزرتی ہے یہ احساس پیدا ہوجائے۔

حیرتناک عیاشی

دنیا میں ایسے لوگ ہیں جن کے گھر کا بیت الخلاء غریب کے گھر سے قیمتی ہوتا ہے، غریب کے گھر سے بڑا ہوتا ہے، انڈیا کا ایک امیر ترین آدمی ہے ستائیس منزلہ گھر اپنا بنایا دو فلور پر صرف پارکنگ ہے ہیلی کاپٹر کا ہیلی پیڈ بھی بنایا' ہزاروں اس کے نوکر ہیں، بیسوں کی تعداد میں اس کی گاڑیاں ہیں اور آٹھ ہزار ڈالر اس کے اوپر خرچہ آیا تو دنیا میں ایسے لوگ ہیں کہ جن کے گھر کا واش روم غریب کے گھر سے قیمتی ہے اسے بھوک کا کیا پتا؟ اگر روزہ نہ ہوتا اسے پیاس کا کیا پتا؟ اگر روزہ نہ ہوتا بارہ تیرہ گھنٹے یہ جو بھوکا رہے گا؟ مالداروں کو شوگر کا جو Fasting Test ہوتا ہے تو اس میں بھوکا رہنا پڑتا ہے،

آپ نے کچھ کھائے پیئے بغیر آنا ہے تو وہ ایک دو گھنٹے نہیں گزر سکتے۔

میرے دوستو! ایسے ستر فیصد لوگ ہیں جو غربت کی لکیر پر زندگی گزار رہے ہیں اگر یہ روزہ نہ ہوتا تو ہمیں کیا پتا چلتا کسی کی بھوک کا، کسی کی پیاس کا، کسی کے فقر وفاقہ کا تو فرمایا کہ متقی کی ایک نشانی یہ ہے کہ یہ خرچ کرتا ہے فراوانی میں تنگدستی میں۔

متقی کی دوسری نشانی

دوسری نشانی

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ

غصے کو پی جانے والے

امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ ان کی باندی دسترخوان کھانا رکھ رہی ہے پر ہاتھ سے شوربا گر گیا' امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے کپڑے خراب ہو گئے' شوربا گرم بھی ہوگا، تکلیف بھی ہوئی ہو گی، غصہ میں یوں گھور کر دیکھا، اللہ والوں کے گھر کی باندی تھی فوراً قرآن کی آیت پڑھی

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ

غصہ کو پی جانے والے اللہ ان کو پسند کرتا ہے آیت کو سنا فوراً غصے کو پی گئے اسی لیے رمضان میں ایک آدمی آپ سے جھگڑتا ہے آپ کہیں

اِنِّیْ صَائِمٌ

میں روزے دار ہوں میں اپنے روزے کو خراب نہیں کروں گا

وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ

یہ لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جلالی طبیعت کے مالک تھے ایک دیہاتی ان کے پاس آکر کہنے لگا آپ انصاف نہیں کرتے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ آ گیا کہ میں انصاف نہیں کرتا فوراً آیت آئی

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾

آپ عفو اور درگزر کریں آپ اچھائی کا پرچار کریں آپ جاہل کی باتوں سے درگزر کریں

اللہ آپ کو پسند کریں گے اگر آپ کے اندر یہ صفات آجائیں گی تو اسی لیے فرمایا کہ روزے کا مقصد ہمیں سمجھ میں آجائے۔

کمال درجے کا روزہ

کمال درجے کے روزے کا کیا مطلب ہے؟

کہ انسان کے پورے اعضا کا روزہ ہو،

آنکھ کا بھی روزہ ہو یہ غلط نہ دیکھے،

کان کا بھی روزہ ہو یہ غلط نہ سنے'

زبان کا بھی روزہ ہو یہ غلط نہ بولے،

ہاتھ کا بھی روزہ ہو یہ غلط نہ پکڑے،

پاؤں کا بھی روزہ ہو یہ غلط جگہوں کی طرف چل کر نہ جائے،

پیٹ کا بھی روزہ ہو اس میں حرام لقمہ نہ آئے،

دماغ کا بھی روزہ ہو اس میں غلط خیالات نہ آئیں ۔ پورے اعضاء کا روزہ رکھ کر ہم دیکھیں تو ہمیں روزہ کی روحانیت نصیب ہوجائے گی۔

روزہ یا بھوک ہڑتال

اسی لیے حدیث پاک میں حضور ﷺ کا فرمان ہے۔

كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظَّمْأُ

بہت سے روزے دار ایسے ہیں ان کا روزہ ان کو پیاس کے سوا کچھ نہیں دے دیتا بس وہ ایک بھوک ہڑتال ہے لیکن ان کا روزہ ان کو فائدہ نہیں دیتا، یہ آنکھ غلط دیکھ رہی ہے، یہ زبان اور کان غلط استعمال ہو رہے ہیں، یہ غلط سوچ رہا ہے، یہ پاؤں غلط چل رہا ہے۔

بدقسمت روزہ دار

اسی لیے فرمایا آنکھوں سے زنا ٹپکے، کان موسیقی کی پیپ سے بھر جائیں ہاتھوں سے تکبر کی بو آئے، گردن اکڑ جائے تو فرمایا ایسے لوگ جو ہیں بھوکے تو رہتے ہیں ان کا روزہ ان کو فائدہ نہیں دیتا، فرمایا بہت سے شب بیدار ایسے ہیں رات کو جاگتے ہیں یہ بڑی راتوں میں ہم جاگ رہے ہیں دو یا چار رکعت نفلیں پڑھ لیں پانچ یا دس منٹ دعاء مانگی اب اس کے بعد بہتر ہے کہ جا کر سو جاؤ، پھر دل کہتا ہے چلو یار: ذرا چائے پراٹھا کھا لیں اب ہوٹل میں جائیں گے تو غیبت، چغلی، بدنظری، بے ہودہ گوئی ساری عبادتیں ضائع، جیسے رمضان میں تو بس ہم رات کو جاگتے ہیں جاگ کر ثواب نہیں گناہ کماتے ہیں گلیوں میں بیٹھ کر، روڈز اور چوک چوراہوں پر بیٹھ کر، نیچے محفل جمی ہوئی ہے اوپر گھر ہے یہ زور زور سے گپ شپ میں مصروف ہے، ہر قسم کی گفتگو ہو رہی ہے کسی کی ماں ،بہن، بیٹی سن رہی ہے، ان کی عزت نفس مجروح ہو رہی ہے، ان کی تلاوت میں خلل آ رہا ہے ان کے آرام اور ذکر، تسبیحات میں خلل آ رہا ہے ہم نے کبھی

سوچا ہے کہ ہم مفت میں کتنے گناہ کما رہے ہیں؟ ان چیزوں کا کوئی سوچتا ہی نہیں ہے۔

رمضان کی قدردانی کی ضرورت

میرے محترم دوستو!

یہ جو بقیہ دن ہیں چلو ایک عشرہ تو چلا گیا، رحمت کا عشرہ ہم سے ضائع ہو گیا لیکن خدارا اگر یہ دو عشرے اگر ہمارے نصیب میں ہیں تو ہم ان کی حفاظت بھی کریں، قدر بھی کریں قرآن میں اللہ فرماتے ہیں اللہ ہر عمل قبول نہیں کرتے ہیں جس میں تقویٰ ہو جس میں اخلاص ہو اللہ وہ عمل قبول کرتے ہیں

میں نے ایک واقعہ پہلے بھی سنایا تھا ایک عورت سیب بیچ رہی ہے سر کے اوپر ٹوکرا ہے ایک آدمی گیا اور ایک سیب چرالیا ایک اللہ والے نے اسے دیکھ لیا بڑا حیران ہوا کہ وہ بیچاری اپنے ذریعہ معاش کے لیے سیب بیچ رہی ہے اور یہ اس سے چوری کر رہا ہے چور کے پیچھے ہو لیے وہ چور گیا وہاں ایک سائل ہے، اللہ کے نام پر مانگ رہا ہے چور نے وہ سیب سائل کو دیدیا، بزرگ بڑا حیران ہوا کہ ایک تو چوری کر لی پھر اللہ کے راستہ میں دے دیا تو جا کر اس سے کہا کہ بھائی! تیری یہ لوجک سمجھ نہیں آئی تو اس لیے چوری کرتا ہے کہ غریبوں میں تقسیم کرے تو فائدہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگا دیکھو میں نے ایک سیب کی چوری کی تو سزا ایک کی ملے گی اور اللہ کے راستہ میں جو دوگے اجر دس کے برابر ملے گا تو میری ایک سزا ایک نیکی کے بدلے میں اور نو نیکیاں مجھے اضافی مل گئیں ہم جیسا کوئی ہوتا تو کہتا واہ بھائی بڑا ذہین آدمی ہے لیکن وہ اللہ والے تھے، وہ شیطان کے دھوکے، وسوسے میں آنے والے نہیں تھے، فوراً کہنے لگے

اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ اللہ پاک ہیں اور پاک مال ہی کو پسند کرتے ہیں حرام مال کو پسند نہیں کرتے ہیں۔ یعنی حرام مال کو قبول ہی نہیں کرتے۔

حرام سے اجتناب کی ضرورت

بہت سے لوگ افطاری میں دعاء تو مانگتے ہیں لیکن ستر خوان پر جو چیزیں پڑی ہوئی ہیں حلال کی ہیں یا حرام کی ہیں، میں نے رشوت، سود کا لین دین تو نہیں کیا؟ میں نے جھوٹ بول کر مال تو نہیں بیچا، میں نے جھوٹی قسمیں، ملاوٹ، عیب چھپا کر، دل دکھا کر مال تو نہیں کمایا۔

کھانے پینے کا حقیقی ادب

اس لیے بہلول دانا رحمۃ اللہ علیہ نے جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو کیا کہا کھانے کے آداب یہ نہیں کہ بسم اللہ پڑھ لو، بیٹھ جاؤ، ٹیک نہ لگاؤں دائیں ہاتھ سے کھاؤ یہ بھی آداب ہیں لیکن فروعات میں اصل تو یہ ہے کہ وہ لقمہ حلال ہو حرام کا نہ ہو حرام لقمہ جتنے بھی آداب سے کھاؤ گے، دعائیں پڑھ کر کھاؤ گے، اندر تاریکی ہی آئے گی، ظلمت اور اندھیرا ہی ہوگا، نیکیوں کی طرف میلان بناؤ گے، حرام کے بارے میں بھی تو سوچو حدیث میں آتا ہے بس

بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُعْتَكِرُ

سب سے برا بندہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا، مال اسٹاک کرنے والا کہ مال کم ہوگا تو مہنگا بیچوں گا، مسلمانوں کو ضرورت ہوگی تو مہنگا بیچوں گا، حدیث میں اس کو برا بندہ کہا گیا ہے، رمضان سے پہلے مال اسٹاک نہیں کرتے اس لیے فرمایا روزے کا کمال یہ ہے کہ اعضاء کا روزہ ہو۔

روزے میں غیبت کی شناعت

حضور ﷺ کے زمانے میں دو عورتوں نے روزہ رکھا تو طبیعت بگڑ گئی آقا ﷺ نے حکم دیا کہ ان سے کہو کہ قے کریں جب انہوں نے قے کی تو اس میں گوشت کے ٹکڑے نکلے انہوں نے غیبت کی تھی، کبھی کبھی یہ واقعات ثابت کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مجھے اور آپ کو عبرت، نصیحت حاصل ہو جائے اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ یہ روزہ جہنم سے بچاؤ کے لیے ڈھال ہے کب؟ جب ہم اس کی حفاظت کریں گے تو۔

جلال کی انتہائی فکر

بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں انکا ایک مرید آیا اور کہنے لگا حضرت میں آپ کے لیے روٹی لایا ہوں، زمزم کے پانی میں آٹا گوند کر بنائی گئی ہے ہم ہوتے تو کہتے ماشاء اللہ مرید ہو تو ایسا ہو، اتنی محبت سے روٹی بنائی ہے انہوں نے فوراً سوال کیا یہ بتاؤ ذریعہ معاش کیا ہے؟ پیسے کہاں سے کمائے؟ یہ روٹی جن پیسوں سے خریدی وہ پیسے تمہارے پاس کہاں سے آئے؟ زمزم کے پانی میں گوند کر پکانے سے یہ روٹی حلال نہیں ہوتی ذریعہ معاش کی فکر کرو۔

كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا

رسولوں کو حکم دیا گیا پاک مال کھاؤ اور نیک عمل کرو

مفسرین نے لکھا ہے کہ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ کھانا حلال کا ہو گا تو نیک اعمال کی توفیق ملے گی، اصحاب کہف تین سو یا تین سو نو سال تک

سوئے رہے اٹھے تو انہیں پتا نہیں کہ ہم اتنا لمبا عرصہ سوئے اور زمانہ تبدیل ہو گیا، اور بادشاہ تبدیل ہو گیا کرنسی تبدیل ہو گئی، پرانی کرنسی ایک ساتھی کو دے کر کہا کہ جاؤ بازار سے کچھ لاؤ حلال مال لانا، حلال پاکیزہ کھانا لانا۔اس لیے

رمضان کی حفاظت

میرے محترم دوستو! بزرگو!

رمضان المبارک جہاں ہم روزہ رکھتے ہیں، تراویح پڑھتے ہیں وہاں ہم رزق کے اوپر بھی توجہ دیں اور ایسے گناہ جو دانستہ یا نادانستہ کر رہے ہیں ان گناہوں سے بھی احتیاط کریں، اللہ رزق دیتا ہے اللہ کے ذمہ ہے

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ﴿سورۂ ہود: ۲﴾

زمین پر جتنے چوپائے ہیں ان کا رزق اللہ کے ہاتھ میں ہے

نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ

ہم نے لوگوں کے درمیان ان کی معیشت کو تقسیم کر دیا

اتنی بڑی مخلوق میں اللہ ہمیں بھولے نہیں، اللہ ہمیں کھلا رہا ہے، پلا رہا ہے، پہنا رہا ہے، ہم اس پر اللہ کا شکر ادا کریں یہ نہ دیکھو کہ کم ملا یا زیادہ ملا، سوکھا ملا یا روکھا ملا، اچھا ملا یا کھوٹا ملا نہیں بلکہ شکر کرو کہ اتنی بڑی مخلوق میں اللہ نے مجھے یاد رکھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے حکم دیا اس چٹان پر لاٹھی مارے اس چٹان پر لاٹھی ماری تو اس سے ایک اور چٹان نکلی فرمایا اس پر مارے اس سے ایک چھوٹا کیڑا نکلا اور اس کے منہ میں بھی سبز پتا تھا اور زبان پر ترانہ تھا

سُبْحَانَ مَنْ يَرَانِي وَيَسْمَعُ كَلَامِي وَيَعْلَمُ مَكَانِي وَيَرْزُقُنِي وَلَا يَنْسَانِي

جو تین اندھیروں میں مجھے دیکھ رہا ہے وہ پاکیزہ ذات ہے جو میری آواز کو سن رہا ہے میرے ٹھکانے کو جانتا ہے، مجھے رزق دیتا ہے اور مجھے بھولا نہیں ہے۔

اللہ کا انعام اور ہماری غفلت

ہم سب کا ایک اللہ ہے پھر بھی ہم اس کو بھول گئے اس اللہ کے اربوں کھربوں سے بھی زیادہ بندے ہیں لیکن وہ کسی ایک کو بھی نہیں بھولا، ہم اللہ کی نعمتوں کا استحضار کریں اور پھر شکر کریں گے تو ناقدری نہیں آئے گی اگر ہم شکر ادا نہیں کریں گے تو ہم ناکام ہو جائیں گے۔

اللہ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

حقیقی روزہ

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت فیوضہم

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ..... رحمتِ الٰہیہ کا دائمی فیضان۔
- ..... رمضان اتنا قابل احترام کیوں؟
- ..... رمضان کی نسبت اور احتیاط کی ضرورت
- ..... حصولِ رحمت الٰہیہ کے آٹھ اسباب
- ..... رمضان کے قیمتی اوقات کی قدر و قیمت
- ..... غصہ پر کنٹرول کی ضرورت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْداً كَثِيْرًا كَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ فِي الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِهٖ وَكَفَرَ ○ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَى الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِيْمِ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا يُخْلَقُ نَبِيٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَهٗ ○ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَ اُمَّتِهٖ وَلَا شَرِيْعَةَ بَعْدَ شَرِيْعَتِهٖ وَلَا كِتَابَ بَعْدَ كِتَابِهٖ ○ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَيْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِيَآءِ ○ وَهُمْ كَالنُّجُوْمِ فِي السَّمَآءِ لِلْاِهْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَهُمْ مَفَاتِيْحُ الرَّحْمَةِ وَمَصَابِيْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ

﴿سورہ بقرہ: ۱۸۵﴾

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْھَاشِمِیُّ الْمَدَنِیُّ الْکَرِیْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

ثناء گو پتہ پتہ ہے خدایا دم بہ دم تیرا
زمین و آسمان تیرے یہ موجود و عدم تیرا

جو دنیا میں تیرا کھا کر شکوے کرے یارب
تعجب ہے کہ اس پر بھی ہو لطف و کرم تیرا

جو تو میرا تو سب میرا
فلک میرا زمیں میری
اور اگر تو نہیں میرا
تو کوئی شے نہیں میری

واجب الاحترام! عزیزانِ گرامی!

آپ کے سامنے قرآن مجید فرقان حمید کی ایک آیت تلاوت کی، اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفی احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی۔

رمضان کے تینوں عشرے

رمضان المبارک کا پہلا عشرہ، جو رحمت کا عشرہ تھا وہ گزر گیا، سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان ہے کہ یہ مہینہ جو تین عشروں پر محیط اور مشتمل ہے، پہلا عشرہ: رحمت، دوسرا عشرہ مغفرت اور تیسرا عشرہ: آگ سے خلاصی کا ہے۔

اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ، اَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ، وَاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ

پہلا عشرہ رحمت کا ہے: یعنی اس میں رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

رحمتِ الٰہیہ کا دائمی فیضان

میری معلومات کے مطابق احادیث میں یہ الفاظ تو ملتے ہیں کہ رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، یہ رحمت کا عشرہ ہے لیکن یہ الفاظ نہیں آتے کہ پہلے عشرے کے بعد رحمت کا دروازہ بند ہوجاتا ہے۔

تیرے کرم سے اے کریم کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

اس کی رحمت کے خزانے تو لامحدود ہیں، گزشتہ رات تراویح میں چودھواں پارہ سورۃ الحجر کی ایک آیت پڑھی:

نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۹﴾ (سورۂ حجر:۴۹)

وہ کریم اللہ فرمارہا ہے کہ میرے بندوں کو بتا دو کہ میں بخشنے والا ہوں رحم کرنے والا ہوں۔

پیر پیراں شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ولیوں کے سرتاج تھے ان کے مجمع میں ۶۰ سے ۷۰ ہزار لوگ بیٹھا کرتے تھے، ایک قہر الٰہی پر، غضب الٰہی پر جلال الٰہی پر، عذاب الٰہی پر درس دیا، اب ان کی زبانوں کی تاثیر ہی الگ تھی، ہم تو ایک فارمیلٹی پوری کر رہے ہیں۔

لفظ تاثیر سے بنتے ہیں تلفظ سے نہیں
اہل دل آج بھی ہیں اہل زباں سے آگے

تو جب انہوں نے اللہ کے غضب پر درس دیا تو کئی جنازے اٹھ گئے، کئی لوگ بیہوش ہوگئے، بہت سوں پر سکتے طاری ہوگئے، اللہ نے دل میں القاء کیا، اے میرے ولی! تو نے میرے غضب پر کیوں درس دیا؟ جنازے

اٹھ گئے، بیہوش ہوگئے، سکتے طاری ہوگئے، کہرام مچ گیا، ضرورت کیا تھی، عبد القادر جیلانیؒ فرمانے لگے! ربا اٹھارہ سال سے رحمت الٰہی کی بہاریں بکھیر رہا تھا آج ہی تو صرف قہر اور عذاب پر بات کی ہے، اس کریم اللہ نے دل میں بات ڈالی، اٹھارہ سال میں کیا میری رحمت کے خزانے کم ہوگئے تھے، کیا میری رحمت کم پڑگئی تھی (اللہ اکبر کبیرًا) تو یہ نکتہ اللہ تعالیٰ نے دل میں ڈالا کہ رحمت کا عشرہ تو ہے، رحمت کے دروازے تو کھلتے ہیں، لیکن وہ رب بند نہیں کرتا۔

حقیقتِ رمضان تو ابھی مخفی ہے

یہ جو رمضان ہے، اس رمضان کی حقیقت اللہ ہم پر کھول دیں تو نیندیں حرام ہوجائیں دنیا کا سارا کاروبار بریک ہوجائے، سارا سسٹم جام ہوجائے ہر آنکھ سے آنسو بہنے لگے، لیکن یہ اس کی حکمت ہے کہ اس نے سارے یہ راز نہیں کھولے، جیسے فرمایا قبر میں کیا ہوتا ہے؟ اللہ تم پر کھول دیں تم اپنے مردوں کو دفنانا چھوڑ دو، بالکل اسی طرح اس رمضان کی رحمتیں، برکتیں، سعادتیں، انوارات، برکات رب ہم پر مکمل کھول دیتے تو پھر کوئی گناہ کرتا ہوا نظر نہیں آتا، عید کی شاپنگ کے لیے بازاروں کو آباد نہ کرتا پھر تو وہ کسی کونے اور گوشے میں بیٹھ کر یاد الٰہی میں مشغول ہوتا۔

بیٹھے جو تیری یاد میں گوشہ نشیں ہو کر
تو اپنا بوریا بھی تختِ سلیماں تھا
آں یکے درکن جو مسجد مست و شاد
وآں یکے دربار ترشو نامراد

پھر مسجد کا کونا ہوتا، پھٹی ہوئی چٹائی ہوتی، اندھیرا ہوتا، گرمی ہوتی، بھوک

پیاس ہوتی لیکن اس کے دل کی تار اللہ سے جڑی ہوتی اس کو یوں لگتا کہ اللہ نے کائنات کے خزانے اس کے قدموں میں ڈھیر کر دیئے۔

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾ (سورۂ رعد: ۲۸)

اللہ کا ذکر دلوں کی اطمینان اور تسکین کا باعث ہے
نہ دنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلّی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

رمضان اتنا قابل احترام کیوں؟

یہ مہینہ کیوں اتنا قابل احترام ہے، ذیشان ہے، رفعت اور بلندی والا ہے، اس لیے کہ اس مہینے کی نسبت اللہ نے اپنی طرف کی، یہ تو ہم سب سنتے ہیں کہ اس مہینے کی نسبت قرآن پاک کے ساتھ ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ

دوسرا جملہ سنیئے، اس مہینے کی نسبت اللہ کیساتھ ہے، اس مہینے کو اللہ نے اپنا مہینہ کہا شَهْرُ اللّٰهِ یہ اللہ کا مہینہ ہے، بیت اللہ، اللہ کا گھر، کتاب اللہ، اللہ کی کتاب، رسول اللہ اللہ کا رسول، عبد اللہ، اللہ کا بندہ، شھر اللہ، اللہ کا مہینہ، اب جب اللہ کا مہینہ ہے تو بات ہی ختم، بیت اللہ کی نسبت کتنی ہے، اب بیت اللہ میں میں جو گارا ہے وہ عام سا ہے جو چپس، ماربل اور ٹائل لگی ہے وہ عام سی ہے، جو پردے ہیں وہ عام سے ہیں، جو خوشبو ہے وہ عام ہے، جو گاڈر اور چھت ہے وہ عام ہے، جو اس کو بنانے والے تھے وہ انسان ہی تھے، اگرچہ نبی تھے اس کے بعد اور انسانوں نے بھی بنایا تھا، ساری چیزیں عام تھیں، اللہ نے اپنی طرف جو نسبت کی وہ گھر خاص ہوگیا۔

اللہ کا گھر کہنے میں مٹھاس

اور جتنی مسجدیں ہیں، یہ کس کہ ہیں؟ اللہ کی ہیں۔

وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ

یہ ساری مسجدیں اللہ کا گھر ہیں، دل یہ چاہتا ہے کہ مسجد کو مسجد نہ کہیں، اللہ کا گھر کہیں کہاں جارہے ہو؟ اللہ کے گھر، کہاں سے آرہے ہو؟ اللہ کے گھر سے، کہاں اعتکاف بیٹھو گے؟ اللہ کے گھر میں، کہاں بیان سننے گئے تھے؟ اللہ کے گھر میں، کہاں چندہ دے کر آئے ہو؟ اللہ کے گھر کو، ہم نے مسجد کو معمولی سمجھ لیا۔

نسبت کی لاج رکھی جاتی

یہ کون ہے؟ یہ مسجد کا امام ہے جی، یہ کون ہے جی؟ یہ مسجد کا مؤذن ہے، حقارت سے ہم کہتے ہیں، خدا کی قسم! اس نسبت کی لاج احساس اور استحضار ہوتا یہ اللہ کے گھر کا امام ہے، یہ اللہ کے گھر کا مؤذن ہے، یہ اللہ کے گھر کا خادم ہے، یہ اللہ کے گھر کے نظام کو دیکھنے والا ہے، یہ جملے جب کہیں گے نا اللہ، اللہ، اللہ کا گھر، اللہ کے گھر کا امام، اللہ کے گھر کا مؤذن، اللہ کے گھر کا خادم، اللہ کے گھر کا چندہ، اللہ کے گھر کا اعتکاف، اللہ کے گھر کی خدمت، یہ جو اللہ، اللہ بولیں گے تو اللہ دل میں آئے گا، تبلیغ میں یہی تو کہتے ہیں کہ سب کچھ اللہ سے ہوتا ہے اللہ کے بول بولیں گے تو اللہ کی بڑائی دل میں آئیگی تو آج سے کوشش کرو اس جملے کو تھوڑا سا چینج کرو، میں نے عرض کیا، رحمت کا عشرہ عام اصطلاح میں گزر گیا، لیکن رحمت ختم نہیں ہوئی، رحمت کا دروازہ بند نہیں ہوا رحمت اب بھی جاری ہے برس رہی ہے۔

دعا پڑھتے وقت استحضار کی ضرورت

جب ہم مسجد میں آتے ہیں یعنی اللہ کے گھر میں آتے ہیں تو کون سی دعا پڑھتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیں

دعا تو سب پڑھتے ہیں، کبھی اس استحضار سے دعا پڑھی ہے کہ میں داخل ہو رہا ہوں اور رحمت کے دروازے میرے لیے کھل گئے، کبھی یہ احساس، کبھی یہ فیلینگز پیدا ہوئی ہیں (نہیں) اس استحضار کے ساتھ آنا ہے، رحمت کا عشرہ عام لوگوں کی نظروں میں گزر گیا مسجد تو ہر وقت ہے، جس میں رحمت کے دروازے کھلوانے کا حکم اللہ دے رہا ہے، رسول اللہ دے رہا ہے، اسی لیے فرمایا کہ اے اللہ! امیرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیں استحضار کے ساتھ، احساس کے ساتھ، یقین کے ساتھ۔

فرشتوں کی صفات

اور جب مسجد میں انسان آتا ہے تو مسجد میں کس کا ماحول ہوتا ہے، فرشتوں کا ملکوتی صفات کے حامل فرشتے، فرشتے بے ادبی کرتے ہیں؟ معلوم یہ ہوا جو اللہ کے گھر میں آگیا، فرشتوں کے ماحول میں آگیا تو اس کے اندر فرشتوں کی صفات آنی چاہئیں، فرشتوں کی صفات کیا ہیں؟ وہ بے ادبی نہیں کرتے، مسجد میں بغیر اعتکاف کی نیت کرے سونا بے ادبی ہے مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا، مسجد میں گروپ بنا کر بیٹھ کر گپ شپ لگانا، مسجد میں ڈاڑھی اور بالوں میں کنگھی کرنا، مسجد میں آکر کسی کی غیبت کرنا بے ادبی ہے تو یہ مسجد میں

آتے ہوئے دعا مانگتا ہے اے اللہ! رحمت کے دروازے کھول دے، اللہ فرماتے ہیں رحمت کے دروازے کھولنا میرا کام ہے، رحمت کو چننا تمہارا کام ہے، اب تم تلاوت کرو رحمت کو چن لو، ذکر کرو رحمت کو چن لو، نوافل پڑھو رحمت کو چن لو، بیان سنو رحمت کو چن لو دعا مانگو رحمت کو چن لو، مراقبہ کرو۔

رحمت کا چننا ہمارا کام ہے

رحمت کا عشرہ، رحمت کا عشرہ، رحمت کا عشرہ، رحمت کے کچھ کام تو کرو، آگے کچھ کماؤ تو سہی، افطار باکس کھل گیا، اس میں پکوڑے ہیں، سموسے ہیں، کھجور ہے جوس ہے، فروٹ ہیں ہم اٹھاتے نہیں ہیں بس ہم خوش ہیں افطار باکس کھل گیا ارے! جب اٹھاؤ گے نہیں تمہیں فائدہ نہیں ہوگا، رحمت کا عشرہ تو کھل گیا، رحمت کا باب اور دروازہ کھل گیا لیکن ہم نے تو کچھ نہیں کرنا۔

رمضان کی نسبت کی لاج رکھیں

اس رمضان کی نسبت کی لاج رکھیں، ہم کہتے ہیں خیال کرو یہ آئی جی کی گاڑی ہے، یہ آئی جی کی گاڑی ہے، ایسی غلطی نہ کرنا کہ ساری زندگی اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے آئی جی کی گاڑی ہے۔

رمضان کی نسبت کے پیش نظر احتیاط کی ضرورت

تو یاد رکھو یہ مہینہ کس کا ہے، (اللہ کا ہے) خیال کرنا آنکھ غلط نہ دیکھے، کس کا مہینہ ہے؟ (اللہ کا ہے) کان غلط نہ سنے، کس کا مہینہ ہے؟ (اللہ کا ہے) زبان غلط نہ بولے، کس کا مہینہ ہے؟ (اللہ کا ہے) ہاتھ غلط نہ پکڑے، کس کا مہینہ ہے؟ (اللہ کا ہے) پاؤں غلط جگہوں کی طرف نہ جائیں، کس کا

مہینہ ہے؟ (اللہ کا ہے) (آرہی ہے بات سمجھ میں) اس نسبت کی لاج (رکھنا) جو ہم نہیں رکھ رہے، ایک مہینہ تھوڑی سی پریکٹس ہوجائے، اس مہینے کی ہم لاج رکھیں، کوئی کام ایسا نہ کریں، جس سے ہمارا اللہ ہم سے ناراض ہوجائے، کوئی کام ایسا نہ ہو ایک مہینے تھوڑی سی مشقت برداشت کریں اللہ تعالیٰ رحمت کے خزانے اور دروازے کھول دیں گے، اب اسباب رحمت میں ایک سبب تو یہ ہے جب بھی مسجد میں داخل ہوں گے تو اس استحضار، احساس اور اس نیت کے ساتھ دعا مانگیں گے۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ! اپنی رحمت کے دروازے کھول دے

اور پھر رحمت کو لینا بھی ہے، رحمت کو حاصل بھی کرنا ہے، ایک تو یہ سبب ہے۔

حصولِ رحمت کا دوسرا طریقہ

دوسرا سبب کہ یہ دعا زیادہ پڑھنی ہے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

اے میرے رب! میری بخشش کر، مجھ پر رحم کر، اور تو بہترین رحم کرنے والا ہے۔

اس دعا کی عجیب تاثیر

فرمایا کبھی کبھی انسان گناہ کرتا ہے، اس گناہ کی وجہ سے عذاب آتا ہے اور وہ عذاب اس کے سر کے اتنے قریب ہوتا ہے، جب یہ دعا پڑھتا ہے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

وہ عذاب وہیں سے واپس کردیا جاتا ہے، رحم رحم کا معنی۔

تو دوسرا کام یہ دعا کثرت سے پڑھنی ہے۔

والدین کی قربانی کی انتہاء

والدین بچوں کے لیے کتنی تکلیفیں اٹھاتے ہیں، کتنی مشقت برداشت کرتے ہیں رات کو بچہ پیشاب کرتا ہے، سردی کا موسم ہے، ماں خود گیلی جگہ پر سوجاتی ہے، بچے کو اٹھا کر خشک جگہ پر لٹا دیتی ہے، باپ سارا دن مزدوری کر کے تھکا ہوا رات کو آتا ہے آنکھ لگتی ہے بچہ روتا ہے، کان میں درد ہے، پیٹ میں درد ہے، بخار ہے، اس کی نیند اُڑ جاتی ہے، یہ بچے کو لے کر کبھی اس کونے میں بھاگتا ہے، کبھی اس کونے میں بھاگتا ہے کبھی کلینک جاتا ہے، کبھی مولانا صاحب سے دم کرواتا ہے، کبھی I.C.U کے باہر ساری رات ٹہلتا ہے کوئی یہ نہیں دیکھتا ہے، میں نے تو دن بھر کام کیا تھا، اور صبح بھی کام پر جاؤں گا، تھکا ہوا ہے وہ برداشت کرتا ہے کیوں؟ اس کا بچہ ہے رحم! رحم کا رشتہ ہے۔

حیران کن بات

ایک عالم فرمانے لگے میرے پاس کتنے لوگ آئے، انہوں کہا کہ جی ہمارے ماں باپ کی عمر بہت زیادہ ہوگئی ابھی وہ بستر پر ہیں، صاحب فراش ہیں، پیرالائیزڈ ہیں، وینٹ پہ ہیں، آپ دعا کریں کہ اللہ ان کو اُٹھالے بیچارے بہت تکلیف میں ہے، ہم بھی خدمت کر کے تھک گئے ہیں' کہا کتنے اولادیں میرے پاس آئیں، لیکن خدا کی قسم! ایک باپ بھی ایسا نہیں آیا جس نے کہا ہو میرا بیٹا بہت بیمار ہے، بہت علاج کرا کے تھک چکا ہوں وینٹی لیٹر پر ہے آپ دعا کریں اللہ اٹھالے، ایسا باپ نہیں آیا، اور آپ نے بھی نہیں سنا ہوگا تو ماں اور باپ کتنی تکلیفیں برداشت کرتے ہیں، خود بھوکے رہے ان کو کھلایا، خود پیاسے رہے ان کو پلایا، خود ننگے رہے انہیں پہنایا، خود سردی

برداشت کی انہیں کمبل اوڑھایا، خود گرمی برداشت کی انہیں ٹھنڈا شربت پلایا، خود جاگتے رہے انہیں لوریاں دے کر سلاتے رہے، ہر بچے کے لیے سب سے امیر اس کا باپ ہوتا ہے جو اس کی کسی خواہش کو رد نہیں کرتا، باپ نے کبھی یہ کہا ہے کہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں، اچھا بیٹا! لے آؤں گا، کل لے آؤں گا، کل لے آؤں گا، پرسوں لے آؤں گا، مزدوری کر کے قرضے مانگ کے، بھیک مانگ کے، کسی کی منت سماجت کر کے تیری ہر ضرورت میں پوری کروں گا۔

اولادوں کا بھیانک رویہ

یہ اولاد بڑے ہو کر اگر باپ دوائی کے لیے پیسے مانگے تو کہتا ہے کہ ایک تو ابو جی! آپ کی دوائیاں ختم نہیں ہوتی ہفتے میں ایک دن فروٹ کا تھیلا لے کر دیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں بڑا خدمت گزار ہوں جی میں نے ماں باپ کی بڑی خدمت کی ہے جی۔

حصولِ رحمت کا تیسرا سبب

میں جو سمجھانا چاہ رہا ہوں وہ سنو رحمت کا تیسرا سبب: ماں باپ کے لیے دعا کرو۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيرًا ﴿۲۴﴾

اے میرے رب! میرے ماں باپ پر رحم فرما جیسے انہوں نے بچپن میں مجھ پر رحم کیا تھا۔

حصولِ رحمت کا چوتھا سبب

اور چوتھا سبب: استغفار کی کثرت

لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿۴۶﴾

تم استغفار کیوں نہیں کرتے تاکہ اللہ تم پر رحم کرے، معلوم یہ ہوا کہ کثرت سے استغفار کرنے والے پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

حصولِ رحمت کا پانچواں سبب

رحم کا پانچواں سبب ہے امر بالمعروف و نہی عن المنکر، اچھی بات کا حکم دو اور بری بات سے روکو، اگر تبلیغ میں چلے گئے، اللہ نے توفیق دے دی بہت اچھی بات ہے، آپ لوگوں کو نماز کی دعوت دیں گے برائی سے روکیں گے، لیکن اگر تبلیغ میں نہ جاسکے تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تو یہاں بھی ہوسکتا ہے، الحمد للہ اس وقت میں کر رہا ہوں آپ اپنے گھر جا کر سکتے ہیں، بیوی کو کہنا کہ جی نماز پڑھ لو، ٹی وی نہ دیکھو، اولاد کو کہہ سکتے ہو بیٹا روزہ رکھو، تلاوت کرو، اعتکاف میں بیٹھو۔

مسجد کے آداب اور ہماری غفلت

اپنے دوستوں کو کہہ سکتے ہو، مسجد میں دنیاوی باتیں مت کرو، مسجد میں چار چار گھنٹے نیند نہ کرو، یہ بے ادبی ہے، مسجد میں جوتے زور سے مت پھینکو یہ کس کا گھر ہے (اللہ کا گھر) اپنے گھر میں بھی کوئی ایسے جوتے نہیں پھینکتا جیسے مسجد میں پھینکتا ہے، اپنے گھر کے واش روم میں کوئی ایسے نسوار نہیں پھینکتا ہے جیسے مسجد میں پھینکتا ہے، اپنے گھر کے بیسن میں کوئی گٹکا ایسے نہیں پھینکتا ہے جیسے مسجد کے وضو خانے میں پھینکتا ہے، اپنے گھر کے کمرے میں کوئی جوتے لیکر نہیں جاتا، مسجد کے اندر ڈبہ پڑا ہوا ہے یہ مسجد کے فرش پر رکھ رہا ہے، یہ امر بالمعروف نہی عن المنکر ہے، ایک عورت مسجد میں آکر بھیک مانگ رہی ہے، عورت کا مسجد میں نماز کے لیے بھی آنا جائز نہیں ہے تو بھیک مانگنا کیسے جائز ہے؟، وہ پاک ہے ناپاک ہے بھیک مانگنے کو اس نے پیشہ بنایا ہوا ہے، مسجد

میں بیٹھ کر بھیک مانگ رہی ہے اور آپ لوگ بھی چھپ چھپ کر دے رہے ہو (میں نے کل بھی بتایا تھا) پیشہ ور بھکاری کو دینا ثواب نہیں گناہ ہے، پوری ذمہ داری سے جملہ کہہ رہا ہوں، آپ گناہ کے کاموں میں اس کا ہاتھ بٹا رہے ہیں، آپ اس کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں، آپ اس کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں، ان کی ایک بری عادت کو آپ پختہ کر رہے ہیں، مستحقین کو محروم کر رہے ہیں، یہ امر بالمعروف نہی عن المنکر ہے۔

حصولِ رحمت کا چھٹا سبب

چھٹی چیز، آپ صدقہ دیں، تھوڑا ہو یا زیادہ ابھی مسجد کا چندہ بھی ہوگا، کس کا گھر ہے (اللہ کا ہے) کس کا مہینہ ہے (اللہ کا ہے) کس کے گھر کا چندہ ہے (اللہ کے گھر کا) دل کھول کر دیں، مدرسوں کے ساتھ تعاون کریں اور چراغ تلے اندھیرا نہ ہو، اس مسجد میں بھی مدرسہ ہے ایک ہزار کے قریب بچے بچیاں اس وقت پڑھ رہے ہیں پچیس کے قریب معلمین معلمات پڑھا رہے ہیں کوئی فیس نہیں ہے۔ اس مدرسہ کے ساتھ تعاون بھی آپ کا فرض بنتا ہے، آپ کا حق بنتا ہے تو صدقے کا اہتمام کریں۔

حصولِ رحمت کا ساتواں سبب

اس کے علاوہ ساتویں چیز بری صحبت سے دور رہیں، اب رات کو ہوٹلوں میں بیٹھ کر سحری تک گپ شپ لگانی ہے، غیبت چغلی، حسد بدنظری، بدگوئی، بد زبانی، تاش کے پتے کھیل رہے ہیں، نائٹ ٹورنامنٹ کھیل رہے ہیں، شور شرابا کر کے لوگوں کی نیندیں لوگوں کی عبادت خراب کر رہے ہیں، بازاروں میں گھوم رہے ہیں پارکوں میں گھوم رہے ہیں، یہ بری صحبت ہے، عبادت نہیں

کرسکتے ہو تو گناہ بھی مت کرو جا کر سو جاؤ۔

حصولِ رحمت کا آٹھواں سبب

اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ

تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

کرو تم مہربانی اہل زمین پر
خدا مہربان ہوگا عرش بریں پر

آپ گھر جاتے ہو، رمضان کا مہینہ ہے، آپ کی طرح آپ کی بیوی نے بھی روزہ رکھا ہے، آپ کی بیٹی نے بھی روزہ رکھا ہے، آپ کی ماں نے بھی روزہ رکھا ہے، روزے کی حالت میں وہ کچن کی گرمی برداشت کر رہی ہے، آگ اور دھواں برداشت کر رہی ہے اور جب آپ کے سامنے چیزیں آتی ہیں یہ نمک کم ہے، پلیٹ ادھر پھینک دی، یہ شربت زیادہ میٹھا ہے گلاس ادھر پھینک دیا، یہ رمضان ہے اور یہ میرا اور آپ کا حال ہے، اس کو تو ہم اللہ کا بندہ سمجھتے ہی نہیں ہیں اور ایک بزرگ نے کہا یہ بہو جو ہوتی ہے نا گھر میں، ساس کی نظر میں تو وہ بندری ہے ہی نہیں، ان باتوں کا خیال رکھو رمضان میں یہ ادھر افطاری دے دی ادھر پیسے دے دیئے بڑے خوش ہوگئے ان گناہوں سے بچو، اپنے گھر والوں پر رحم کرو، چھ چھ آٹھ آٹھ ڈشوں کی فرمائش نہیں کرو بولو ایک دو چیزیں آسانی سے پکاؤ اور عبادت کرو، نماز پڑھو تلاوت کرو ذکر کرو۔

قیمتی اوقات ضائع مت کریں

خدا کی قسم! یہ کھانے پینے کا اور ان چیزیں کا مہینہ نہیں ہے، ہاں مومن کا رزق اللہ تعالیٰ بڑھا دیتے ہیں، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہمارا سارا غم ہی

رزق کا ہو، سارا دن بازاروں کے چکر ہی کھانے پینے کے لیے ہوں، دہی بڑے کہاں سے اچھے ملتے ہیں، چھولے کہاں اچھے ملتے ہیں فروٹ چاٹ کہاں سے اچھا ملتا ہے بریانی کہاں سے اچھی ملتی ہے اور چیزوں کے نام بھی ہمیں نہیں آتے، یہ اردو اسپیکنگ اور میمن اور کچھ حضرات اس میں بہت آگے ہیں تو یہ ان چیزوں کا وقت نہیں ہے یہ رونے دھونے اور رب کو منانے اور راز و نیاز کا وقت ہے۔

غصہ پر کنٹرول کی ضرورت

اور آخری چیز اپنے غصے کو روکنا، اپنے غصے کو روکو اور جس کو غصہ آئے اور وہ اس غصے کو روک دے آج کمزور پر ہم سب کو غصہ آتا ہے، طاقتور پر کسی کو غصہ نہیں آتا، ایک مولانا صاحب نے کہا اکثر ہم اپنی بیوی کو مار دیتے ہی نا اور بعد میں کہتے ہیں مائنڈ مت کرنا، بس میں بے قابو ہوگیا تھا مجھ سے غلطی ہوگئی، کہا باہر جاؤ کسی پہلوان اور ہیوی ویٹ کو دیکھ کر ایک تھپڑ لگاؤ اور بولو یار مائنڈ مت کرنا مجھ تمہیں پتا چلے کتنے بہادر ہو۔ میری بات سمجھ میں آرہی ہے؟ کسی طاقتور کو آدمی چماٹ مار کر کہے کہ یار! غلطی ہوگئی بلکہ وہاں تو ہزار دفعہ سوچے گا۔ لیکن وہ بیچاری اللہ کی بندی ہے تمہارے قبضے میں ہے اس کا کوئی پوچھنے والا نہیں ہے بس باہر لڑکر آتے ہو اور غصہ اس پر نکالتے ہو تو فرمایا جس کو غصہ آئے اور وہ اپنے غصے کو اللہ کی رضا کے لیے روک لے۔ فرمایا: اللہ اپنے پردے ہٹا کر اپنا دیدار کرائے گا جتنی بار غصے کو روکو گے اتنی بار اللہ اپنا دیدار کرائیں گے۔

اللہ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

جمعۃ الوداع کی دینی حیثیت

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ..... جمعۃ الوداع، وجہ تسمیہ، اہمیت وفضیلت اور مقام شکر۔
- ..... تین بدنصیب شخص
- ..... اسم محمد (ﷺ) کی برکات
- ..... علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا عشق رسول
- ..... عشقِ رسول (ﷺ) پر مشتمل اشعار
- ..... حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حیرت انگیز واقعات
- ..... ہماری غفلت اور آرام پسندی۔
- ..... بخشش سے محروم افراد
- ..... اللہ والوں کا خوفِ خدا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا

﴿سورۂ آل عمران: ۱۶۴﴾

وَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِیْ مَقَامٍ اٰخَرَ

شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ

وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ ۚ

﴿سورۂ بقرہ: ۱۸۵﴾

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ

مِنْ ذَنْبِهٖ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْھَاشِمِیُّ الْمَدَنِیُّ الْکَرِیْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا
زندہ ہوجاتے ہیں جو مرتے ہیں ان کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا
کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دریتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا
خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی سورہ بقرہ کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ پیش کی ہے۔

جمعۃ الوداع کی وجہ تسمیہ

آج رمضان المبارک کا تقریباً آخری جمعہ ہے ویسے تو اس کو جمعۃ الوداع کہا جاتا ہے تو اس کا یہ نام قرآن اور حدیث سے اس طرح ثابت نہیں ہے البتہ رمضان رخصت ہو رہا ہے اور رمضان میں یہ آخری جمعہ ہے اب اگلا رمضان اور اگلے رمضان کا جمعہ نصیب ہو کہ نہ ہو اس اعتبار سے اس کو جمعۃ الوداع لوگ کہتے ہیں۔

جمعۃ الوداع کی اہمیت وفضیلت

اتنی بات سمجھ لیں کہ اس جمعۃ الوداع میں کوئی خاص نماز، کوئی خاص طریقہ نماز کا، دعا کا کوئی الگ سے ثابت نہیں ہے، البتہ یہ دن فضیلت والا ضرور ہے، ایک فضیلت تو یہ ہے کہ رمضان کا دن ہے رمضان کے مہینے کو سیدالشھور سارے مہینوں کا سردار کہا گیا اور پھر جمعہ کو سیدالایام کہا گیا، دنوں کا سردار کہا گیا، ہر رمضان میں، ہر افطار میں دس لاکھ جہنمیوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے اور آخر رمضان میں جتنے جہنمی پورے رمضان میں آزاد ہوجاتے ہیں ان سب کے برابر آخری رمضان میں آزاد کیا جاتا ہے۔

اللہ کی رحمت

اگر یوں کہا جائے کہ اللہ کی رحمت تو انسانوں کو معاف کرنے کے بہانے ڈھونڈ رہی ہے ورنہ ہمارا کوئی بھی عمل وہ اس معیار کے مطابق نہیں ہے، جو روزے کا معیار ہے، تراویح کا معیار ہے، نمازوں کا معیار ہے، تلاوت کا معیار ہے، اعتکاف کا معیار ہے، زکوٰۃ کا معیار ہے، ذکر کا معیار ہے، حج وعمرے کا معیار ہے، تبلیغ اور جہاد کا معیار ہے اس معیار کے مطابق تو ہمارا کوئی عمل نہیں پھر بھی وہ قبول کرلے تو اس کی شان کریمی اور اس کی ذرہ نوازی ہے۔

تیرے کرم سے اے کریم کون سے شے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

مقام شکر

تو یہ دن اس اعتبار سے اہم ہے کہ رمضان کا مہینہ ہے پھر جمعہ کا دن

ہے پھر رمضان کا آخری جمعہ ہے تو ان نسبتوں کو دیکھ کر اس دن کو اہمیت دی جائے ایک تو جذبہ شکر ہو کہ اللہ نے ہمیں پھر یہ رمضان نصیب کیا ایمان کی حالت میں نصیب کیا اور ٹوٹے پھوٹے روزے رکھنے کی توفیق دی اور تراویح کی سعادت بھی مل گئی، زکوٰۃ بھی ادا کر دی، تلاوت بھی کر لی، بہت سے لوگ اعتکاف میں بھی بیٹھ گئے، تبلیغ کی توفیق بھی مل گئی تو اس پر جذبہ شکر تو ہو اب بہت سے لوگ یہ ارمان دل میں لے کر دنیا سے چلے گئے اس رمضان سے پہلے چلے گئے ان کے دل میں بھی یہ چاہت تھی کہ ہمیں ایک رمضان اور مل جاتا وہ سحری کی برکت، وہ افطاری کی برکت، وہ تراویح کا جوش، وہ افطار کے وقت ایک خوشی کا سماں، وہ اعتکاف کی راتیں اور وہ طاق راتیں اور وہ لیلۃ الجائزہ اور وہ شب قدر کی تلاش اور وہ تراویح میں ختم القرآن کی محافل اور وہ لوگوں کا جوق در جوق مسجدوں کی طرف آنا، قرآن کریم سے تعلق یہ بہاریں نصیب ہو جائیں یہ تمنا ان کی بھی تھی لیکن پوری نہ ہو سکی۔

بقیہ دنوں کی قدر دانی

اب ان دنوں کی قدر پوچھنی ہے تو ان قبر والوں سے پوچھو، وہ کہہ رہے ہوں گے ایک رمضان مل جاتا۔ فرمایا تمہیں پتا چل جائے کہ اس رمضان کی برکت کیا ہے؟ تو مسلمان تمنا کرے کہ کاش! پورا سال رمضان ہوتا اسی لیے اس رمضان کی اور چند دنوں یعنی پانچ چھ دنوں کی، چار پانچ راتوں کی باقی ہیں، چند سو گھنٹے باقی ہیں، پانچ چھ افطاری باقی ہیں، پانچ چھ سحریاں باقی ہیں، پانچ چھ تراویح باقی ہیں، پانچ چھ دنوں کا اعتکاف باقی ہے، ہمیں اب بھی قدر نہیں ہے، یہ قدر ان سے پوچھو جو اس وقت قبروں میں ہیں تو اس پر جذبہ شکر

ہو کہ چلو رمضان نصیب ہو گیا۔

دوسرا شکر

اس بات پر بھی شکر ہو کہ اللہ نے ہمیں اپنے غافل بندوں میں شمار نہیں کیا، بہت سے بدقسمت ایسے ہیں انہیں پتا ہی ہیں چلتا کہ رمضان کب آیا اور کب گیا؟ نہ وہ روزے رکھتے ہیں، نہ ان کی روٹین میں کوئی فرق آتا ہے، غیر رمضان میں بھی دس گیارہ بجے اٹھ کر ناشتہ کر رہے تھے رمضان میں بھی کر رہے ہیں تو ان بدقسمت لوگوں میں اللہ نے ہمیں شمار نہیں کیا اس پر بھی شکر ہو جیسے بھی ہیں ٹوٹی پھوٹی عبادت کی لیکن کی تو سہی اور کس کی توفیق تھی؟ اس اللہ کی توفیق تھی اللہ نہ چاہتا تو ہم بھی ان لوگوں میں سے ہوتے اس پر بھی ہم شکر کریں۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ

اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تمہاری نعمتوں میں ضرور بضرور اضافہ کروں گا۔

ڈرنے کا دن

لیکن آج کا دن ڈرنے کا دن بھی ہے، افسوس کا دن بھی ہے کہ اس ماہ رمضان کی جو قدر تھی وہ ہم نہ کر سکے، جو حق تھا وہ ادا نہ کر سکے، جو شرائط تھیں اس پر پورا نہ اتر سکے، جو آداب تھے اس کا لحاظ نہ کر سکے، اپنے لیے جو بخشش کے جو پروانے لینے تھے وہ اب تک یقینی نہیں ہیں ہمیں دس، بیس، تیس قرآن پڑھنے تھے وہ ہم نہ پڑھ سکے، ہمیں گھنٹوں رو رو کر ربّ کو منانا تھا وہ ہم نہ کر سکے، پیٹ اور منہ کی طرح آنکھ کا روزہ رکھنا تھا وہ ہم نہ رکھ سکے۔ کان کا روزہ نہ رکھ سکے، زبان کا روزہ نہ رکھ سکے، ہاتھ کا روزہ نہ رکھ سکے، پاؤں کا روزہ نہ

رکھ سکے، دماغ و دل کا روزہ نہ رکھ سکے، اس پر ڈر بھی ہو اور یہ تو یقینی ہے کہ ہم نے حق نہیں ادا کیا تو ساتھ ساتھ ڈر بھی لگا رہے۔

ایمانی کیفیت

اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاء

ایمان امید اور خوف کی درمیانی کیفیت کا نام ہے، ڈر بھی ہو اور ساتھ ساتھ امید بھی ہو یہ دونوں چیزیں ضروری ہیں۔

تین بدنصیب

جو حدیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ جمعہ کے دن مسجد نبوی تشریف لائے اور جمعہ کے خطبہ کے لیے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا آمین کہا دوسری سیڑھی پر قدم رکھا آمین کہا تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو آمین کہا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ آج آپ نے وہ عمل کیا جو اس سے پہلے نہیں کیا آپ ﷺ نے فرمایا جب میں منبر کے قریب آیا تو جبرائیل امین میرے قریب آئے جب میں نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرائیل امین نے بددعا دی ہلاک ہوجائے وہ شخص جو اپنے والدین کو یا ان میں کس ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پائے اور وہ ان کی خدمت کرکے جنت نہ کمائے تو میں نے آمین کہی اور اب بددعا دینے والا کون ہے، فرشتوں کا سردار، عرشیوں کا سردار اور اس پر آمین کہنے والا کون ہے، عرش اور فرش دونوں کا سردار ہے، دنیا اور آخرت دونوں جہانوں کا سردار ہے، نبی اور ولی سب کا سردار، وجہ کائنات، وجہ تخلیق اور دن کون سا ہے؟ جمعہ کا اور وقت کون سا تھا؟ جمعہ کی نماز کا اور کس وقت؟ عین خطبہ کے وقت اور جگہ کون سی؟ مسجد میں اور مسجد کون سی؟ مسجد نبوی اور مسجد نبوی کے کون سے حصے پر؟

منبر پر آپ ذرا بددعا پر غور تو کرلیں جمعہ کا دن، جمعہ کی نماز کا وقت، مسجد نبوی اور پھر منبر اور پھر بددعا دینے والا جبرائیل امین اور آمین کہنے والا محمد الرسول ﷺ بتاؤ یہ بددعا لگے گی یا نہیں؟

زیادہ خطرے کی بات

اب جن کے والدین زندہ ہیں اور وہ قدر نہ کریں تو وہ تصور تو کرلیں کہ ہم کتنے بڑے خطرے میں جارہے ہیں، کرونا وائرس اتنا بڑا خطرہ نہیں ہے، کینسر اتنا بڑا خطرہ نہیں ہے جتنا خطرناک یہ مرحلہ ہے، کیوں کہ حدیث میں آتا ہے کہ جو والدین کو محبت بھری نگاہ سے دیکھے مقبول حج وعمرے کا ثواب ملتا ہے تو صرف دیکھنے پر حج اور عمرے کا ثواب ہے تو خدمت کرنے پر کیا کیا انعام ملے گا؟ اگر یہ ان کو بڑھاپے کی حالت میں پائے اور خدمت کرکے جنت نہ کمائے تو ایسا شخص ہلاک ہوجائے گا۔

ہم تو جی پیر صاحب کی بددعا سے ڈرتے ہیں یہ والدین اتنے بڑے پیر جو گھر میں موجود ہیں اور ان کے متعلق بددعا جبرائیل امین اور پیغمبر مل کر دے رہے ہیں اس بددعا سے نہیں ڈرتے۔

ایک مشہور غلط فہمی

اور یہ جو ہوتا ہے کہ جی چار رکعت پڑھو پہلی رکعت میں فلاں سورہ اتنی بار پڑھو ساری عمر کی قضا نمازیں معاف ہوجائیں گی بالکل غلط ہے، کوئی اس کا ثبوت نہیں ہے۔

والدین کو راضی کرنے کی فکر

یہ عمل کرو جو آپ سن رہے ہو کہ آج جا کر والد صاحب اور والدہ محترمہ کو

راضی کرلو اور جن کے والدین دنیا سے چلے گئے تو اب ایک طریقہ یہ ہے کہ آپ نیک بنو اور جتنے نیک عمل کرو گے ثواب ان کو ملے گا یہ بھی ان کے ساتھ احسان ہے۔

دوسرا طریقہ ان کے نام پر صدقہ خیرات کرو، ان کے لے قرآن پڑھو، ان کے لیے مسجد بناؤ، ان کی طرف سے مدرسہ سے تعاون کرو، ان کے لیے غریبوں کو راشن دو۔

اور تیسرا طریقہ ان کے جو رشتہ دار ہیں چچا ہیں، ماموں ہیں، والد صاحب کا کزن ہے، دادا ہے، ان کے جو دوست ہیں جو والد صاحب کے قریبی تھے ان کے ساتھ احسان کرو، آپ فرمانبرداروں کی لسٹ میں شامل ہوجاؤ گے تو ایک تو یہ بددعا دی کہ ہلاک ہو جائے وہ شخص جو والدین کو یا ان میں سے کیس ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پائے اور وہ ان کی خدمت کر کے جنت نہ کمائے۔

دوسری بددعا

اور دوسری بددعا کیا دی؟ کہ ہلاک ہوجائے وہ شخص جس کے سامنے آقا ﷺ کا نام لیا جائے اور وہ آپ ﷺ پر درود نہ پڑھے۔

درود پاک پڑھنے میں کوتاہی سے بچیے

اَلْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ

وہ بخیل ہے، وہ کنجوس ہے جس کے سامنے آقا ﷺ کا نام آئے اور وہ ﷺ نہ پڑھے۔ اس کو بھی بددعا دی۔

اور علما نے لکھا ہے جس طرح نبی ﷺ کا نام سننے پر صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

یا ﷺ پڑھنا ضروری ہے، اسی طرح جب آپ پیارے نبی ﷺ کا نام لکھیں گے تو پورا ﷺ لکھنا ضروری ہے صرف ص کا نشان نہ ڈالیں اور لکھنے میں بھی کنجوسی نہ کریں۔

اسم محمد ﷺ کی برکات

یہی نام تو ہے جس کی برکت سے بیڑا پار ہوگا
دلوں سے غم مٹاتا ہے محمد ﷺ نام ہی ایسا ہے
نگر اجڑے بستا ہے محمد ﷺ نام ہی ایسا ہے
کوئی یعقوب سے پوچھے کہ یوسف مل گئے کیسے
یہ بچھڑوں کو ملاتا ہے محمد ﷺ نام ہی ایسا ہے
انہی کے نام سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
نبی کے نام لینے سے نبی کو یاد کرنے سے
محبت کے کنول کھلتے ہیں
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمد ﷺ نام ہی ایسا ہے

تو اس نام کو محبت سے لیا جائے، اب ایک دفعہ سارے حضرات پڑھ لیجیے ''محمد ﷺ''۔

علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا عشق رسول ﷺ

اب آگے سنو حضرت مولانا علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ انہوں نے پوری زندگی کبھی بغیر وضو کے آقا ﷺ کا نام نہیں لیا یہ محبت ہے۔

رمضان میں دوسرا کام

اب ہم کتنی بار درود شریف پڑھتے ہیں ہر آدمی دیکھ لے تو دوسرا کام جو چند ایام رمضان کے باقی ہیں ان دنوں میں کثرت سے درود شریف پڑھیں۔

عشق رسول ﷺ پر مشتمل اشعار

حد سے بڑھنے لگی جب پریشانیاں
اہل باطل کا ظلم و ستم دیکھ کر

آقا ﷺ تیری طرف جب نظر اٹھ گئی
سارے غم مٹ گئے تیرا غم دیکھ کر

جب بھی یلغار کی رنج و آلام نے
توڑ ڈالے میرے آنسوؤں کے حجم

بہتی آنکھوں کو لیکن قرار آگیا
جان عالم تیری چشم نم دیکھ کر

تیری جودو عطا کی نہیں انتہا
تیری رحمت کی بھی کوئی حد ہی نہیں

دشمن جان بھی آئے امان کے لیے
تیرے دامن کا لطف و کرم دیکھ کر

تیرا اسوہ شب زندگی کی سحر
تیری تقلید جاہ گئے فردوس ہے

بھولے بھٹکوں کو راہ ہدایت ملی
جب چلے تیرا نقشِ قدم دیکھ کر

نہ جانے کیا بات تھی گنبد سبز میں
دل مچلنے لگا روح تڑپنے لگی

آرزئے ارم کی اُڑی رنگتیں
جب سے آئے ہیں تیرا حرم دیکھ کر

نبی کا روضہ دیکھ کر تو جنت بھی بھول جائیں میرے بھائی! اس کا نظارہ ہی منفرد اور الگ ہے اے نبی!

تجھ سے بہتر خصائل میں کوئی نہیں
تجھ سے بہتر شمائل میں کوئی نہیں

تاج فخر الرسل تیرے سر پر رکھا
دست قدرت نے عرب و عجم دیکھ کر

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حیرت ناک واقعات

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جب حدیث پڑھانے آتے اور وہ کہاں پڑھاتے تھے؟ مسجد نبوی میں روضہ رسول کے سامنے تو غسل کرتے، نیا لباس پہنتے تھے ان کا ایک شہزادہ شاگرد یا مرید تھا ہر سال کے شروع میں ان کو 360 جوڑے دیتا اور عمامے الگ ہوتے، ٹوپیاں الگ ہوتیں، خوشبو الگ ہوتی، آپ روزانہ ایک جوڑا پہنتے اور وہ روزانہ غسل کرتے، نیا لباس زیب تن کرتے، عمامہ پہنتے، ادب کے ساتھ مسجد نبوی آتے، روضہ رسول کے سامنے بیٹھ کر وہ حدیث کا درس دیا

کرتے تھے۔

محبت نبوی ﷺ کی عجیب مثال

ایک دن درس کے دوران ان کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا جیسے کوئی آدمی بہت تکلیف میں ہوتا ہے لیکن وہ حدیث پڑھاتے ہی رہے جب فارغ ہوئے تو ایک شاگرد سے کہا کہ میرا کرتہ اٹھا کر دیکھو اس نے کرتہ اٹھایا تو بچھو نے بہت سی جگہوں پر تقریباً ۱۷ جگہوں پر ڈنگ مارا تھا، ڈس لیا تھا، اب بچھو جب ڈستا ہے کتنی تکلیف ہوتی ہے؟ کسی نے کہا حضرت آپ پہلے بتا دیتے ہم اس کو مار دیتے آپ نے اتنی تکلیف کیوں اٹھائی؟ فرمایا روضے کے سامنے بیٹھا ہوا تھا، آقا ﷺ کی حدیثیں سنا رہا تھا، میری غیرت نے گوارا نہ کیا کہ بچھو کے ڈسنے پر محمد عربی ﷺ کا کلام چھوڑ دوں محبت اس کو کہتے ہیں۔

ہماری غفلت اور آرام پسندی

ہم مچھر کے کاٹنے پر Distrab ہوجاتے ہیں لائٹ جانے پر Distrab ہوجاتے ہیں، بعض ساتھی تراویح میں پنکھا ڈھونڈتے ہیں مل جائے تو اچھا ہے نہ ملے تو خالی صف کو چھوڑ کر پیچھے کھڑے ہوجاتے ہیں، کبھی کبھی تو ہمیں اپنے کرتوتوں پر شرم آتی ہے کہ ہم کیسے مسلمان ہیں؟ یعنی اس طرف دھیان جاتا کیوں ہے؟ اب وہ کھڑا ہوا ہے اور اس کی توجہ یہاں ہے کہ یہ پنکھا بند ہو گیا، یہ Slo ہو گیا، یہ کم ہو گیا بھائی مسجد ہے اور قدرت کا نظام چل رہا ہے، لائٹ آئے گی جائے گی، ہاں بھائی کبھی لائٹ کا پاور زیادہ ہوگا، کبھی کم ہوگا بھائی چیز صحیح ہوگی خراب ہوگی میں غلط تو نہیں کہہ رہا ہوں؟ لیکن ہم لوگوں کی وہ توجہ بھی نہیں لگتی۔ یہاں نماز میں مچھر کے کاٹنے پر Distrab، پنکھا بند ہونے پر

Distrab، لایٹ کم ہونے پر Distrab تو دوسرا کام جو ہم نے کرنا ہے وہ درود پڑھنا ہے بھائی! زور سے بولو روزہ ہمارا بھی ہے کیا کرنا ہے؟ درود پڑھنا ہے، آپ لوگوں سے تو ایسا لگ رہا ہے کہ زبردستی کسی نے آپ کا روزہ رکھوا دیا ہے، ہاں بھائی! بشاشت کے ساتھ بولو کیا کرنا ہے؟ درود پڑھنا ہے پڑھو ایک دفعہ ﷺ ہاں میرے بھائیو! مسلمان تو نبی کا نام سن کر جھوم اٹھتا ہے، جوش میں آجاتا ہے تو دوسرا کام یہی والا کرنا ہے کہ اپنے نبی ﷺ کا نام آئے تو درود شریف پڑھنا ہے۔

تیسرا بدنصیب

تیسری بدعا فرمایا ناکام اور نامراد ہو، ہلاک ہوجائے وہ شخص جو رمضان کا مہینہ پائے اور اپنی مغفرت نہ کروائے اور جو ڈرنے کی بات کہہ رہا تھا وہ یہ کہ تیس، چالیس، پچاس رمضان گزار دیئے یہ بھی جانے والا ہے کچھ دن باقی ہیں آیا مغفرت ہوئی یا نہیں؟ بخشش کا پروانہ ملا یا نہیں؟ دل گواہی دیتا ہے، لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں کیسے پتا چلے گا۔ بھائی! پتا چلتا ہے جب آدمی اللہ کو راضی کرتا ہے اس کا دل مطمئن ہوتا ہے اللہ اس کو بتاتے ہیں کہ تو ہم سے قریب ہے دور نہیں ہے ہم سے۔ ہماری نظروں میں ہے، ہماری رحمت کی آغوش میں ہے، ہماری رحمت کی گود میں ہے، رحمت کی چادر تلے ہے اس کو پتا چلتا ہے۔ اور جب آدمی گناہ گا ہوتا ہے تو اس کو اشارہ ملتا ہے تو بھی پتا چلتا ہے۔

اپنا محاسبہ

میں نے غالباً پچھلے جمعہ میں بھی کہا تھا ایمان چیک کرنے کا طریقہ بتایا تھا رمضان جانے پر خوشی ہورہی ہے تو ایمان کمزور ہے اور اگر افسوس ہو رہا ہے

تو ایمان پکا ہے، توفیق مل رہی ہے اور رونا آرہا ہے تو ایمان اچھا ہے۔

بخشش سے محروم افراد

اس رمضان میں جو لوگ بخشش سو محروم رہتے ہیں وہ کون ہیں؟

① ۔شراب کا عادی کثرت سے شراب پینے والا۔

② ۔ والدین کا نافرمان۔

یعنی بہت سے لوگوں کو آپ بھی جانتے ہوں گے کہ وہ ماں باپ سے الگ رہتے ہیں، ٹھیک ہے مجبوری ہوگی لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ وہ ہفتے میں ایک دن ملنے جاتے ہیں صرف ایک دن تو جب انسان کے بچے ہوتے ہیں اور وہ کام پر جاتا ہے بار بار گھڑی دیکھتا ہے شام کب ہوگی؟ کہ میں کب جا کر بچوں سے ملوں گا؟

بچہ بھی فون کرتا ہے کہ ابو کب آئیں گے؟ باپ کتنی تڑپ لے کر جاتا ہے جب جاتا ہے تو بچوں کو گود میں اٹھاتا ہے یہی بچہ جب بڑا ہوتا ہے تو ہفتے میں ایک دن کے لیے، تھوڑی دیر کے لیے جاتا ہے اور میں کچھ لوگوں کو جانتا ہوں کہ ایک فروٹ کا ایک شاپر ساتھ لیا اور کہتا ہے کہ الحمدللہ ہر اتوار کو جاتا ہوں اور فخر بھی کرتا ہے، ماں باپ ایک ہفتے اکیلے بیمار ہیں ان کو رات کو نیند نہیں آتی یہ ہمیں معلوم نہیں اور ایسا بھی ہم نے دیکھا ہے کہ بعض اوقات وہ اتوار کو بھی نہیں آتے پروگرامات زیادہ تھے، آج دعوت تھی، آج بچوں نے ضد کی پکنک پر لے گیا، اس لیے میں اس اتوار کو نہیں آسکتا، وہ سات دن تک دروازے کو تکنے والے تھے تم نے بڑی آسانی سے انہیں کہہ دیا کہ میں آج Bussy ہوں آج نہیں آسکتا۔

والدین کا مقام

بھائی! اللہ نے اپنی عبادت کے ساتھ جس کا ذکر کیا وہ ماں باپ کی خدمت ہے، اللہ نے اس جنت کو جس کے قدموں تلے رکھا وہ ماں ہے۔

اللہ نے اپنی خوشی کو جس کی خوشی میں پیوست کیا وہ باپ ہے

اللہ نے اپنی ناراضگی میں جس کی ناراضگی کو جوڑا وہ باپ ہے۔

اللہ نے جنت کے دو Central gate اور مرکزی دروازے جنہیں کہا وہ ماں باپ ہیں۔

آپ کے سب سے بڑے پیر آپ کے ماں باپ ہیں، ان کی قدر کرو۔

ماں باپ کے نافرمان کی بخشش نہیں ہوتی تو ہم نے یہ کام کرنے ہیں۔

تیسرا رشتہ داری توڑنے والا اس کی بھی بخشش نہیں ہوگی۔

حسد اور کینہ کا وبال

اور چوتھا دل میں حسد رکھنے والا، کینہ رکھنے والا، بغض رکھنے والا، اب نماز میں کھڑے ہوئے ہیں اب جس کے برابر میں کھڑے ہوئے ہیں اس کے بارے میں دل میں خیالات چل رہے ہیں۔ یار! یہ آدمی تو ایسا ہے یہ ویسا ہے اس نے مجھ سے جھگڑا کیا تھا، نماز میں کھڑے ہوئے ہیں بھائی ایک آدمی وہ ایک تھیلی میں کچرا ڈالے اور کچرا باندھ کر بیگ لگا کر نماز پڑھنے آجائے تو نماز ہوگی؟ بھائی شرط ہے کہ جگہ پاک ہو، بدن پاک ہو، کپڑے پاک ہوں، ستر چھپا ہو، منہ قبلہ کی طرف ہو، نماز کا وقت ہو، نیت ہو یہ شرط ہے اب ساری شرطیں پوری ہیں کچرا لٹکایا ہوا ہے نماز ہوگی؟ وہ طواف کرے گا اس بیگ کو لٹکا کر طواف ہوگا؟ تو بھائی یہ جو دل ہے یہ کچرا کنڈی بنا ہوا ہے؟ اس میں ہم نے

گند بھرا ہوا ہے چغلی، غیبت، بدنظری، حسد، کینہ، بغض، خیانت، فریب، دھوکہ، جھوٹ، قتل، رشوت، سود، حسد، حق تلفی ساری چیزیں اس لیے اقبال مرحوم نے کہا:

تو جو سربسجود ہوا کبھی تو زمین سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

حسد اور تکبر کا علاج

تو بھائی یہ جو چیز ہے، حسد، بغض کینہ اس سے ہم بچیں اور یہ حسد کب ختم ہوتا ہے، کینہ اور بغض کب ہوتا ہے؟

کبر کب ختم ہوتا ہے؟ جب آدمی اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے حقیر سمجھتا ہے، جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کتنے بڑے ولی ہیں بلکہ ولیوں کے پہلوان ہیں، سردار ہیں یہ کسی زمانے میں حقیقی پہلوان تھے لمبا واقعہ ہے لیکن اللہ نے دل بدلا روحانیت کے پہلوان بنے۔

حقیقی پہلوان

اصل پہلوان تو یہ ہے کہ جو نفس کو پچھاڑ دے۔

لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ

پہلوان وہ نہیں جو دوسرے کو گرا دے پہلوان وہ ہے جو اپنے نفس کو قابو میں کرلے۔

تو یہ ولی کیسے بنے؟ ایک واقعہ میں نے پڑھا کسی محفل میں یہ شریک تھے اور یہ اتنے برے نہیں تھے اللہ معاف کرے جتنے ہم برے ہیں وہ لوگ نیک ہونے کے باوجود اپنے آپ کو گناہ گار سمجھتے تھے۔

اللہ والوں کا خوف خدا

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا زمانہ پایا کہ لوگ نیکی کر کے روتے تھے کہ حق ادا نہیں کیا ''مُحْسِنِیْنَ'' نیکی کی اور اس کے بعد۔

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ (سورۂ ذاریات: ۱۷)

رات کو عبادت کی اور صبح

وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

صبح رو رہے ہیں روتے روتے چہرے پر نالیاں بن گئیں، لکیریں بن گئیں کہ عبادت کا حق ادا نہیں کر سکا۔

تو یہ برے نہیں تھے نیک تھے لیکن پھر بھی بیٹھے ہوئے تھے بھرے مجمعے میں اس میں بہت سے گناہ گار ہوں گے ابھی میں اپنے گریبان میں جھانکوں اور آپ جھانکیں تو پتا چل جائے گا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی عاجزی اور ولایت کا تاج

تو ایک بزرگ تقریر کر رہے تھے اس بزرگ نے کہا اس مجمع میں جو سب سے بڑا گناہ گار ہے وہ چلا جائے اور اگر ہم اعلان کریں کہ جو سب سے بڑا گناہ گار ہے وہ چلا جائے تو سب ایک دوسرے کو دیکھیں گے کہ کون کھڑا ہوتا ہے؟ تو حضرت نے اعلان کیا کہ اس مجمع میں جو سب سے بڑا گناہ گار ہے وہ اٹھ کر چلا جائے تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اٹھ کر چلے گئے یہی وہ لمحہ تھا اللہ نے کہا تم نے میرے بندوں پر ستاری والی چادر ڈالی تو نے اپنے آپ کو اتنا حقیر سمجھا، آپ نے اتنی عاجزی دکھائی، آج سے میں تجھے ولایت کا وہ مقام

دوں گا کہ رہتی دنیا تک لوگ تیری قسمت پر ناز کریں گے، اپنے آپ کو عاجز، حقیر، فقیر، سمجھو، جتنی بڑی عبادت کرو اتنی ہی عاجزی آجائے، ہمارا معاملہ الٹا ہے ہم تھوڑی عبادت کرتے ہیں اور دوسروں کے عیوب تلاش کرتے ہیں فلاں کی کوئی بات کا کاش مجھے پتا چل جائے۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا تقویٰ

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت تھی اور حدیث میں آتا ہے کہ جب انسان وضو کرتا ہے تو وہ گناہ جو چہرے نے کیے وہ دُھل گئے، جو گناہ پاؤں نے کیے وہ دھل گئے تو جب کسی کے کوئی گناہ دھلتے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس کو گرتا ہوا دیکھ لیتے تھے، اب سوچ دیکھیں رو رو کر کہنے لگے اے اللہ! یہ نعمت اور کشف چھین لے تیرے بندے میری نظر میں حقیر ہو رہے ہیں، جب انسان کسی کو نظر سے گراتا ہے تو یہ خود اللہ کی نظر سے گر جاتا ہے، بلڈنگ سے گرنا اتنا خطرناک نہیں، لفٹ سے گرنا اتنا خطرناک نہیں، کرنسی کا گرنا اتنا خطرناک نہیں جتنا اللہ کی نظر میں گر جانا خطرناک ہے اور یہ کب ہوتا ہے؟ جب انسان دوسروں کو حقیر سمجھے۔

وقت کی قدر کیجیے

تو ان گناہوں سے ہم توبہ کریں، یہ جو رمضان کے چار، پانچ دن باقی ہیں اس کو مسجد میں گزاریں، ضروری نہیں ہے کہ آپ اعتکاف میں نہیں بیٹھے تو مسجد میں پابندی ہے، زیادہ وقت تلاوت میں، ذکر میں، دعا میں زیادہ وقت لگائیں، گھر میں بھی عبادت کریں، باہر اٹھنا بیٹھنا چھوڑ دیں، یہ پانچ چھ دن روڈوں پر نہ گزاریں، روڈ پر بیٹھنے کا فائدہ بالکل نہیں ہے. نقصان بہت ہیں،

پھر قبر میں تمنا کرے گا کہ کاش ایک رات آجاتی پھر مسجد کا کونہ ہوتا اور میں ہوتا، تیری کتاب ہوتی اور میرے ہاتھ ہوتے، تیری رحمت ہوتی اور میرے آنسو ہوتے، تیری نماز ہوتی اور میرے پاؤں پر ورم آجاتے ایک رات کی خواہش ہوگی لیکن نہیں ملے گی۔

اللہ ہم سب کو مرنے سے پہلے مرنے کی تیاری کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

فضائل رمضان
اور اہمیت زکوٰۃ

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ..... رحمتوں اور بخششوں کا مہینہ
- ..... رمضان کے اہم کام
- ..... روزے کی حفاظت
- ..... کبھی نہ ختم ہونے والے دو گناہ
- ..... زکوٰۃ اور ٹیکس میں فرق اور زکوٰۃ کی اہمیت
- ..... سود کے نقصانات
- ..... امت کے زوال کا سبب
- ..... زکوٰۃ نہ دینے میں دنیاوی نقصانات
- ..... زکوٰۃ کے اہم بنیادی مسائل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾

﴿سورۂ بقرہ: ۱۸۳﴾

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ مَقَامٍ اٰخَرَ

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ

﴿سورۂ بقرہ: ۱۸۵﴾

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْهَاشِمِیُّ الْمَدَنِیُّ الْكَرِیْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاكِرِیْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی چند آیات تلاوت کیں اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی۔

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے، برکتوں، رحمتوں، سعادتوں کا نزول ہونے والا ہے، سرکار دو عالم ﷺ نے رمضان کی آمد پر صحابہ رضی اللہ عنہم جمع کیا اور فرمایا تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ فگن ہورہا ہے، جس میں نفل کا ثواب فرض کے ثواب، کے برابر ملے گا، اور فرض پر ستر فرضوں کا ثواب ملے گا، مومن کا رزق اس میں بڑھا دیا جاتا ہے، صبر کا مہینہ ہے، مواساۃ کا مہینہ ہے بلکہ یوں لکھا کہ اگر امت کو پتا چل جائے کہ رمضان کی فضیلت کتنی ہے، یہ کتنا بابرکت مہینہ ہے، تو انسان یہ تمنا کرے کہ کاش پورا سال ہی رمضان ہوتا، یہ اہمیت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اکابرین کے دلوں میں اتر چکی تھی، اسی لیے چھ مہینے پہلے سے دعائیں شروع کردیتے تھے کہ اے اللہ! ہمیں رمضان تک زندہ رکھنا اور رمضان گزرنے کے چھ مہینے بعد تک حسرت اور استغفار کیا کرتے تھے کہ جو حق تھا وہ حق ادا نہ ہوسکا۔

رحمت اور بخشش والا مہینہ

یہی وہ مہینہ ہے جس میں جنّت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں، سرکش شیاطین کو بند کردیا جاتا ہے، جنت کو آراستہ پیراستہ مزین اور decorate کیا جاتا ہے، اس مہینہ میں جہنّم سے جہنمیوں کو خلاصی ملتی ہے، ساری مخلوقات روزے داروں کے لیے مغفرت کی

دعائیں مانگتی ہے، اللہ کریم عرش کے فرشتوں سے کہتے ہیں کہ تم اپنی تسبیح چھوڑ دو، سحر اور افطاری کے وقت روزے داروں کی دعاؤں پر آمین کہنا شروع کر دو، اسی لیے تو سرکار دو عالم ﷺ نے منبر کی ایک سیڑھی پر قدم رکھا، آمین دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو کہا: آمین ۔ تیسری سیڑھی پر جلوہ افروز ہوئے تو کہا آمین ۔ صحابہ نے پوچھا! اے اللہ کے رسول! ہمیں یہ ماجرا سمجھ میں نہیں آیا آپ ﷺ نے فرمایا میں منبر کے قریب آیا، جبرائیل امین میرے قریب آئے، کہنے لگے ہلاک اور برباد ہو وہ شخص، ناکام اور نامراد ہو وہ شخص، خائب اور خاسر ہو وہ شخص جس پر رمضان کا مہینہ گزرے اور وہ اپنی بخشش نہ کرا سکے، گویا کہ اس مہینہ میں بخشش کا سمندر ٹھاٹے مار رہا ہے، موجزن ہے، اس میں طغیانی ہے، اللہ کی رحمت ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے، اللہ کی رحمت معاف کرنے کے بہانے ڈھونڈ رہی ہے، سرکش قسم کے شیاطین کو جکڑ لیا گیا ہے، نورانیت اور روحانیت کا سماں ہے اور پھر بھی یہ اپنی بخشش نہ کرا سکے، یہ انتہائی بد بخت اور ناکام شخص ہے، تو یہ جو رمضان کا مہینہ ہے اس کی اہمیت کا اندازہ ہمیں نہیں ہے، ہوتا تو رمضان ایسے نہیں گزرتا جیسے ہم گزار رہے ہیں، ایک ہے وقت گزارنا، ہم رمضان گزارتے ہیں، رمضان کو قیمتی نہیں بناتے، رمضان ہماری نجات کا مہینہ نہیں بنتا، رمضان ہماری زندگی اور Routing میں تبدیلی نہیں لاتا۔

رمضان میں چار اہم کام

عام طور پر اس مہینہ میں چار اہم کام ہوتے ہیں ایک تو روزہ رکھا جاتا ہے جو فرض روزہ ہے وہ صرف رمضان میں ہے جو اور فضیلت روزے کی رمضان میں ہے وہ کسی اور دن میں نہیں ہے اور مہینہ میں نہیں تو فرمایا کہ ایک تو رمضان

المبارک کے روزے رکھے جاتے ہیں یہ اہم چیزیں ہے، دوسری چیز تراویح کی عبادت ہے اور تراویح بھی رمضان میں ہے غیر رمضان میں نہیں۔

رمضان کے مہینے کا بہترین عمل ''اعتکاف''

تیسری چیز اعتکاف، آخری عشرے کا اعتکاف یہ بھی صرف رمضان میں ہوتا ہے غیر رمضان میں نہیں ہوسکتا اگر نفلی اعتکاف کریں گے تو وہ فضیلت حاصل نہیں ہوگی جو رمضان میں ہے، اسی لیے سرکار دو عالم ﷺ ازوج مطہرات اور صحابہ رضی اللہ عنہم تاکید کے ساتھ، اہتمام کے ساتھ، پابندی کے ساتھ، تسلسل کے ساتھ اعتکاف میں بیٹھا کرتے تھے اور یہ بات بھی ہے علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف سے بہتر کوئی عمل نہیں ہے دنیا کا ہر عمل، ہر عبادت آپ کسی بھی وقت کرسکتے ہیں لیکن اعتکاف جو آخری عشرہ میں مسنون ہے یہ صرف رمضان آپ کرسکتے غیر رمضان میں نہیں کرسکتے تو بہر حال رمضان میں اہم کام روزہ رکھنا، تراویح کی عبادت کرنا ہے، اور پھر تراویح میں دو سنتیں ہیں پورا رمضان بیس رکعات تراویح پڑھنا یہ مستقل سنت ہے اور اس تراویح میں ایک بار پورا قرآن سننا یا سنانا یہ مستقل سنت ہے، بدقسمتی ہے کہ بہت سے لوگ تراویح نہیں پڑھتے کہتے ہیں کہ جی سنت ہے، صحابہ سنت کو سنت سمجھ کر اس پر جان چھڑکتے تھے، ہم سنت کو سنت سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں ہمارے اور ان کے اندر تفاوت کا اندازہ تو لگائیں وہ آقا ﷺ کی ایک سنت پر پوری دنیا کو ٹھکرا دیتے تھے اور ہم دنیا کے معمولی نفع کے لیے سنتوں کو قربان کردیتے ہیں تو پورا رمضان تراویح پڑھنا یہ مستقل سنت اور تراویح میں ایک بار پورا قرآن سنانا مستقل سنت، بعض لوگ تراویح تو پڑھتے ہیں لیکن دس سورتوں والی پڑھتے ہیں، بعض لوگ

تراویح میں پورا قرآن سننے کے بعد کہتے ہیں کہ چھٹی ہوگئی تو ایک رمضان میں روزہ رکھنا دوسرا کام رمضان میں تراویح پڑھنا، تیسرا کام رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف اور چوتھا کام زکوٰۃ۔ زکوٰۃ رمضان میں دینا ضروری نہیں ہے، زکوٰۃ رمضان میں دینا فرض نہیں ہے زکوٰۃ آپ کسی بھی مہینہ میں دے سکتے ہیں لیکن ایک عام ماحول بن چکا ہے کہ لوگ رمضان میں ہی زکوٰۃ دیتے ہیں ان کی نیت یہ ہوتی ہے کہ ہر عمل کا ثواب ستر گنا ہوتا ہے چنانچہ ہمیں بھی ثواب زیادہ ملے تو اس لیے میں آج زکوٰۃ پر تھوڑی بات کرنا چاہوں گا، تو یہ چار کام رمضان میں اہم ہوتے ہیں، ان کو فوکس کیا جاتا ہے۔

روزہ کی حفاظت

اس رمضان میں روزہ رکھنا اتنا مشکل نہیں ہے جتنا اس روزے کی حفاظت کرنا مشکل ہے، روزہ رکھنا اتنا شکل نہیں ہے، سب نے روزہ رکھا ہوتا ہے، میں نے بھی آپ نے بھی، عورتوں نے بھی، بچوں نے بھی یعنی بعض اوقات ایک جوان ہٹا کٹا وہ روزہ نہیں رکھتا اور دھڑلے کے ساتھ اور فخر کے ساتھ اور بے باکی کے ساتھ وہ گٹکا منہ میں لیے پھر رہا ہے اور دوسری طرف 8,9 سال کا بچہ ہے، گرمی ہے، وہ اسکول بھی جارہا ہے، وہ مدرسہ بھی جارہا ہے، باپ اس کو منع کر رہا ہے، بیٹا گرمی زیادہ ہے، ہیٹ اسٹروک کا خطرہ ہے اس لیے تم روزہ نہ رکھو وہ ضد کرتا ہے میں نے رکھنا ہے، یہ تو اس کی شان کریمی ہے جس کو بخشے، جس پر رحمت کی بارش برسادے تو بہر حال روزہ رکھنا اتنا مشکل نہیں جتنا روزہ کی حفاظت میں کرنا مشکل ہے اور روزہ کی حفاظت سب سے مؤثر ترین، سب سے بڑی چیز وہ زبان کی حفاظت ہے حدیث پاک میں آتا ہے کہ

اِذَا سَابَّكَ اَحَدٌ

کوئی تم سے رمضان میں جھگڑے

فَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ

اس سے کہو میں روزہ سے ہوں میں نہیں جھگڑوں گا۔

کبھی نہ ختم ہونے والے دو گناہ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جو اتنے جلیل القدر صحابی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری امت کے علماء کا جھنڈا معاذ بن جبل کے ہاتھ ہوگا، جن کو آقا ﷺ نے یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تھا، اردن کے علاقہ اربد میں جن کی قبر ہے اور تقریباً 1418 یا 1420 سال گزرنے کے بعد آج بھی ان کے مقبرے سے خوشبو آتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ!

اَلَا اُنَبِّئُكَ بِرَأْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ

کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو سارے کاموں کی اصل ہے، جو دین کی بنیاد ہے، جو اونٹ کے کوہان کی طرح احکام اسلام میں سب سے بلند ہے، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ضرور بتائیں۔ آقا ﷺ نے فرمایا اس زبان کو قابو میں رکھو تو وہ فرمانے لگے: کیا زبان کی بات پر بھی ہماری پکڑ ہوگی؟ ہمارا مؤاخذہ ہوگا؟ ہماری گرفت ہوگی آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں! تجھے گم کرے اسی زبان کی وجہ سے تو لوگ جہنم میں گریں گے اور رمضان میں اس زبان کا استعمال بہت آؤٹ آف کنٹرول ہوجاتا ہے تمہیں پتا نہیں ہے میرا روزہ ہے، ہم یہ تاثر دے رہے ہوتے ہیں کہ گویا کہ ہم روزہ رکھ کر پوری امت پر احسان کر رہے ہیں، تو اسی لیے رمضان المبارک کے روزے کو رکھنا اتنا مشکل نہیں جتنا اس روزہ کی حفاظت کرنا مشکل ہے، فرمایا دو گناہ ایسے ہیں

جو آخر تک جوان رہتے ہیں اس میں کوئی کمی نہیں آتی، ایک آنکھ کا غلط استعمال، ایک زبان کا غلط استعمال، آدمی بستر پر ہو تب بھی یہ جاری رہتا ہے آدمی بڑھاپے کی سرحد پر پہنچ جائے تب بھی یہ جاری رہتا ہے، آدمی امیر ہو، غریب ہو یہ گناہ آخر تک جوان رہتا ہے، تو بہر حال اس رمضان میں مسلمان تاکید کے ساتھ جس عبادت کو ادا کرتے وہ زکوٰۃ ہے زکوٰۃ کی اہمیت شریعت میں، اسلام میں، قرآن اور سنت میں، اسلامی سلطنت کے قیام میں کیا ہے؟ اس کا اندازہ اس آیت کریمہ سے لگائیں:

زکوٰۃ اور ٹیکس میں فرق

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ

﴿سورۂ حج: ۴۱﴾

اللہ فرماتے ہیں جن لوگوں کو ہم زمین پر خلافت عطا کردیں، سلطنت عطاء کردیں، حکمرانی نصیب کردیں تو پہلا کام وہ یہ کریں کہ وہ نماز کا نظام قائم کریں اور دوسرا کام وہ یہ کریں زکوٰۃ کا نظام قائم کریں نماز کے ذریعے لوگوں کا تعلق خالق سے مضبوط ہوگا اور زکوٰۃ کے ذریعہ سے لوگوں کا تعلق مخلوق سے مضبوط ہوگا، زکوٰۃ اور ٹیکس میں فرق ہوتا ہے زکوٰۃ اپنی مرضی سے دی جاتی ہے اور ٹیکس زبردستی لیا جاتا ہے، ٹیکس میں کسی ایک گروہ کو فائدہ ہوتا ہے اور زکوٰۃ امیروں سے لے کر غریبوں میں تقسیم کی جاتی ہے تو یہ جو نماز اور زکوٰۃ کو قرآن کریم نے ایک ساتھ ذکر کیا۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو

یہ فلسفہ سمجھایا جارہا ہے کہ اسلامی کے بنیادی ارکان میں یہ چیز شامل ہے

یہی وجہ تھی کہ سرکار دو عالم ﷺ کے پردہ فرما جانے کے بعد کچھ قبائل نے زکوٰۃ کا انکار کر دیا کہ ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے نماز کا انکار نہیں کیا تھا صرف زکوٰۃ کا انکار کیا تھا کہ ہم نے زکوٰۃ نہیں دینی تو۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مانعین زکوٰۃ کے خلاف جہاد

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کو جمع کیا فرمایا کہ میں مانعین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کروں گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ نے کہا کہ آقا ﷺ پردہ فرما چکے ہیں، حکومت ابھی مقرر نہیں، فتنہ ہے، بغاوت کا ڈر ہے مسلمانوں کا ایک لشکر جس کی آقا نے تشکیل کی تھی وہ روانہ ہونے والا ہے تو تھوڑا سا ان کے ساتھ نرمی کی جائے، زکوٰۃ ہی کا تو انکار کیا ہے نماز کا تو انکار نہیں کیا، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہا:

اَجَبَّارٌ فِی الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَّارٌ فِی الْاِسْلَامِ

زمانہ جاہلیت میں تو آپ بڑے بہادر تھے آج تم کمزور ہو گئے

فرمایا آقا ﷺ کے لائے ہوئے دین میں کمی آئے اور صدیق زندہ رہے یہ ہو نہیں سکتا، اگر تم نہیں جاتے تو میں اکیلے ان سے جہاد کروں گا۔

لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ

میں ضرور لڑوں گا ان سے جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں گے۔

سود کے نقصانات

علماء نے لکھا ہے کہ سود کے بعد سب سے زیادہ سخت وعید زکوٰۃ نہ دینے والوں کے لیے ہے، سود کھانے والا تو اللہ سے اعلان جنگ کرتا ہے آج پوری قوم ''مِنْ حَيْثُ الْقَوْمِ'' اللہ سے اعلان جنگ کر چکی ہے، اللہ کے خلاف

میدان جنگ میں اتر چکی ہے، تو پھر چین، سکون، راحت کیسے آئے گی امت کی سب سے بڑی بیماری یہ ہے کہ اللہ سے اعلان جنگ ہے اور یہ چاہتے ہیں کہ ہم ترقی کرلیں، ہماری معیشت مضبوط ہوجائے، مہنگائی کے دن کو کنٹرول کیا جائے، ملاوٹ نہ ہو، حکمران ہمیں اچھے مل جائیں، بیوی ہماری تابعدار ہو، اولاد ہماری فرمانبردار ہو اور بیماریوں سے ہماری جان چھوٹ جائے اور رات کو مزے کی نیند آئے اور تلاوت اور نماز کے لیے ہر وقت دل مائل ہو یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ کسی نے کسی درجے میں، کسی نے کسی اینگل اور زاویے سے حرام کو اندر داخل کر رہا ہے، پھر آنکھ غلط دیکھے گی، پھر کان غلط سنیں گے، پھر زبان غلط بولے گی، پھر ہاتھ غلط پکڑے گا، پھر پاؤں غلط چلے گا، پھر دل دماغ غلط سوچے گا، پھر رگوں میں دوڑنے والا خون نورانیت نہیں ظلمت پیدا کرے گا۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر وعید اور عذاب

فرمایا جو زکوٰۃ نہیں دیتے یا صحیح نہیں دیتے یا تحقیق کرکے نہیں دیتے یا دینے کے بعد جتلاتے ہیں

يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ﴿سورۂ توبہ:۳۵﴾

اس کے سونے، اس کی چاندنی، اس کی کرنسی کو آگ میں تپایا جائے گا، پھر ان کی پیشانی کو، پھر ان کی پیٹھ کو، پھر ان کی کروٹ کو داغا جائے گا آگ سے اور کہا جائے گا

هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾

یہ وہ خزانہ ہے جسے تم جمع کیا کرتے تھے، اب چکھو عذاب! گنجے سانپ کی شکل میں عذاب اس پر مسلط کردیا جائے گا اور سانپ کا گنجا ہونا یا تو عمر کی زیادتی

کی وجہ سے ہوتا ہے یا زہر کی کثرت کی وجہ سے ہوتا ہے اس کے بال چھڑ جاتے ہیں تو ہو سانپ اس پر مسلط کیا جائے گا اور سانپ اس کہے گا ڈس ڈس کر کہے گا۔

اَنَا مَالُكَ، اَنَا كَنْزُكَ

میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں جسے تو بچا کر رکھتا تھا، تو اسی لیے قرآن کریم میں تقریبا 82 مقامات پر زکوٰۃ اور مال کو خرچ کرنے کا حکم دیا ہے اور حیرت کی بات سنیے کہ مال کا خرچ کرنا صرف امیروں کو نہیں کہا گیا بلکہ غریبوں کو بھی کہا گیا ہے۔ زکوٰۃ تو امیر دیتا ہے زکوٰۃ تو فرض ہے، قرآن میں زکوٰۃ سے زیادہ انفاق فی سبیل اللہ کا ذکر کیا گیا انفاق کہتے ہیں کہ زکوٰۃ کے علاوہ خرچ کرنا۔

اپنے صدقات کو ضائع نہ کریں

یہ نہیں کہ سال میں ایک مرتبہ زکوٰۃ دیکر پھر پورا سال کہانیاں سناتا پھرتا ہے الحمدللہ پچھلے سال میں نے اتنی زکوٰۃ دی، الحمدللہ میں نے پچھلے سال کی زکوٰۃ دی، فلاں کی بیٹی کی شادی کروائی فلاں کو گھر لے کر دیا یعنی کسی طرح اپنے اعمال ضائع کر رہے ہیں قرآن نے کہا:

لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى

اپنے صدقات کو ضائع نہ کرو احسان جتلا کر تکلیف پہنچا کر

بیس آدمیوں کے بیچ میں آپ کسی کا نام لے کر کہو اس کی بیٹی کی شادی میں، میں نے تعاون کیا ہے وہ تو ذلیل ہوگیا اس کو گالی دینے کی ضرورت تو نہیں ہے؟ اس کو مارنے کی ضرورت تو نہیں ہے؟ اس سے زیادہ ذلت اور رسوائی ایک سفید پوش خود دار مؤمن کے لیے اور کیا ہوسکتی ہے؟ تو انفاق کا لفظ

کثرت سے استعمال ہوا ہے۔

امت کے زوال کا سبب

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے معرکہ ایمان اور محدیث ایک کتاب لکھی ہے اور اس میں یہ لکھا ہے کہ آج امت کے زوال کا سب سے بڑا سبب کہ آج امت میں انفاق کا جذبہ ختم ہوگیا ہے، راہ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ ختم ہو چکا ہے اور انفاق کیوں ختم ہوا؟ کہ تعش آگیا، عیش وعشرت آگئی، ہم ضروریات نہیں خواہشات کے غلام بن چکے ہیں، ہم اپنا نہیں لوگوں کا حساب کرتے پھرتے ہیں، پہلے زمانے میں ٹینشنیں کیوں کم تھیں؟ لوگ اپنا حساب کرتے تھے کہ میرا خرچ کتنا ہے؟ اور میری آمدن کتنی ہے؟ کنبہ اور گھرانہ کتنا ہے؟ سالانہ اخراجات کتنے ہیں؟ آج ہم لوگوں کا حساب کرتے ہیں، یار! اس کے کتنے گھر ہیں؟ اس کی کتنی گاڑیاں ہیں؟ اس نے یہ گاڑی کتنے کی لی ہے؟ اس نے اپنی بیٹی کی شادی میں کتنا سونا دیا؟ اس نے اپنے بیٹے کی شادی میں کون سا ہال بک کیا کیا تھا؟ اس نے اپنے بھائی کی شادی میں کتنے آئٹم رکھے تھے؟ اس نے اپنی بیٹی کو جہیز میں کتنے لاکھ کا فرنیچر دیا؟ اس نے اپنے بیٹے کو کون سی یونیورسٹی میں داخل کیا؟ لوگوں کا حساب ہم نے شروع کردیا ہے، جب لوگوں کا حساب شروع کریں گے تو ٹینشن ختم ہوگی؟ آپ ایک لاکھ کماؤ گے تو بھی ٹینشن بڑھے گی، 10 لاکھ کماؤ گے تو بھی ٹینشن بڑھے گی، ایک کڑور کماؤ گے تو بھی ٹینشن بڑھے گی، اس لیے کہ آپ اپنے سے اوپر والے کو دیکھ رہے ہیں، اس سے شکر کا جذبہ پروان نہیں چڑھے گا، ناشکری بڑھے گی اور اللہ کا اعلان ہے۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ

اگر تم شکر ادا کرو تو میں تمہاری نعمتوں میں ضرور بضرور اضافہ کردوں گا۔

میرے محترم دوستو، بھائیو، برزگو! جب قوم اور مالدار زکوٰۃ نہیں دیں گے یا کم دیں گے یا مستحق تک نہیں پہنچائیں گے تو پھر مالداروں میں تکبر آئے گا اور غریبوں میں ظلم آئے گا، جب آدمی زکوٰۃ دیتا ہے، انفاق فی سبیل اللہ پر عمل کرتا ہے تو مال کی محبت نکل جاتی ہے، دیا ہوا مال بقیہ مال کو پاک کرتا ہے قرآن کا اعلان ہے۔

زکوٰۃ نہ دینے میں دنیاوی نقصانات

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ

آپ ان سے ان کا مال صدقۂ زکوٰۃ لیں اس سے یہ پاک ہوں گے ان کے مال کا تزکیہ ہوگا، دل سے مال کی محبت، دنیا کی محبت نکلے گی لیکن اگر زکوٰۃ نہیں دو گے تو مال آتا جائے گا، اس کی گردن اکڑتی جائے گی، مال اور علم کو ہضم کرنا یہ بہت مشکل ہے تو امیروں میں تکبر آئے گا اور غریبوں میں ظلم آئے گا وہ اس کو دیکھے گا کہ میری ضرورت پوری نہیں ہورہی، حسد کرے گا، میری ضرورت پوری نہیں ہورہی وہ چھیننے کی کوشش کرے گا چوری کرنے کے منصوبے بنائے گا، آپ کو نیچا دکھانے کی کوشش کرے گا اسی لیے ہم زکوٰۃ کا جو نظام ہے اس کو سمجھنے کی کوشش کریں قرآن کریم میں مختلف طریقے سے ترغیب دی۔

انسان کے پاس جو کچھ ہے اس کا اصل مالک اللہ ہے

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

تمہیں کیا ہوا تم اللہ کے راستے میں مال نہیں خرچ کرتے

اٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْ اٰتٰىكُمْ

ان کو دو اللہ کے اس مال سے جو اللہ نے تمہیں دیا ہے

''مِنْ مَّالِ اللّٰہِ'' کہہ کر سمجھا دیا کہ یہ مال تو تمہارا ہے ہی نہیں، تمہاری مثال تو صرف ڈاکیہ کی ہے کہ تمہیں کوئی چیز دے اس کو پہنچاؤ، تو اللہ نے تمہیں مال دیا اور اللہ نے تمہیں حکم دیا کہ یہ مال اس غریب کو دو، تمہارا تو مال تھا ہی نہیں، تمہاری تو اونرشپ تھی ہی نہیں، تمہاری تو ذاتی پراپرٹی تھی ہی نہیں، تمہارا تو اپنا کوئی اختیار تھا ہی نہیں، تم تو بے اختیار تھے لیکن ہم نے اختیار سمجھ لیا۔

اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ

خرچ کرو اس پاکیزہ مال میں سے جو اللہ نے تمہیں دیا ہے اب زکوٰۃ کے اعتبار سے چند اہم مسائل وہ آپ کے سامنے مختصراً رکھوں گا، اصل Detail تو علماء سے انفرادی طور پر لیں، دار لافتاء جائیں ان کے سامنے اپنا سارا مال، اپنا سرا بزنس، اپنی ساری پراپرٹی، اپنے سارے اخراجات رکھیں لیکن مجموعی طور پر چند بنیادی چیزیں آپ کے سامنے رکھوں گا، توجہ کے ساتھ اس کو سنیں۔

سونے کی زکوٰۃ کا مسئلہ

زکوٰۃ تو دی جاتی ہے، زکوٰۃ تو ایک تولے سونے پر دی جاتی ہے، سونے سے مراد Gold ہے، یہ والا سونا نہیں ایک شخص سے کسی نے کہا آپ کون سا بزنس کر رہے ہیں کہنے لگا بہت سے کاروبار کیے لیکن کسی میں مزہ نہیں آیا، آج کل سونے کا کاروبار کر رہا ہوں، اس نے کہا ماشاء اللہ کیا اکیلے ہو یا کوئی پاٹنر بھی ہے، کہا بھائی! میرا پارٹنر ہے بارہ گھنٹے وہ سوتا ہے بارہ گھنٹے میں سوتا ہوں تو رمضان میں ہم یہ کاروبار کر رہے ہیں یا تو سور ہے ہوتے ہیں یا رات کو ٹورنامنٹ کھیلتے ہیں یا دیکھ رہے ہوتے ہیں، ہوٹل میں بیٹھ کر چائے پراٹھے کے

مزے لے رہے ہوتے ہیں تو سونا چاہے ٹکیہ کی صورت میں ہو، سونا کسی بھی شکل میں ہو اگر کسی کے پاس صرف سونا ہے اور وہ ساڑھے سات تولہ یا سے زیادہ ہو تو وہ اس پر زکوٰۃ دے گا اور دوسری بات یہ سمجھو کہ سونا جس کی ملکیت میں ہو وہ زکوٰۃ دے، سونا اکثر کسی نہ کسی کی ملکیت میں ہوتا ہے اکثر عورتوں کی ملکیت میں ہوتا ہے اور مرد آکر کہتا ہے کہ میری بیوی کے پاس سونا تو ہے لیکن میرے اوپر قرض ہے اس کی زکوٰۃ دوں یا نہیں دوں یہ بالکل الٹی کہانی سنا رہا ہے،

بھائی قرض تجھ پر ہے اور سونا اس کی ملکیت میں ہے تو عورت کی ملکیت میں اگر سونا ہے وہ اس کی زکوٰۃ دے گی، کہتے ہیں کہ جی پیسے ہی نہیں تو اس سونے کو بیچ کر زکوٰۃ دیں لیکن دیں یہ مسئلہ آپ کو بہت پسند آیا ہوگا دس تولے پڑے ہوئے ہیں اور زکوٰۃ کیلئے پیسے نہیں ہیں اس کو بیچ کر زکوٰۃ دو لیکن زکوٰۃ دینی ہے نہیں دے گی تو اس سونے کو آگ میں تپا کر گنجا اژدھا اور سانپ بنا کر اس عورت پر مسلط کیا جائے گا، ہاں مرد اس کی اجازت سے اس کی طرف سے زکوٰۃ دے سکتا ہے لیکن اس کی اجازت ضروری ہے، اس کے نولج میں بات لانا ضروری ہے تو یہ مسئلہ آپ نے عورتوں کو سمجھانا ہے۔

وہ اشیاء جن میں زکوٰۃ واجب ہے

دوسری چیز چاندی ہے، چاندی بھی کسی کے پاس ساڑھے باون تولہ ہے یا اس سے زیادہ ہے تو اس پر بھی وہ زکوٰۃ دے گی۔

تیسری چیز مال تجارت کوئی پلاٹ، کوئی مکان، کوئی زمین، کوئی گاڑی اگر آپ نے تجارت کی نیت سے لی، کاروبار کی نیت سے لی ہے کہ نفع ملے گا تو بیچ دوں گا، چاہے مکان ہو، چاہے زمین ہو، چاہے پلاٹ ہو، چاہے گاڑی ہو اس کی

قیمت پر بھی زکوٰۃ دی جائے گی، اگر بیچنے کی نیت سے نہیں ہے رہنے کی نیت سے ہے یا کرایے پر دیا ہوا ہے تو اس کی قیمت پر نہیں اس کے کرائے پر ہے۔

چوتھی چیز کیش رقم، کیش پیسہ وہ پاکستانی ہو یا فارنگ کرنسی ڈالر ہو، ریال ہو، درھم ہو X.Y.Z وہ کیش پیسہ اکاونٹ میں ہو، جیب میں ہو، گھر میں ہو، پرائز بونڈ کی شکل میں ہو، ڈیفنس سیون سرٹیفکٹ یا نیشنل سیون سرٹیفکٹ کی صورت میں ہو، اگر چہ وہ سرٹیفکٹ آج کل کے دور میں رکھنا جائز اور مناسب نہیں ہے لیکن اس کی مثال بھی قیمت کی ہوتی ہے آپ کے پاس نیشنل سرٹیفیکٹ ہے گویا آپ کے پاس اتنے پیسے ہیں تو کیش پیسہ اکاؤنٹ میں ہو، جیب میں ہو، بینک میں ہو، پرائز بونڈ کی شکل میں ہو، غیر ملکی کرنسی ہو اس پر زکوٰۃ بھی دی جائے گی Compony Sheels ایک ہوتا ہے Captial IV ایک ہوتا ہے یہ ذرا الگ چیزیں ہے کون سا شیلز جائز ہے کون سا ناجائز ہے یہ تفصیلی مسئلہ ہے لیکن جو لوگ خرید کر رکھتے ہیں کہ آگے اس کو بیچے گے، اس کی قیمت بھی لگا کر اس کی زکوٰۃ بھی دی جائے گی، آپ نے کسی کو قرضہ دیا ہوا ہے دس لاکھ روپے اور اس قرض کے واپس ملنے کی امید بھی ہے تو اس قرضہ کی بھی آپ زکوٰۃ دیں گی اس لیے کہ ہے تو پیسہ آپ کا اور آپ کو واپس بھی ملے گا اس کی بھی آپ زکوٰۃ دیں گے وہ قرضہ چاہے آپ نے کیش پیسے دیے ہو یا تجارت کا کوئی سامان دیا ہو، اسی طرح آپ نے کسی کے پاس امانت رکھوائی، کیش پیسہ رکھوایا ہے یا تجارت کا سامان رکھوایا ہے، اس کی بھی آپ زکوٰۃ دیں گے چونکہ وہ آپ کی چیز ہے آپ نے امانت رکھوائی ہے۔

اسی طرح آپ نے بیسی ڈالی ہے جس کو کمیٹی بولتے ہیں اور اس میں آپ نے سات قسطیں بھر دی ہیں ایک ایک لاکھ روپے کی سات قسطیں آپ بھر

چکے ہیں تو اس سات لاکھ کی بھی زکوٰۃ دیں گے اسی لیے کہ وہ پیسہ کس کا ہے آپ کا ہے یہ نہیں کہ بھائی میرے پاس نہیں ہے، اسی طرح پارٹنر شپ میں آپ نے کسی کو پیسے دیے یا پھر تجارت کا سامان آپ نے دیا ہے تو اس کی بھی آپ زکوٰۃ دیں گے، اسی طرح خام مال جس سے چیزیں بنائی جاتی ہیں کہا جاتا ہے یا جو تیار شدہ مال جو آپ کی گودام میں ہے تو اس کی قیمت پر بھی زکوٰۃ دی جائے گی یہ تقریباً گیارہ بنیادی چیزیں ہیں جن میں زکوٰۃ آپ ادا کریں گے اور اس کا آپ حساب لگائیں گے اور آپ اس کی زکوٰۃ دیں گے۔

وہ اشیاء جن میں زکوٰۃ دینا واجب نہیں

کچھ چیزیں ایسی ہے جس کو زکوٰۃ سے مائنس کیا جاتا ہے، اس کی زکوٰۃ نہیں دی جاتی ہے۔ ① آپ کے اوپر کسی کا قرض ہے مطلب آپ نے کسی کو دس لاکھ روپے دیے ہیں آپ نے اس سے لیا تھا اب اس کو دینا ہے تو آپ کے پاس اگر ٹوٹ مال ایک کروڑ روپے ہیں تو آپ 90 لاکھ کی زکوٰۃ دیں گے کیونکہ دس لاکھ تو آپ نے کسی کے دینے ہیں اسی طرح آپ کی پہلی کمیٹی نکل آئی دس لاکھ روپے آپ کی جیب میں آگئے ایک کمیٹی آپ نے بھری ہیں تو آپ زکوٰۃ دس لاکھ کی نہیں دیں گے بلکہ ایک لکھ کی دیں گے نو لاکھ تو آپ نے بھرنے ہیں تیسری چیز بجلی کا بل آپ نے دینا ہے، گیس کا بل بھی آگیا ہے، پانی کا بل بھی آگیا ہے، ابھی تو موبائل کے اوپر چارجز بھی بڑھ رہے ہیں کچھ عرصے بعد ہوا کے اوپر بھی بل آئے گا، پانی پر تو آچکا ہے، ہر پراپرٹی پر تو آچکا ہے، ابھی عمر کے حساب سے بھی بل آئے گا جتنی عمر بڑھے گی ٹیکس اور بل بھی بڑھ گا ان شاء اللہ UTVts بل کو آپ Mines کریں گے اور اس کے علاوہ

آپ زکوٰۃ دیں گے، اسی طرح کاروبار میں آپ نے پارٹی کو پیمنٹ دینی ہے، آپ نے مال لیا ہوا تھا اس کی پیمنٹ پوری ادا نہیں کی جتنی پیمنٹ آپ نے اس کو دینی ہے وہ بھی Mines کریں گے، اس کی آپ زکوٰۃ نہیں دیں گے، اسی طرح آپ کے جو ملازمین ہیں ان کی تنخواہیں آپ پر واجب الاداء ہیں آپ رمضان میں زکوٰۃ دے رہے ہو اور پچھلے مہینہ کی آپ نے تنخواہیں نہیں دیں تو ان تنخواہوں کو بھی Mines کریں گے ان تنخواہوں کی زکوٰۃ کیوں نہیں اس لیے کہ آپ کے جیب سے گویا کہ وہ رقم نکل گئی ہے اسی طرح آپ نے قسطوں پر کوئی سامان خریدا تھا، فریج خریدا تھا، گاڑی خریدی تھی اور قسط اور قیمت میں آپ نے وہ پیسے دینے ہیں تو اس کو بھی زکوٰۃ سے Mines کرے گے۔

رمضان میں چار چیزوں پر فوکس

یہ بنیادی چند نکات تھے مزید تفصیلات کے لیے آپ علماء سے، مفتیان کرام سے دارالفتاء سے رجوع کریں، اس رمضان میں ان چار چیزوں پر فوکس کرنا ہے، روزہ روحانیت والا حفاظت کے ساتھ، روزہ ضائع نہ ہو، تراویح شوق اور ذوق کے ساتھ، جہاں آرام سے قرآن پڑھا جائے، جہاں اطمینان سے قرآن پڑھا جائے وہاں آپ کو تراویح پڑھنی ہے، تیسرے اعتکاف میں بیٹھیں اگر بغیر سنت کے دنیا سے چلے جائیں گے تو میرے خیال میں خسارے کی بات ہوگی، کم از کم ایک دفعہ آقا ﷺ کی اس سنت کو ضرور زندہ کیا جائے چوتھی چیز زکوٰۃ کا پورا حساب لگائے بھر پور طریقے پر دیں استفاد کرکے دے مستحق تک خود چیز پہنچائیں اور خفیہ طور پر دیں۔ اللہ ہم سب کا حامی اور ناصر ہو۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

نماز اور زکوٰۃ کا اہتمام

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- .....کامیابی کا دارو مدار دو چیزوں پر۔
- .....قَائِمُوْنَ، خٰشِعُوْنَ اور حٰفِظُوْنَ میں فرق۔
- .....مرد اور عورت کی نماز میں فرق۔
- .....نماز جاندار زندگی شاندار۔
- ..... پچاس نمازوں کی فرضیت کی وجہ۔
- ..... جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت۔
- ..... ہمارا تعلق مع اللہ قانونی یا جنونی۔
- .....نماز کی اہمیت واقعات کی روشنی میں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْداً كَثِيْرًا كَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ فِي الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا
لِّمَنْ جَحَدَ بِهٖ وَ كَفَرَ ○ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ سَنَدَنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَى
الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِيْمِ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا
يُخْلَقُ نَبِيٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَهٗ ○ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَ اُمَّتِهٖ وَلَا
شَرِيْعَةَ بَعْدَ شَرِيْعَتِهٖ وَلَا كِتَابَ بَعْدَ كِتَابِهٖ ○ صَلَّى
اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ
الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَيْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِيَآءِ ○ وَهُمْ
كَالنُّجُوْمِ فِي السَّمَآءِ لِلْاِهْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَهُمْ
مَفَاتِيْحُ الرَّحْمَةِ وَمَصَابِيْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾

﴿سورۂ بقرہ: ۴۳﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ

اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

نہ مسجد میں نہ مندر میں نہ بیت اللہ کی دیواروں کے سائے میں
نماز عشق اداء ہوتی ہے تلواروں کے سائے میں

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی اور سرکار دوعالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی، اس آیت میں نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا جارہا ہے، ساتھ ہی نماز باجماعت کی ترغیب دی جارہی ہے، قرآن کریم میں اکیاون (51) سورتوں میں سے ایک سونو مقامات (109) مقامات پر صراحتاً اور سینکڑوں مقامات پر ضمناً نماز اور زکوٰۃ کو ایک ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

کامیابی کا مدار دو چیزوں پر ہے

علماء نے نقطہ لکھا ہے کہ کامیابی کا مدار دو چیزوں پر ہے۔

۱).....حقوق اللہ

۲).....حقوق العباد

انسان اللہ کے حقوق بھی ادا کرے، حقوق اللہ میں سب سے پہلا حق اور بڑا حق نماز کا ہے۔

فرمان نبوی ﷺ

إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ

(سنن الترمذی 2/269)

کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جو حساب لیا جائے گا وہ نماز کا لیا جائے گا۔

اور حقوق العباد میں سب سے پہلا اور بنیادی حق وہ گویا زکوٰۃ کا ہے، کسی کے ساتھ بھی حسن سلوک کا انحصار زکوٰۃ کے اوپر ہے تو اسی لیے نماز اور زکوٰۃ کو ایک ساتھ ذکر کیا گیا ہے کہ نماز کے ذریعہ خالق سے تعلق مضبوط ہوگا اور زکوٰۃ کے ذریعہ سے مخلوق سے تعلق مضبوط ہوگا۔

قیامت کے دن لوگ عرش کے سائے میں ہوں گے؟

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ قیامت کے اس سخت دن میں سات قسم کے لوگ اللہ کے عرش کے سائے تلے ہوں گے، ان میں ایک وہ طبقہ ہوگا جنہوں نے اللہ کے حق کو بھی ادا کیا اور اپنے مالک کے حق کو بھی ادا کیا، انہیں اجر بھی ڈبل ملے گا، ایک اللہ کے حق کو ادا کرنے کا اور دوسرا اپنے آقا و مالک کی تابعداری کرنے کا۔

قرآن کریم میں نماز کے لیے تین قسم کے صیغے استعمال ہوئے ہیں

تو اس نماز کو اللہ نے قائم کرنے کا حکم دیا، علماء نے لکھا ہے کہ نماز کے لیے قرآن کریم میں تین قسم کے صیغے استعمال ہوئے ہیں:

1. قَائِمُوْنَ
2. خٰشِعُوْنَ
3. حٰفِظُوْنَ

قَائِمُوْنَ کا مطلب نماز کے لیے حاضر ہونا۔

خٰشِعُوْنَ کا مطلب نماز میں حاضر ہونا۔

خٰفِظُوْنَ کا مطلب باہر جا کر اس نماز کی حفاظت کرنا۔

نماز کے لیے آنا اور وہ بھی وقت پر آنا، قائم کا مطلب کسی چیز کو سیدھا کرنا، اپنی نماوں کو سیدھا کرو، سب سے پہلی چیز جو نماز میں ضروری ہے وہ نماز کو وقت پر ادا کرنا، جماعت سے ادا کرنا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾

﴿سورۂ نساء: ۱۰۳﴾

اللہ نے نماز مؤمنوں پر اک وقت مقررہ پر فرض کی۔

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾

﴿سورۂ بنی اسرائیل: ۷۸﴾

اس آیت نماز کے پانچ اوقات کو بیان کیا گیا ہے۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ

دن کے دونوں اطراف: فجر، ظہر، عصر

﴿سورۃ ھود: ۱۱۴﴾

وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ: مغرب اور عشاء

جبرائیل امین جب سرکار دو عالم ﷺ کے پاس نماز وحی لے کر آئے تو پہلے دن آئے فجر اوّل وقت میں پڑھائی، ظہر اوّل وقت میں پڑھائی، عصر اوّل وقت میں پڑھائی، مغرب اوّل وقت میں پڑھائی، عشاء اوّل وقت میں پڑھائی، اور دوسری بار جب آئے تو پانچوں نمازوں کو آخری وقت میں پڑھایا اور فرمایا: اس کے بیچ کا جو وقت ہے یہ آپ کی نمازوں کا وقت ہے۔

إِنَّ الصَّلٰوةَ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا

توعرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ نماز کے لیے حاضر ہونا: قَائِمُوْنَ

خٰشِعُوْنَ، نماز میں حاضر ہونا

کھڑے تو مسجد میں ہیں ذہن کہیں اور ہے، دل ودماغ کہیں اور اٹکا ہوا ہے، خیالات کی دنیا میں کچھ اور چل رہا ہے۔۔۔۔۔

اسی کو اقبال نے کہا

جو کبھی میں سربسجود ہوا تو زمیں سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

سنی نہ مصر و فلسطیں میں وہ اذاں میں نے
دیا تھا جس نے پہاڑوں کو رعشۂ سیماب

وہ سجدہ روح زمین جس سے کانپ جاتی
آج اس سجدے کو ترستے ہیں منبر ومحراب

خٰشِعُوْنَ: نماز میں حاضر ہونا

حٰفِظُوْنَ: نماز پڑھ کر جب آپ باہر نکلیں گے اس پڑھی ہوئی نماز کی حفاظت کریں گے، نماز میں ہاتھ باندھے عجز وانکساری کی تصویر بنے کھڑے تھے، باہر بھی عاجزی دکھلانا اور رکوع میں انتہائی خشوع اور تذلیل کی کیفیت ہے، باہر بھی جھک کر چلنا، نماز میں اپنے ماتھے کو زمین پر ٹیک دیا، باہر بھی اسی طرح مسکنت اور فقر کے ساتھ اپنی زندگی گزار و تکبر نہ آئے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

يَاأَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ

﴿سورۂ فاطر:۱۵﴾

نماز میں نگاہیں نیچی تھیں، باہر بھی نیچی رہیں، نماز میں ہاتھ حرام کی طرف نہیں اٹھے، نماز میں بیہودہ گوئی کے الفاظ نہیں آئے، باہر بھی نہ آئے، نماز میں کانوں میں غیبت اور میوزک کی آواز نہیں آئی، باہر بھی نہ آئیں، نماز میں پیٹ میں حرام کا لقمہ نہیں آیا، باہر بھی نہ آئے یعنی نماز آپ کی ٹریننگ سیشن ہے، نماز میں سر ڈھکا ہوا تھا، باہر بھی ڈھکا ہوا ہو۔

مرد اور عورت کی نماز میں فرق

نماز میں عورت کے بال نظر نہیں آتے نظر آئیں تو نماز فاسد، باریک دوپٹہ جس میں بال نظر آئیں نماز خراب، نماز کے باہر بھی عورت ایسی ہی ہو، عورت کی نماز اور اس کی ہیئت مرد کی نماز سے مختلف ہے، اس کا جسم اللہ نے ایسا بنایا وہ اس کو ایکسپوز نہیں کرتی، وہ مردوں کی طرح رکوع نہیں کرتی، مردوں کی طرح ہاتھ نہیں باندھتی، مردوں کی طرح سجدہ نہیں کرتی، مردوں کی طرح التحیات میں نہیں بیٹھتی، اور نماز بھی وہ گھر کے تاریک گوشے میں پڑھے، تو عورت کو باہر بھی ایسی زندگی گزارنی چاہئے، مرد کے ٹخنے نماز میں کھلے رہتے ہیں، یہ صرف نماز کا حکم نہیں، باہر بھی کھلے رہیں اس کو کہتے ہیں: حٰفِظُوْنَ اس پڑھی ہوئی نماز کی حفاظت کرنی ہے، اس کو ضائع نہیں کرنا اور میں نے عرض کیا کہ بنیادی چیز نماز کو وقت پر ادا کرنا اور نماز کو جماعت کے ساتھ ادا کرنا، اسی لیے جتنے صیغے قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں تقریباً جمع کے صیغے ہیں۔ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ: سب نماز قائم کرو۔ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ: سب زکوٰۃ دو۔ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ: سب

رکوع کرو، رکوع کرنے والوں کے ساتھ اور یہ نماز تمہیں فائدہ کیا دے گی۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ۔

﴿سورۃ العنکبوت: ۴۵﴾

یہ نماز بے حیائی اور برے کاموں سے تمہیں روک دے گی۔

نمازیں جاندار ہوں گی تو زندگی شاندار ہوگی

آقا ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوکر کہنے لگا: فلاں شخص نماز بھی پڑھتا ہے، چوری بھی کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب اس کی نماز اس کو چوری سے روک دے گی، وہ نماز، نماز تو ہو، وہ صرف اٹھک بیٹھک نہ ہو۔ نمازیں جاندار ہوں گی تو زندگی شاندار ہوگی، ہم جو نماز کے ساتھ کرتے ہیں مکافاتِ عمل کے طور پر ہمارے ساتھ بھی وہ ہوتا ہے، ہم نماز کی جو حالت کرتے ہیں، پھر ہماری بھی وہی حالت ہوجاتی ہے۔

آقا ﷺ دنیا میں تشریف لاتے ہی سجدہ ریز ہوگئے

اسی لیے حدیث پاک میں آتا ہے، علماء بیان کرتے ہیں کہ آقا ﷺ جب پیدا ہوئے بہت سے فضائل ہیں، میں نکتہ بتاتا ہوں تو پیدا ہوتے ہی آقا ﷺ نے کروٹ لی علماء لکھتے ہیں وہ کروٹ نہیں تھی وہ اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہوگئے تھے، اُمت کو پیغام دینا تھا کہ یہ نبی امت کو سجدوں میں ڈالنے کے لیے آیا ہے، میرے آقا ﷺ دنیا سے پردہ فرما رہے ہیں، آپ ﷺ کے لب مبارک ہل رہے ہیں، اس پر دو جملے تھے:

اَلصَّلٰوۃَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ۔

نماز اور اپنے غلاموں کا خیال رکھنا۔

اس امت پر پچاس نمازیں کیوں فرض کی گئیں؟

دنیا میں آتے ہوئے بھی سجدہ، دنیا سے جاتے ہوئے بھی پیغام سجدہ کا دیا جارہا ہے، اسی لیے معراج کے موقع پر آقا ﷺ کو نماز تحفہ دیا گیا، جو محبوب ہوتا ہے اس کو سب سے پسندیدہ چیز دی جاتی ہے، اس کو قیمتی اور نایاب تحفہ دیا جاتا ہے۔ آقا ﷺ کو جو بھی تحفہ ملا وہ نماز کا تھا۔ کتنی نمازیں فرض ہوئیں تھیں؟ پچاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سفارش پر آپ ﷺ کم کرواتے رہے، پانچ رہ گئیں، اللہ کریم نے فرمایا نمازیں پانچ کردیں لیکن ثواب پچاس کا ملے گا، پچاس نمازیں کیوں فرض کیں؟ امت کو پیغام دینا تھا کہ اس امت کا کام ہی نماز پڑھنا ہے، اس امت کا کام ہی سجدوں میں پڑے رہنا ہے۔ فرمایا

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ط

﴿سورۂ آل عمران: ۱۱۰﴾

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ: تم بہترین امت ہو،

أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ: تمہیں لوگوں کی نفع رسانی کے لیے نکالا۔

تم کیوں بہترین ہو؟

خوبصورت زیادہ ہو؟

طاقتور زیادہ ہو؟

مالدار زیادہ ہو؟

ڈگریاں تمہارے پاس بڑی ہیں؟ قدآور تم زیادہ ہو؟

بلکہ ایسی کوئی بات نہیں، تم سے زیادہ خوبصورت قومیں گزر چکیں۔

تم سے زیادہ طاقتور قومِ عاد جن کا دعویٰ تھا کہ ہم سے زیادہ طاقتور

کون ہے؟

سات راتیں آٹھ دن ہواؤں کے جھکڑ اور طوفان چلے، وہ ملیامیٹ ہو گئے۔

تم سے زیادہ کاریگر اور انجینئر قومِ ثمود جو بغیر مشینری کے پہاڑوں کو تراش کر گھر بنایا کرے تھے، ایک چیخ سے ان کے کلیجے پھٹ گئے۔

وہ قارون جس کے خزانے کی چابیاں اٹھانے کے لیے جماعتیں مقرر تھیں، وہ قارون خزانوں سمیت زمین میں دھنس گیا، اس کا مال اس کے کام نہیں آیا۔

فرعون جس کا دعوٰی اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی میں بڑا خدا ہوں، فرعون کہتا تھا یہ مصر کے دریا میرے حکم سے چلتے ہیں، اس فرعون کو اس کا لاؤ لشکر نہ بچا سکا اور غرق ہو گیا، اللہ نے فرعون کی باقیات کو تا قیامت باقی رکھا تا کہ سب کے لیے نشانِ عبرت ہو۔

تم بہترین کیوں ہو؟

تم لوگوں کی نفع رسانی کے لیے آئے ہو۔

تمہارا کام اللہ کے سامنے جھکنا، راز و نیاز کی باتیں کرنا اور نمازیں پڑھنا ہے۔

اگر پچاس نمازیں ہم دن میں فرض کرتے ہیں تو ہر آدھے گھنٹے کے بعد نماز ہوتی تو اس صورت میں کوئی دکان چلا سکتا تھا؟

کوئی کھیتی باڑی کر سکتا تھا؟

کوئی کاروبار کر سکتا تھا؟

ارے پیغام یہ ہے کہ تم عبادت کے لیے پیدا ہوئے ہو، رزق کا ذمہ اللہ نے لیا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ کاروبار کے لیے نمازیں چھوڑ دیں۔

کاروبار کے لیے درس چھوڑ دیں۔

کاروبار کے لیے جمعہ چھوڑ دیں۔

کاروبار کے لیے دینی محفلیں چھوڑ دیں۔

اس امت کو اللہ نے اپنی عبادت، نیابت اور خلافت کے لیے پیدا کیا ہے۔

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ

﴿سورۃ البقرۃ:30﴾

اور فرمایا:

اِنَّ الدُّنْیَا خُلِقَتْ لَکُمْ وَاِنَّکُمْ خُلِقْتُمْ لِلْاٰخِرَةِ

ساری دنیا کو اللہ نے تمہارے لیے پیدا کیا، تمہیں اللہ نے اپنے لیے پیدا کیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

﴿سورۃ الذاریات:۵۶﴾

اللہ فرماتے ہیں: میں نے انسان اور جنات کو پیدا نہیں کیا، مگر اپنی عبادت کے لیے، اپنی معرفت کے لیے۔

زندگی آمد برائے بندگی

زندگی بے بندگی شرمندگی

جس زندگی میں بندگی ہوتی ہے، وہ زندگی قابل تعریف اور لائق تحسین ہے، جس زندگی میں اس کی بندگی نہ ہو، وہ تو محض شرمندگی ہے۔

تو یہ پچاس نمازوں کا تصور ذہن میں رکھیں۔

اللہ نے کیوں پیدا کیا؟

ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ:

حُبِّبَ إِلَيَّ النِّسَاءُ وَالطِّيبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ

آقا ﷺ نے فرمایا: مجھے تین چیزیں پسند ہیں۔خوشبو، نیک بیوی، اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

جماعت سے نماز پڑھنے کی فضیلت

ایک بزرگ سے جماعت رہ گئی۔انھوں نے کہا کہ جماعت سے نماز پڑھنے پر ستائیس (27) گناہ زیادہ ثواب ملتا ہے تو میں اس نماز کو ستائیس بار دہراؤں گا، چنانچہ اس ایک نماز کو ستائیس بار دہرایا، غیبی آواز آئی ستائیس بار نماز تو دہرالی فرشتوں کی آمین کا کیا بنے گا؟ جماعت کیساتھ جب نماز پڑھی جاتی ہے، امام وَلَا الضَّالِّين کہتا ہے، مقتدیوں کے ساتھ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔ فرمایا اس آمین کا کیا بنے گا؟

اس لیے جماعت کا اہتمام آقا ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کتنا کرتے ہیں کہ آقا ﷺ انتہائی بیمار ہیں، دو صحابہ کے سہارے سے چل کر مسجد میں آئے اور جماعت میں شریک ہوئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز میں خشوع وخضوع کی کیفیت کا اندازہ اس سے لگائیں کہ تیر لگ گیا اور ران میں پیوست ہوگیا اس زمانے میں بیہوشی کی کوئی دواء تو نہ تھی، لوگ تیر نکالتے، بڑی تکلیف ہوتی، مشورہ یہ ہوا کہ نماز کے دوران

ان کے تیر کو نکال لیا جائے گا۔ چنانچہ نماز سے فارغ ہوئے لوگوں کا رش لگا ہوا تھا،، کہا لگتا ہے تیر نکالنے آئے ہو؟ وہ کہنے لگے: حضرت ہم نے تو تیر بھی نکال لیا اور آپ کو پتہ بھی نہ چلا۔

ہماری نمازوں کی حالت

یہاں مچھر کاٹتا ہے تو توجہ ہٹ جاتی ہے، ٹائر برسٹ ہوتا ہے تو توجہ ہٹ جاتی ہے، اچانک بجلی چلی جائے تو توجہ ہٹ جاتی ہے، پنکھا بند ہو جائے تو توجہ ہٹ جاتی ہے، یہ آخری امت ہے ایک نماز بھی شائد بہت کم لوگ ہوں گے جو حلفیہ کہہ سکتے ہوں کہ میں نے زندگی کی ایک نماز ایسی پڑھی کہ میرا دھیان نہیں ہٹا، لیکن اگر پانچ، چھ سال میں امام سے ایک دفعہ غلطی ہو جائے تو کہتے ہیں امام صاحب کا دھیان کہیں اور تھا؟ اگر کسی عید میں کسی امام سے تکبیر آگے پیچھے ہو جائے تو کہتے ہیں پتہ نہیں امام صاحب کس دنیا میں گھوم رہے ہیں؟

حالانکہ علماء نے کتابوں میں یہ بھی لکھا ہے کہ بعض اوقات مقتدی کی نحوست کا اثر بھی امام پر پڑتا ہے۔ مقتدیوں میں کوئی بے وضو کھڑا ہو اس کا اثر بھی امام پر پڑتا ہے مقتدیوں میں کوئی گناہگار ہو اس کا اثر بھی امام پر پڑتا ہے، مقتدیوں میں کسی کی توجہ کہیں اور ہو اس کا اثر بھی امام پر پڑتا ہے۔

تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہماری نمازوں کی حالت ہم نے کیا کر دی؟ نماز کی ہم ایسی حالت کر دیں، قرآن کے ساتھ ہم اتنا بڑا ظلم روا رکھیں، علماء کا احترام اور قدر ہمارے دلوں میں بہت کم ہو، مسجد مدرسے اور خانقاہ کے ساتھ ہمارا تعلق انتہائی کمزور ہو اور ہم مسلمان ہونے کے بہت بڑے دعویدار بھی ہیں۔

نماز عشق ادا ہوتی ہے تلواروں کے سائے میں

صحابی رسول ﷺ پہرہ دے رہے ہیں، دوسرا ساتھی آرام کر رہا ہے، تو دل میں خیال آیا کہ بور ہو جاؤں گا چلو نماز پڑھ لیتے ہیں، دو رکعات کی نیت باندھ لی سورۃ کہف کی تلاوت شروع کر دی، دشمن نے دیکھا کہ ایک آدمی کھڑا ہوا ہے اس نے تیر مارا، تیر لگا نماز نہیں توڑی، دل میں خیال آیا کہ زیادہ تیر لگنے کی وجہ سے میں گر جاؤں گا، بیہوش ہو جاؤں گا، اپنے ساتھی کو اٹھا نہیں پاؤں گا تو دشمن ان پر غالب آجائیں گے۔ اس ڈر سے نماز کو مختصر کیا ساتھیوں کو اٹھایا، ساتھیوں نے بعد میں کہا کہ پہلا تیر لگتے ہی نماز توڑ دیتے، ہمیں جگا دیتے فرمایا: تیر کھا کر قرآن پڑھنے میں جو مزہ آرہا تھا اگر ساتھیوں ڈر نہ ہوتا تو میں تیر کھا کر شہید ہو جاتا نماز نہیں توڑتا۔

نہ مسجد میں نہ مندر میں
نہ بیت اللہ کی دیواروں کے سائے میں
نماز عشق ادا ہوتی ہے
تلواروں کے سائے میں

ایک بزرگ کی نماز میں کیفیت

ایک بزرگ کہنے لگے نماز پڑھتا ہوں لگتا ہے پل صراط پر کھڑا ہوں، ان بیلنس ہوا اور نیچے گر گیا، دائیں طرف جنت ہے اور بائیں طرف جہنم ہے، پیچھے موت کا فرشتہ کھڑا ہوا ہے، سلام پھیرنا ہے اور روح قبض ہو جانی ہے، اس ذوق کے ساتھ جو نماز پڑھے گا اس کو نماز میں اِدھر اُدھر کا خیال کیسے آئے گا؟

امام اور مؤذن کو قدر کی نگاہ سے دیکھیے

میں عرض کر رہا ہوں کہ ہمارے ہر کام میں حتی کہ مسجد میں آتے ہوئے بھی دل میں حسد، کینہ، بغض لے کر آرہے ہیں، پھر غلطی سے آگئے اور ٹائم پورا ہو گیا، ایک سیکنڈ اوپر ہو گیا تو دیکھتے ہیں امام صاحب کہاں غائب ہیں؟ مؤذن صاحب نظر نہیں آرہے؟ اس کو بے چینی ہو رہی ہے۔ ولیمہ میں یہ دو گھنٹہ کا انتظار کرتا ہے، میں نے کم ٹائم بتادیا، نو بجے کا وقت ہوتا ہے بارہ بجے شروع ہوتا ہے۔ کسی سرکاری افسر کے پاس میٹنگ ہو تو ایک دو گھنٹہ انتظار کرنا پڑتا ہے۔ بل جمع کرانے کے لیے لائن میں لگنا پڑتا ہے۔ یوٹیلیٹی اسٹور سے چینی خریدنے کے لیے، بیس روپے کی بچت کے لیے لائن میں لگنا پڑتا ہے، سی این جی ڈلوانے کے لیے لائن میں لگنا پڑتا ہے، لیکن اللہ کے گھر میں پانچ سیکنڈ بھی اس سے برداشت نہیں ہو رہے پھر میں بہت سخت بات کہنے چلا ہوں حدیث کا حوالہ دے کر فرمایا کہ مؤمن کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہے، مسجد میں یوں سکون ملتا ہے جیسے مچھلی پانی میں، مسجد کے باہر یوں بے چین رہتا ہے جیسے ماہی بے آب، ہم صرف نماز صحیح پڑھنے والے بن جائیں دنیا میں انقلاب آجائے گا۔

ہمارا تعلق اللہ سے قانونی ہے یا جنونی؟

دنیا میں دو قسم کے تعلق ہوتے ہیں، ایک تعلق قانونی ہوتا ہے مطلب یہ قانونی طور پر یہ میری بیوی ہے، نکاح نامہ آدمی شو کرتا ہے۔

ایک ہوتا ہے جنونی تعلق، قانونی تعلق تو یہ ہے کہ یہ میاں بیوی بن کر رہ رہے ہیں، اندر محبت کوئی نہیں ہے، لوگوں کے سامنے تو میاں بیوی بن کر آتے ہیں لیکن اندر محبت نہیں ہے، اس کا دل کہیں اور اس کی سوئی کہیں اور اٹکی ہوئی

ہے اور ایک جنونی تعلق ہوتا ہے کہ دل سے بھی محبت ہوتی ہے۔

تو یہ جو فرض نمازیں ہیں یہ اللہ سے قانونی تعلق ہے اور نفل نمازیں اللہ سے جنونی تعلق ہے، وہ تو صرف قانون کا درجہ تھا جس کو جنونی تعلق اللہ سے ہوگا وہ اشراق پڑھے گا، چاشت پڑھے گا، اوّابین پڑھے گا اور تہجد پڑھے گا، صلوٰۃ التسبیح پڑھے گا، صلوٰۃ الحاجت پڑھے گا، تحیۃ المسجد پڑھے گا، وہ تو بہانے ڈھونڈے گا اس سے لَو لگانے کی، اس سے دل کے تار جوڑنے کی۔

بیٹھا جو تیری یاد میں گوشہ نشیں ہوکر
تو اپنا بوریا بھی تختِ سلیماں تھا

وہ تو انتظار میں رہے گا، جیسے لوگ نئی نویلی دلہن سے ملنے کے لیے رات کا انتظار کرتے ہیں، اللہ والے، اللہ سے محبت والے، رات کی تاریکی کا انتظار کرتے ہیں کہ ایک میرا اللہ ہوگا ایک میں ہوں گا۔

ہمارا کام ہے راتوں کو رونا یادِ دلبر میں
ہماری نیندیں محو خیال یار ہوجانا

اولیاء اللہ کی رازونیاز

مولانا یحییٰ کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کہا کہ: حضرت آپ اتنا طویل سجدہ کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا: سجدے میں جاتا ہوں یوں لگتا ہے محبوب کے قدموں میں سر رکھ دیا، اٹھانے کو جی نہیں چاہتا، ایک بزرگ کو کسی نے کہا: جنت میں نماز نہیں فرمایا: آہ! اس جنت میں کیا مزہ جس جنت میں نماز نہیں، ایک تعلق یہ تھا اور ایک میرا اور ایک آپ کا تعلق ہے۔

اویس قرنی رضی اللہ عنہ ایک ہزار نفل دن میں پڑھتے تھے بیمار ہوگئے تو پانچ سو بیٹھ

کراور پانچ سوکھڑے ہوکر پڑھتے تھے۔

فرمایاجوآدمی روزانہ نوافل پڑھتاہے،عبادت کرتاہے،بڑھاپے کی وجہ سے،بیماری کی وجہ سے،سفرکی وجہ سےاس مقدارکوپورانہیں کرتا،اللہ ثواب اتناہی لکھتے ہیں۔ایک 70 سالہ بزرگ دن میں ستر طواف کے بعد دونفل پڑھتے ہیں۔

میرے محترم دوستو!

انہی کے بارے میں قرآن کہتاہے:

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿۶۴﴾

﴿سورۃ الفرقان:۶۴﴾

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آقا ﷺ کی لختِ جگر ہیں،حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیوی، حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کی امّی ہیں،سیدۃ نساء اھل الجنہ،جنت کی عورتوں کی سردار ہیں،میرے آقا ﷺ نے دنیاسے جاتے وقت ایک بات کہی رونے لگی،دوسری بات کہی ہنسنے لگی،کسی نے پوچھا:روئی کیوں؟ہنسی کیوں؟ فرمایا: روئی اس لیے کہ آقاجداہورہے ہیں،ہنسی اس لیے آقانے کہاتھاجنت میں سب سے پہلے مجھ سےتم ملوگی اتنی بڑی ہستی دن چکی چلاتی ہیں،مشکیزہ میں پانی بھرکرلاتی ہیں،کندھے پرگئے نشان اور چھالے پڑگئے ہیں،دورکعت کی نیت کی سردیوں کی لمبی رات میں سلام پھیرافجرکاوقت ہوگیارونے لگیں ربّا اتنی چھوٹی تیری رات کہ دورکعت میں ساری بیت گئی۔

وہ لوگ یہ اعمال لی کرحاضرہوں گےدوسری طرف ہم جیسے حقیر، فقیر ناتواں،کمزور،گناہگار، داغ دار،بدکردار،گناہوں میں ڈوبے ہوئے انسان کھڑے ہوں گے۔

حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے کو دیکھ کر 20 ہزار ہندو مسلمان ہوئے

حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوگیا، لاکھوں لوگ اُمڈ آئے، حضرت امام بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا: اہل حق اور باطل میں پتہ ان کے جنازوں سے چلتا ہے، اس زمانے میں ٹرین، بس، جہاز، کار، روڈ، فیس بک، واٹس ایپ، ٹیلیفون، موبائل، ریڈیو، ٹی وی، ٹرانسمیشن کے آلات، کمیونکیشنز کے آلات، کچھ بھی نہیں تھا، اور دور آبادیاں تھیں، انتقال ہوا جنازے میں لاکھوں لوگ شریک ہوئے، اس میدان کی پیائش کی گئی 25 لاکھ افراد سما گئے، اس جنازے کو دیکھ کر 20 ہزار ہندو مسلمان ہوگئے۔

حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ کس نے پڑھایا

حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ ہے، جنازہ کون پڑھائے؟ کوئی آگے بڑھنے کو تیار نہیں، دل میں خواہش تو ہر ایک کی ہے، ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا انہوں نے وصیت کی کہ میرا جنازہ وہ پڑھائے جس میں ۴ باتیں ۴ شرطیں موجود ہوں:

شرط اوّل: تکبیر اولیٰ کبھی نہ چھوٹی ہو۔

شرط دوم: تہجد کبھی نہ چھوٹی ہو۔

شرط سوم: عصر کی چار سنتیں کبھی نہ چھوٹی ہوں۔

شرط چہارم: بدنظری کبھی نہ کی ہو۔

جس میں یہ شرطیں ہوں گی وہ نمازہ جنازہ پڑھائے گا۔ مجمع کو سانپ سونگھ گیا، لاکھوں لوگ ہیں آگے بڑھنے والا کوئی نہیں، ایک شخص سر پر کپڑا ڈالے

ہوئے، آنسو چہرے پر جاری ہیں، یہ کہتا ہوا آیا: بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ آج تو نے میرا راز فاش کر دیا، میں اللہ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں یہ چاروں باتیں مجھ میں موجود ہیں، وہ التمش اس وقت کا بادشاہ تھا۔

میرے دوستو! ہم کہاں ہیں؟ اعمال ہم جیسے بھی کریں حکمران ہمیں جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جیسے ملیں، بیوی ہمیں رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا جیسی ملے، اولاد ہماری فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی طرح ہو، کاروبار میں ہمارے برکتیں ہوں، بیماری کوئی نہ ہو، ٹینشن کوئی نہ ہو، بس ہر طرف مزے ہی مزے ہوں۔

نماز کی حالت میں ہم نے کیا کی ہے؟ قرآن سے تعلق کتنا کمزور؟

علماء کی محبت عقیدت کتنی ہے؟

مسجد، مدرسہ، خانقاہ کے ساتھ ہمارا تعلق کتنا مضبوط ہے؟

تھوڑا گریبان میں تو جھانکیں.....

اس لیے گزارش یہی ہے کہ نماز کے ساتھ تعلق مضبوط ہو جیسے رمضان میں مسجد بھری ہوتی ہے، عزم کرو ایک نماز نہیں چھوڑیں گے اور فجر بھی پڑھو، خدا کی قسم! قبر میں یہ جواب کام نہیں آئے گا کہ رات کو میں لیٹ سونے والا تھا، میری تو آنکھ دیر سے لگتی تھی، میں تو کاروباری تھا، میں تو تھک جایا کرتا تھا یہ جواب نہیں چلے گا، پانچ نمازیں پڑھو اور پابندی سے پڑھو، جماعت سے پڑھو، اہتمام سے پڑھو۔ اللہ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بندگی کا راز
نماز اتنی اہم عبادت کیوں؟

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع و ترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- .....انسانی زندگی کا مقصد
- .....معرفتِ الٰہیہ اور اس کی اہمیت
- .....سجدہ وعبادت کی اہمیت وحکمت
- .....کھیل کی شرائط
- .....نماز بہت سے اعمال صالحہ وصفاتِ حسنہ کا مجموعہ
- .....نماز کی اہمیت اور ہماری غفلت
- .....مثبت تبدیلی کا دارومدار اور ہمارا دردِ دل
- .....دین کیسے سیکھا جائے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

﴿سورۂ ذاریات:۵۶﴾

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ اَوْ کَمَا قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْھَاشِمِیُّ الْمَدَنِیُّ الْکَرِیْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

نہ دنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

واجب الاحترام، عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفی، احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی ہے۔

زندگی کا مقصد

اس آیت میں اللہ رازِ بندگی بتا رہے ہیں کہ اس زندگی کا راز اور اس کا مقصد اللہ کی بندگی ہے۔

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

کہ زندگی کا مقصد ہی اللہ کی بندگی ہے، جس میں بندگی نہ ہو، وہ شرمندگی ہوجاتی ہے۔

معرفت کی اہمیت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما لِيَعْبُدُونِ کی تفسیر لِيَعْرِفُونِ سے کرتے تھے کہ میں نے انسانوں کو اور جنات کو نہیں پیدا کیا، اِلّا مگر اس لیے کہ وہ میری

عبادت کریں، یعنی وہ میری معرفت حاصل کریں، مجھے پہچان لیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ اس عبادت میں کوئی بھلائی نہیں جس میں معرفت نہ ہو، اللہ کی پہچان نہ ہو، بھائی چور کو جب پتا چل جائے کہ یہ پولیس والا ہے، تو وہ چوری نہیں کرے گا، چور کو یقین ہوتا ہے کہ پولیس کے سامنے چوری کروں گا تو سزا ملے گی، جیل میں ڈالا جاؤں گا۔ انسان کو یہ استحضار ہوجائے کہ اللہ کی نافرمانی کروں گا تو جہنم میں ڈالا جاؤں گا، یہ نافرمانی سے بچ جائے گا، ہم اللہ کی نافرمانی اس لیے کرتے ہیں کہ اللہ کی صحیح پہچان نہیں، اللہ کا صحیح تعارف نہیں، اللہ کی ذات کا صحیح یقین نہیں، اللہ کی قدرت کا پورا احاطہ نہیں۔ اسی لیے اس آیت کریمہ میں اللہ پاک انسان کو اور جنات کو پیدا کرنے کا ایک بنیادی مقصد اور ایک لوجک بتا رہے ہیں کہ میں نے تمہیں پیدا کیا، دنیا میں بھیجا، تم میری ذات کو پہچان لو اور میری بندگی شروع کر دو اب اللہ کو پہچاننا کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ کا تعارف

اللہ خود اپنا تعارف سورۃ اخلاص میں کراتے ہیں

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱

کہہ دیجیے وہ اللہ ایک ہے

اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲

وہ اللہ بے نیاز ہے،

لَمْ يَلِدْ ۙ

نہ اس نے کسی کو جنا

وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳

اور نہ وہ جنا گیا، نہ اس کا کوئی بیٹا نہ وہ کسی کا بیٹا

لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً

اس کی کوئی بیوی نہیں

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

اس کا ہم سر اور برابر کوئی نہیں، نہ اس کی ذات میں، نہ اس کی صفات میں، یہ سر جھکے صرف اس کے سامنے، یہ زبان تسبیح اور تحمید کرے صرف اس کی، نماز میں، دل میں، صرف اس کا خیال ہو، اس کو توحید کہتے ہیں، وحدانیت کہتے ہیں۔

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

ہمارے دل میں خواہشات کا سیلاب ہے، اور ہم کہتے ہیں کہ جی ہم اللہ کو ایک مانتے ہیں، توحید اور اللہ کی ذات کا اکیلا ہونا یہ کیسے اس دل میں سما سکتا ہے، جب اس میں خواہشات کا سیلاب ہو۔

عبادت میں صفت احسان

اسی لیے اللہ فرماتے ہیں

مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ

جس نے اپنے چہرے کو اللہ کے سامنے کر دیا، اللہ کی ایسی عبادت کی

كَاَنَّكَ تَرَاهُ

گویا کہ تم اللہ کو دیکھ رہے ہو

فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ

اگر یہ خیال نہیں آتا کہ میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں تو یہ خیال تو ضرور آئے کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے، باپ دیکھ رہا ہو کوئی گناہ نہیں کرتا، بچہ دیکھ رہا ہو کوئی گناہ نہیں کرتا، بیوی ساتھ ہو کوئی بدنظری نہیں کرتا، کرتا بھی ہے تو ٹیڑھی آنکھوں سے دیکھتا ہے کہ اس کو پتا نہ چل جائے۔

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾

﴿المؤمن، آیت ۱۹﴾

وہ اللہ تو آنکھ کی خیانت کو دیکھتا ہے، سمجھتا ہے، جانتا ہے، اس سے ڈھکی چھپی، مخفی اور پوشیدہ کوئی چیز نہیں۔

دل کی صفائی

تو جب دل سے خواہشات نکلیں گی، دل سے غیر نکلے گا، تو دل میں اللہ تنہا رہ جائے گا، پھر عبادت میں یوں لگے گا جیسے میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں، اور جیسا ہمارا اور آپ کا حال ہے، کھڑے مسجد میں ہیں، نماز کی حالت میں ہیں، زبان سے قرآن بھی پڑھ رہے ہیں، لیکن دل و دماغ کہیں اور ہے، ایسی نماز کے بارے میں کہا گیا

جو کبھی تو سر بسجدہ ہوا تو زمین سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

سجدے کی اہمیت

وہ ایک سجدہ جس سجدے میں، دل میں، صرف اللہ ہو غیر نہ ہو، جس سجدے میں آپ اللہ کو دیکھ رہے ہوں، اللہ آپ کو دیکھ رہا ہو۔

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

ایک سجدہ اللہ کے دربار میں ایسا کر لو کہ دل میں صرف اللہ ہو، وہ اللہ اپنے سامنے جھکنے والے اس سر کو دنیا کے کسی در پر جھکنے نہیں دے گا، اس کی غیرت گوارہ نہیں کرتی کہ میرے سامنے جھکنے والا سر کہیں اور جا کر جھکے، میرے سامنے اٹھنے والے ہاتھ کسی اور کے سامنے اٹھیں، میرے سامنے جھولی اور دامن پھیلانے والا کسی اور سے بھیک مانگے، یہ اس کی غیرت گوارہ نہیں کرتی، لیکن ہم اس طرح کا سجدہ کر کے تو دکھائیں۔

عبادت کا حکم کیوں؟

میرے محترم دوستو!

اللہ نے انسان کو اپنی عبادت کے لیے کیوں پیدا کیا؟ اس کو ہماری عبادت کی کیا ضرورت پیش آئی؟ اس کو ہماری عبادت سے کیا فائدہ ہے؟ اگر ساری دنیا اللہ کی اطاعت فرمانبرداری، عبادت پر آجائے اس کی بادشاہت میں ذرہ برابر اضافہ نہیں ہوگا، اور اگر ساری دنیا اس کی نافرمانی پر جمع ہوجائے اس کی بادشاہت میں ذرہ برابر کمی نہیں ہونے والی، تو پھر عبادت کا حکم کیوں دیا؟ کہ انسان تُو تر و تازہ ہوجائے گا، تیرا دماغ فریش ہوجائے گا۔

دو بہترین مثالیں

آدمی کو اگر بھوک لگ جائے تو کھانا کھاتا ہے، انرجی بحال ہوجاتی ہے، آدمی کو پیاس لگتی ہے، شربت پیتا ہے، انرجی بحال ہوجاتی ہے، آدمی کو تھکن ہوتی ہے، نیند کرتا ہے آرام مل جاتا ہے، آدمی کو تکلیف ہوتی ہے، گولی کھاتا

ہے، اس کو آرام آجاتا ہے، اسی طرح جب تیری روح بے چین ہوگی، میرے سامنے جھکے گی تو تیری روح کو قرار اور سکون آجائے گا، اس عبادت میں بھی اس کا فائدہ کوئی نہیں میرا اور آپ کا فائدہ ہے۔

اور دوسری مثال کہ اس دماغ کی مثال مقناطیس کی طرح ہے، مقناطیس چیزوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے، لوہے کو کھینچتا ہے، اسی طرح انسان جس کو سوچتا ہے، جو چیز سوچتا ہے، اس سے ملتی جلتی چیزیں خود بخود آنا شروع ہوجاتی ہیں، آپ مٹی میں مقناطیس کو ڈالو وہ مٹی کو کھینچے گا، وہ لوہے کو کھینچے گا۔

دماغ کے اثرات

ہم گناہ کو سوچیں گے، گناہ کے خیالات آئیں گے، ہم مراقبہ کریں گے، ذکر کر کے اللہ کو سوچیں گے، پیاری چیزیں اندر آئیں گی، بھائی گوگل ایک سرچ انجن ہے، اس کا جو سرچ باکس ہوتا ہے اس میں آپ لکھ دیں گانے، تو جتنے گانے کی ویب سائٹ ہیں، جتنی ویڈیوز ہیں، جتنے سنگرز ہیں جتنے میوزیکل انسٹرمنٹس ہیں، جتنے میوزیکل کنسرٹس ہیں وہ سب آجائیں گے۔ اور اگر آپ سرچ باکس میں قرآن لکھ دیں، قرآن آئے گا، ترجمہ آئے گا، تفسیر آئے گی، قرآن کی تلاوت کرنے والے قاری آئیں گے، آیات آئیں گی، تفسیر کی کتابیں آئیں گی، مفسرین کے نام آئیں گے، جس طرح گوگل کے سرچ باکس میں جو ٹائپ کریں گے تو اسی طرح کی چیزیں آئیں گی، اسی طرح اس دماغ میں جس کو سوچو گے وہی آئے گا۔ اسی لیے بزرگ کہتے ہیں مراقبہ کرو، اللہ کی ذات کو سوچو۔

میرے دوستو!

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿۵۶﴾

﴿الذاریات، آیت ۵۶﴾

میں نے جنات اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔

کھیل کی شرائط

کھیلنا جائز ہے مگر چند شرائط کے ساتھ، اس کھیل میں لباس پورا ہو، اس کھیل میں نامحرم نہ ہوں، اس کھیل میں جوا اور سٹہ نہ ہو، اور اس کھیل میں وقت کا ضیاع نہ ہو، اس کھیل سے عبادات میں خلل نہ ہو، اس کھیل سے نماز نہ چھوٹے، اور اس کھیل سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔

اسلام کا مقصد

اسلام کا مقصد لوگوں کو کھلاڑی بنانا نہیں ہے، ہاں کھیل برائے زندگی ہو، ریفرشمنٹ کے لیے، صحت کے لیے، ورزش کے لیے، فزیکل ایکسرسائز کے لیے، لیکن زندگی برائے کھیل نہ ہو کہ پوری زندگی کھیلوں میں گزار دی، یہ مسلمان کا مقصد نہیں ہے، اسی لیے بندگی کی جو اعلیٰ معراج ہے، وہ نماز ہے یعنی تلاوت بھی بندگی ہے، اللہ کا ذکر بھی بندگی ہے اور عاجزی اور انکساری بھی بندگی ہے۔

نماز مجموعہ عبادات

لیکن نماز وہ بندگی ہے جس میں اللہ نے ساری عبادتوں کو جمع کر دیا، بھائی درختوں کی عبادت وہ قیام میں ہیں، وہ کھڑے ہوئے ہیں، پہاڑوں کی عبادت وہ قعدہ کی حالت میں ہیں، تشہد میں بیٹھے ہوئے ہیں، چار پاؤں والے

جانوروں کی عبادت، وہ ہر وقت رکوع میں ہیں، سانپ اور حشرات الارض اور رینگنے والے جانوروں کی عبادت، وہ ہر وقت سجدہ میں ہیں، پرندوں کی عبادت وہ پروں سے اڑ رہے ہیں، زبان سے چہچہا کر اللہ کی تسبیح کر رہے ہیں، سورج اور چاند کی عبادت وہ سجدہ کرتے ہیں

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝

﴿سورۂ رحمن: ۵، ۶﴾

یہ ستارے اور درخت سجدے میں ہیں ہر چیز عبادت میں ہے

كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ

ہر چیز نے اپنی نماز کا طریقہ اور اپنی تسبیح کے بول سیکھ لیے ہیں

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ

﴿سورۂ رحمن: ۵، ۶﴾

کائنات کی ہر چیز اللہ کی حمد وثنا کر رہی ہے تم اسے نہیں سمجھ پاتے۔

نماز بہت سے اعمال وصفات کا مجموعہ

لیکن انسان کی نماز میں اللہ نے درختوں والا قیام بھی شامل کر دیا،

چوپایوں والا رکوع بھی شامل کر دیا،

پہاڑوں والا قعدہ بھی شامل کر دیا،

رینگنے والے جانوروں کا سجدہ بھی شامل کر دیا،

پرندوں کی بولی اور ذکر اور تسبیح بھی شامل کر دی،

اس نماز میں عاجزی بھی ہے،

اس نماز میں قرآن کی تلاوت بھی ہے،

اس نماز میں اللہ کا ذکر بھی ہے، اس نماز میں نبی پر درود بھی ہے،

اس نماز میں اجتماعیت بھی ہے، اس نماز میں مساوات بھی ہے،
اس نماز میں اخوت بھی ہے،
اس نماز میں مراقبہ بھی ہے، اس نماز میں دعا بھی ہے،
کائنات کی ساری عبادتوں کو اللہ نے اس نماز میں جمع کر دیا۔

نماز کا مقام

تو بندگی کی جو معراج ہے وہ نماز ہے، اسی لیے تو فرمایا کہ یہ نماز دین کا ستون اور پلر ہے، نماز آقا ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، نماز اللہ سے ڈائریکٹ، آن لائن ہونا ہے، نماز بے حیائی اور فحاشی سے روکنے والی ہے، نماز میں امر بالمعروف بھی ہے، نماز میں نہی عن المنکر بھی ہے۔

نماز درس مساوات

امیر ہو، غریب ہو، چھوٹا ہو، بڑا ہو، بادشاہ ہو، وزیر ہو، مشیر ہو یا کہ عام سپاہی ہو، آرمی چیف ہو یا کہ معمولی سا سپاہی ہو، پڑھا لکھا ہو، یا کہ بالکل کورا جاہل ہو، خوب صورت ہو کہ بدصورت ہو، موٹا ہو کہ پتلا ہو، کاٹن پہنا ہوا ہو یا کہ دو سو روپے والے سوٹ میں ہو، برانڈڈ گھڑی پہن کر آئے یا معمولی گھڑی پہن کر آئے، اس صف میں ایک ساتھ کھڑا ہوتا ہے، ایک طرف منہ کرنا ہے، ایک امام کی اقتداء کرنی ہے، ایک پیٹرن پر نماز پڑھنی ہے،

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے جو کانٹا کابل میں
تو ہندوستان کا ہر پیر و جواں بے تاب ہو جائے

یہ نماز معمولی چیز نہیں ہے، کبھی اس استحضار کے ساتھ ہم مسجد آئے ہیں؟ کہ اس کا بلاوا آیا ہے۔

مالک مجازی کا خوف اور مالک حقیقی سے بے خوفی

بھائی! ایک آدمی بڑے عہدے پر ہے، اپنے آفس میں بیٹھا ہوا ہے، اس کو پانی منگوانا ہے تو وہ بیل بجاتا ہے، بٹن دباتا ہے، تو نوکر آتا ہے یا نہیں؟ اب پتا چلے جی وہ بٹن دبا رہا ہے اور بیل بجا رہا ہے نوکر صاحب نہیں آئے، آدھے گھنٹے بعد آئے تو مالک نے پوچھا دیر کیوں کی؟ کہنے لگا جی میں کھانا کھا رہا تھا اس لیے دیر سے آیا ہوں، میں تھوڑا ریسٹ کر رہا تھا اس لیے دیر سے آیا، میں تھوڑا اخبار پڑھ رہا تھا اس لیے دیر سے آیا، میں ڈرامہ دیکھ رہا تھا وہ ختم ہوا تو آیا، میں میچ دیکھ رہا تھا اس لیے دیر ہوگئی، میں فلم دیکھ رہا تھا اس لیے دیر ہوگئی، میں کتاب پڑھ رہا تھا اس لیے دیر ہوگئی، میں کسی سے کال پر بات کر رہا تھا اس لیے دیر ہوگئی، میں چیٹنگ کر رہا تھا اس لیے دیر ہوگئی، میں میل کر رہا تھا اسلیے دیر ہوگئی، میں کچھ دیکھ رہا تھا اس لیے دیر ہوگئی، میں کالم لکھ رہا تھا اس لیے دیر ہوگئی، مضمون پڑھ رہا تھا اس لیے دیر ہوگئی، آب بتاؤ مالک اس کو انعام دے گا؟ یار تم تو بہت اچھا کام کر رہے تھے، یہ تمہارا انعام ہے، نہیں میرے دوستو، مالک کہے گا، جب میں نے بیل بجائی تھی تو تمہیں سب کچھ چھوڑ کر آنا چاہیے تھا، تجھے تنخواہ میں دیتا ہوں، تجھے رہائش میں نے دی ہے، تجھے کھانا پینا میں دیتا ہوں، تیرے کپڑوں کا بندوبست میں کرتا ہوں، تیرا میڈیکل کا خرچہ میں اٹھاتا ہوں، تو وہ سب کچھ چھوڑ کر آئے گا، آتے ہیں یا نہیں؟

عجیب واقعہ

ایک دفعہ میرا ایک دوست تھا اور وہ گورنمنٹ کے اچھے عہدے پر افسر

ہے، ایک ادارے میں وہ گاڑی چلا رہا تھا، میں بھی اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا،اور اس کے منہ میں گٹکا تھا اور جس کے منہ میں گٹکا ہوتا ہے تو وہ بیچارہ سلام کا جواب بھی نہیں دے سکتا، گٹکا کھانے کے نقصانات، نسوار کھانے کے نقصانات، ایک نقصان یہ ہے کہ پیسے ضائع ہوتے ہیں، ان پیسوں کا جواب دینا ہوگا، دن میں سو روپے کے گٹکے، مہینہ میں تین ہزار کے گٹکے، ایک ہزار کی نسوار، دو ہزار روپے کے سگریٹ پینے والا، الن فقیر اس مال کا تجھے حساب دینا ہے، اور دوسرے نمبر پر اس کے دانت خراب ہوں گے، اس کو بیماری لگ جائے گی، صحت کی نعمت ضائع کی اللہ پوچھے گا ،تیسرے نمبر پر یہ سلام کا جواب نہیں دے سکتا، یہ کسی سے بات چیت نہیں کرسکتا، گٹکا منہ میں ہو اور بات کرے تو انسان لگتا ہی نہیں ہے یا لگتا ہے؟ بہت غور کرنے سے انسان لگتا ہے تو اس نے منہ میں بھی گٹکا تھا، ڈرائیونگ کر رہا تھا ،اچانک اس کو اس کے بڑے افسر کا فون آ گیا، آپ یقین مانیں کہ اس نے کہا شیشہ نیچے کروں گا، یہ پھینکوں گا ،ٹائم لگے گا، گاڑی روک کر یہ پیک پھینکوں گا، ٹائم ضائع ہوگا ،افسر ناراض ہو جائے گا، وہ زہریلا گٹکا نگل گیا ،دنیا کے افسر سے ڈرنے والو! کاش کہ ہم اللہ سے ڈرتے، نوکر کو بیل کی آواز آتی ہے چائے چھوڑ کر بھاگتا ہے، کھانا چھوڑ کر بھاگتا ہے، واش روم آدھا چھوڑ کر بھاگتا ہے، ڈرامہ چھوڑ کر بھاگتا ہے، فلم چھوڑ کر بھاگتا ہے، میچ چھوڑ کر بھاگتا ہے، اخبار پھینک کر بھاگتا ہے، دوست کی لائن ڈیسکنکٹ کر کے بھاگتا ہے۔

نماز کے وقت ہماری غفلت

اللہ کا بلاوا آتا ہے، آذان کی آواز آتی ہے، دن میں پانچ دفعہ آتی ہے،

دکان کھلی ہوئی ہے، گاڑی چل رہی ہے، ڈرامہ دیکھ رہا ہے، فلم دیکھ رہا ہے، دوستوں سے گپ شپ لگ رہی ہے، ہوٹل میں وہ ایسے پاؤں لمبے کر کے مزے سے لیٹا ہوا ہے، کاش کہ اللہ کی محبت دل میں ہوتی، آذان کے بعد کوئی شٹر اوپر نہ ہوتا، جمعہ کا دن ہے ابھی آپ جا کر دیکھیں دکانیں کھلی ہوئی ہیں، ہوٹل کھلے ہوئے ہیں، پہلی آذان کے بعد کاروبار کرنا حرام ہے، لوگ لگے ہوئے ہیں، اور کہتے ہیں کہ شریعت کا نظام آجائے تو مزا آجائے گا، اتنے ڈنڈے لگیں گے کہ مزا آجائے گا، اتنے چھتر لگیں گے کہ مزا آجائے گا۔

مثبت تبدیلی کا دارومدار

پکے مسلمان بنو! یہ باتیں اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر آجائیں یعنی زبان سے کان تک اور کان سے دل تک آجائیں اور جب یہ ادھر اتریں گی تو انسان صحیح استعمال ہوگا، یہ آنکھ صحیح دیکھے گی، یہ کان صحیح سنیں گے، یہ زبان صحیح بولے گی، یہ دماغ صحیح سوچے گا، اس میں صحیح چیزیں آئیں گی، جیب میں حلال آئے گا، پاؤں گناہوں کے اڈے کی طرف نہیں جائے گا، ہاتھ سے کسی کو تھپڑ نہیں مارے گا، بیوی پر ظلم نہیں کرے گا، رشتہ دار کو تنگ نہیں کرے گا، سود نہیں لے گا، رشوت نہیں لے گا، ملاوٹ نہیں کرے گا، کسی کا مال غصب نہیں کرے گا، یتیم کا مال ہڑپ نہیں کرے گا۔

ہمارے درد دل کی قدر کیجیے

میرے دوستو! آج یہ عزم کرلو اس کا بلاوا آجائے سب کچھ چھوڑ کر اس کے گھر جائیں گے، عزم کرتے ہیں؟ میں اکثر سوچتا ہوں کہ یار آج یہ باتیں کروں گا لیکن بیچ میں کچھ ایسا موضوع آجاتا ہے کہ ہر جمعہ کو میں 50 فیصد بھی

وہ تقریر نہیں کر پاتا ہوں، ٹائم ختم ہو جاتا ہے، اور کبھی کبھی دو چار منٹ لیٹ ہو جائیں تو شاید کچھ لوگ اس کو محسوس بھی کرتے ہوں، کل مجھے ایک ساتھی نے کہا کہ ایک مسجد ہے کراچی میں اس میں جمعہ کی نماز کا ٹائم متعین نہیں ہے بلکہ لکھا ہوا ہے کہ نماز بیان کے بعد ہوگی، بیان جب بھی ختم ہو جائے، بیان ایک درد ہوتا ہے، ہمیں کوئی شوق نہیں ہے، ہم روزے میں بولتے ہیں، تھک جاتے ہیں لیکن ایک درد ہوتا ہے، ابھی میرے خیال میں ٹائم ختم ہو رہا ہے اور میں نے 25 فیصد بھی بیان نہیں کیا جو سوچ کر آیا تھا۔ تو بہر حال آدمی ایسا بنے کہ اللہ کے بلاوے پر سب کچھ چھوڑ دے۔

مثال سے وضاحت

جیسے کسی کی فلائٹ ہو اور وہ لیٹ اٹھے، الارم کی آواز نہ سنے، دیکھتا ہے یار! تھوڑا سا ٹائم باقی ہے، پھر وہ برش کرے گا، کاٹن کلف اور استری کرے گا، جوتے پالش کرے گا، بیوی کو بولے گا ذرا ٹائٹ سا ناشتہ بناؤ؟ وہ تو بیگ اٹھائے گا، چپل ایک اپنی پہنی اور ایک بیوی کی پہنی اور نکل گیا، ایئرپورٹ پر ایسا بھی ہوا ہے، بعض اوقات جلدی میں لوگ آئے ایک چپل اپنی ہے ایک بیوی کی ہے، تو یہ ڈر ہو کہ اللہ کا بلاوا آیا ہے بھاگنا ہے، یہ درد پیدا ہو جائے تو پھر الارم لگانے کی ضرورت نہیں پڑے گی، اچھل کر آدمی بھاگے گا اللہ کا بلاوا آیا ہے۔

کائنات کی ہر چیز تسبیح کرتی ہے

تو میرے محترم دوستو! میں عرض کر رہا تھا کہ انسان کی اس بندگی والی نماز میں اللہ نے ساری کائنات کو جمع کر دیا ہے۔ بھائی جمادات، پتھر، مٹھر س

اسٹون پتھروں میں جان ہوتی ہے؟ نہیں ہوتی، نشو ونما ہوتی ہے، وہ بڑھتے ہیں؟ نہیں، نقل مکانی خود بخود کر سکتے ہیں؟ نہیں، عقل اور سمجھ ان میں ہوتی ہے؟ نہیں، نہ روح ہے نہ نشو ونما ہے، نہ نقل مکانی ہے، نہ سمجھ بوجھ ہے، وہ بھی اللہ کی تسبیح کر رہے ہیں۔

آقا ﷺ فرماتے ہیں کہ کنکر بھی اللہ کی تسبیح کرتے ہیں، اور نباتات یہ جو پودے ہوتے ہیں، درخت ہوتے ہیں ان میں روح نہیں ہے، لیکن یہ بڑھتے ہیں اور نقل مکانی نہیں کر سکتے اور سمجھ بوجھ بھی نہیں ہے، لیکن یہ بھی اللہ کی تسبیح کرتے ہیں، اور اس کے بعد جانور ہیں، ان میں روح بھی ہے اور نشوونما بھی ہے اور نقل مکانی بھی کر سکتے ہیں اِدھر سے اُدھر، اور تھوڑی بہت سمجھ بھی ہے، وہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں، اور ایک انسان ہے، روح بھی ہے، نشوونما بھی ہے، نقل مکانی بھی ہے، سمجھ بوجھ بھی ہے، علم کی روشنی بھی ہے، اس علم کی روشنی میں اللہ کی معرفت حاصل کرتا ہے، اس کی معرفت کے بعد اس کے سامنے سربسجود ہوتا ہے اور یہ بلندیوں کی معراج تک پہنچ جاتا ہے

تیری معراج کہ تو لوح و قلم تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

نبی کے قدموں تک ہم چلے جائیں ہمارا معراج کا سفر طے ہوگیا

قدم بوسی کی دولت مل گئی تھی چند ذروں کو
ابھی تک وہ چمکتے ہیں ستاروں کی جبیں ہو کر

صحابہ نبی کے قدموں میں آئے، اللہ نے آسمان کے ستارے بنا دیا، آج لوگ ان سے ہدایت حاصل کرتے ہیں۔

راستہ معلوم ہونا ضروری ہے

میرے محترم دوستو! ہمیں اپنے رخ کا پتا چل جائے، جنت کا راستہ کون سا ہے؟ بھائی جس کو راستہ معلوم ہو جائے

تو وہ لینڈ کروزر میں جائے گا تو پہنچ جائے گا

بس میں جائے گا تو نہیں پہنچے گا؟ پہنچ جائے گا،

گدھا گاڑی میں جائے گا تو نہیں پہنچے گا؟ پہنچ جائے گا،

سائیکل پر جائے گا تو نہیں پہنچے گا؟ پہنچے گا۔

پیدل جائے گا تو نہیں پہنچے گا، پہنچے گا۔

راستہ صحیح ہو پہنچے گا،

بس میں ہو پہنچے گا،

گدھا گاڑی میں ہو پہنچے گا،

ریل گاڑی میں ہو پہنچے گا،

سائیکل پر ہو پہنچے گا،

پیدل ہو پہنچے گا

ہاں کوئی جلدی پہنچے گا، کوئی دیر سے پہنچے گا، لیکن ہر ایک پہنچے گا، جب راستہ صحیح معلوم ہو، لیکن جس کا راستہ ہی غلط ہو، پشاور جانا ہے اور کوئٹہ والے روڈ پر گاڑی ڈال دی ہے، حضرت صاحب جہاز میں بیٹھ جائے لیکن وہ منزل تک نہیں پہنچے گا۔ راستہ معلوم ہونا چاہئے اور راستہ ہر ایک کا الگ ہے، بھائی موٹروے پر گاڑی چلتی ہے، کوئی ٹرین کو موٹروے پر چلائے پہنچے گا؟ اور پٹری پر ٹرین چلتی ہے کوئی سمندری جہاز پٹری پر ڈالے، پہنچے گا؟ اور پانی میں بحری

جہاز چلتا ہے کوئی ہوائی جہاز کو پانی پر چلائے وہ چلے گا؟ اور ہوا میں ہوائی جہاز چلتا ہے کوئی پانی والا جہاز ہوا میں چلائے گا؟ راستہ بھی صحیح ہو اور طریقہ بھی صحیح ہو، کون سی گاڑی کس پر چلے گی۔

دینی راستہ کیسے معلوم ہوگا؟

اور یہ سیکھنے کے لیے آپ کو مسجد میں آنا ہوگا، آپ کو مدرسہ میں آنا ہوگا، آپ کو تبلیغ میں جانا ہوگا، آپ کو خانقاہ میں آنا ہوگا، آپ کو درس قرآن کے حلقوں میں بیٹھنا ہوگا، آپ کو تعلیم میں بیٹھنا ہوگا، آپ کو علماء کی مجالس میں بیٹھنا ہوگا، تب دین آئے گا، دکان میں بیٹھ کر دین نہیں آئے گا۔

تجربہ کیسے آئے گا؟

آپ ایک سال سونے کی دکان میں بیٹھو اور تجربہ بال کاٹنے کا آجائے، ایک سال نائی کی دکان میں بیٹھو اور تجربہ موچی کا آجائے ،اور ایک سال موچی کی دکان میں بیٹھو اور تجربہ کپڑے کا آجائے، ایک سال کپڑے کی دکان میں بیٹھو اور تجربہ سبزی کا آجائے، ایک سال سبزی کی دکان میں بیٹھو اور تجربہ راشن کی دکان کا آجائے ہوسکتا ہے؟نہیں پھر سے بولو ہوسکتا ہے؟نہیں، مردوں کے کپڑے بیچنے والا اس کو عورتوں کے کپڑے کا تجربہ نہیں ہوتا، کوالٹی ،ورائٹی کا پتہ نہیں چلتا۔

دین سیکھنے کے لیے دینی ماحول کی ضرورت

اسی طرح مکان میں بیٹھے ہوئے ہیں اور کہیں کہ ہمیں بھی دین کا پتا ہے اور موبائل میں حضرت صاحب لگے ہوئے ہیں، اور کہتے ہیں کہ مجھے بھی دین کا

پتہ ہے، نہیں میرے دوستو! ماحول میں آنا پڑے گا، ایک آدمی کہتا ہے کہ میں Swimmer بن جاؤں، تیراکی جانتے ہونا، تیراکی اور وہ روڈ پر پریکٹس کرے، ایک سال تو کیا Swimmer بنے گا؟ مٹی میں لت پت ہوگیا، تیراکی سیکھے گا، Mattress گھر میں رکھ کر اس پر Dive لگائے، تیراک بنے گا؟ تیراکی سیکھنے کے لیے پانی میں اترنا پڑے گا، ڈرائیور بننے کے لیے موٹروے پر گاڑی ڈالنی پڑے گی، پائلٹ بننے کے لیے ہوائی جہاز کو ہوا میں اڑانا پڑے گا، بحری جہاز چلانے کے لیے سمندر میں بحری جہاز اور کشتی رانی کا سفر طے کرنا پڑے گا، تب بات سمجھ میں آئے گی، اللہ نے دین کو سیکھنے کا جو پلیٹ فارم دیا ہے، اپنے ایمان کو درست کرنے کا اللہ نے جو پلیٹ فارم دیا ہے وہ مسجد، مدرسہ، تبلیغ، خانقاہ، علماء، طلبہ، قرآن، حدیث، ذکر، علماء کے بیانات، منبر و محراب، مصلّٰی، تسبیح، مسواک، عمامہ، اللہ والوں کی صحبت ہے، آج عزم کرلیں کہ ہم نے زیادہ سے زیادہ وقت مسجدوں میں گزارنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اپنی نیکیاں قبول کروانے کی فکر کریں

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت ظلہم العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- .....اخلاص نیت کے اثرات اوز ہماری ذمہ داری
- .....ریا کاری کا نیا انداز۔
- .....رمضان میں ہونے والی کوتاہیاں۔
- .....اعمال کی قبولیت کیسے ممکن ہے؟۔
- .....روگردانی کرنے والوں کا طرزِ عمل۔
- .....ایمان کو جانچنے کا فارمولا۔
- .....جمعہ کے دن کا اہم مقصد
- .....بقیہ رمضان کی قدر کیجیے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَکَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۷﴾

﴿سورہ مائدہ: ۲۷﴾

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَقَامٍ اٰخَرَ:

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا

﴿سورۂ احقاف: ۱۰۶﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

ثناء گو پتہ پتہ ہے خدایا دم بہ دم تیرا
زمین و آسمان تیرے یہ موجود عدم تیرا
جو دنیا میں تیرا کھا کر شکوے کرے یارب
تعجب ہے کہ اس پر بھی ہو لطف و کرم تیرا
جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اور اگر تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری

واجب الاحترام سامعین گرامی!

میں نے آپ کے سامنے قرآن کریم اور فرقان مجید کی دو آیات تلاوت کیں اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفی، احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی۔

ہر عمل میں نیت کا اثر

دنیا میں بڑے سے بڑا عمل نیت صحیح نہ ہونے کی وجہ سے چھوٹا ہو جاتا ہے اور چھوٹا سے چھوٹا عمل نیت خالص ہونے کی وجہ سے بڑا ہو جاتا ہے۔

وَرُبَّ عَمَلٍ كَبِيْرٍ تُصَغِّرُهُ نِيَّةٌ. وَرُبَّ عَمَلٍ صَغِيْرٍ تُعَظِّمُهُ نِيَّةٌ

اسی لیے حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔

نیت صحیح نہیں تو کچھ بھی نہیں ہندو تھک گیا پھر بھی خدا ناراض۔ مشقت تو وہ بھی کرتا ہے۔ پوجا پاٹ تو وہ بھی کرتا ہے گھنٹوں اپنے بت اور دیوتا کے

سامنے تو وہ بھی کھڑا ہوتا ہے۔ اپنی سمجھ کے مطابق روزے کی کچھ صورتیں وہ بھی کرتا ہے۔ نذر و نیاز، چڑھاوے وہ بھی کرتے ہیں۔ لیکن نیت صحیح نہیں ہے اسی لیے ان کو اجر نہیں ملے گا۔

نیت کی وجہ سے اجر میں فرق

ہم یہ سنتے ہیں کہ ہمارا اونٹ، پہاڑ جتنا سونا، جو ہم راہ خدا میں دیتے ہیں صحابی کے ایک کھجور کے برابر بھی نہیں ہے کیا وجہ ہے؟ کہ صحابہ میں جو اخلاص کی صفت تھی وہ اخلاص ہم میں نہیں ہے صحابہ کو نبی کی جو صحبت ملی تھی چاہے وہ ایک منٹ کی کیوں نہ ہو۔ صحابی کی اس ایک منٹ کی صحبت پر ہماری ساری نیکیاں قربان۔ اسی لیے ہم نیکیاں تو کریں لیکن اس سے پہلے اپنی نیت کو ٹٹولیں، جانچیں اسی کو verify کرلیں۔

عمل سے پہلے نیت کی جانچ پڑتال

حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ عمل کو شروع کرانے سے پہلے اپنی نیت کو صحیح کرو اپنی نیت کو چیک کرو میں کس کے لیے کررہا ہوں۔ زکوٰۃ دے رہا ہوں اس لیے تو نہیں دے رہا کہ لوگ کہیں گے بڑا مالدار ہے۔ لوگ میری عزت کریں گے۔ فیس بک پر دکھارہا ہوں Status پر لگا رہا ہوں۔ بہانے بہانے سے دنیا کو بتلا رہا ہوں۔

تو جو اللہ اور بندے کے درمیان راز ہونا چاہیے تھا وہ افشاء ہوگیا۔ Discose کردیا۔

کوئی خالص عمل لے کر جاؤ

نے اسی لیے ہر آدمی یہ کوشش کرے کہ اس کے پاس کچھ نیکیاں ایسی

ہوں جو اللہ اور اس کے درمیان راز ہوں۔ کسی تیسرے کو اس کی خبر نہ ہو قیامت کے دن وہی کام آئیں گی۔ اگر چہ ایک ہو۔ اور یہ ڈھیر ساری بیکار چلی جائیں گی۔

هَلْ لَكَ سِرٌّ عِنْدَ اللّٰهِ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اللّٰهِ

کوئی ایک نیکی ایسی لے کر جانا جو تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان میں ہو اوروں کو اس کا پتہ نہ ہو۔

سب سے زیادہ سخت چیز

اسی لیے تو فرمایا کی سب سے سخت چیز کیا ہے؟

هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ

کہا پہاڑوں سے زیادہ سخت چیز کیا ہے؟ کہا لوہا۔ لوہا پہاڑوں کو تراشتا ہے کہا جی! لوہے سے زیادہ سخت اور چیز کیا ہے؟ کہا آگ۔ آگ لوہے کو پگھلا دیتی ہے آگ سے زیادہ سخت اور پاور فل چیز کیا ہے؟ فرمایا۔ پانی۔ پانی آگ کو بجھا دیتی ہے۔ اور یہاں نکتہ سمجھو دنیا کا پانی دنیا کی آگ بجھاتا ہے۔ آنکھ کا پانی آخرت کی آگ کو بجھاتا ہے۔ جہنم کی وہ آگ جس کو دنیا کے ساتوں سمندروں کا پانی بجھا نہیں سکتا آنکھ سے نکلنے والا آنسو کا ایک قطرہ اس آگ کو بجھانے کے لیے کافی ہے۔ ہے ناں تعجب ہو رہا ہے۔ ساتوں سمندروں کا مالک۔

تیرے کرم سے اے کریم کونسی شئی ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

تو فرمایا آگ سے زیادہ طاقتور پانی ہے کہ وہ آگ کو بھی بجھا دیتی ہے۔

پانی سے زیادہ سخت چیز ہوا ہے کہ وہ طوفانوں کا رخ بھی موڑ دیتی ہے۔ کہاں ہوا سے زیادہ سخت چیز کیا ہے؟ فرمایا۔ مومن کا وہ صدقہ کہ دائیں ہاتھ سے دے اور بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلے۔ ایسے کسی سے ہاتھ ملایا اور اس کو دے دیا کسی کو پتہ بھی نہ چلا۔

ریاکاری کا نیا انداز

ایسا نہ ہو کہ ایک تھیلا ہو آٹے کا اور آس پاس اس کے دس آدمی کھڑے ہوں لینے والا بھی شرم سے پانی پانی ہورہا ہو اور 10 کلو آٹے کا تھیلا ہے۔ اور پھر اس پر بھی بس نہیں کرتے ہیں۔ اس کو Status پر اور فیس بک پر بھی لگاتے ہیں کہ یہ دنیا میں اور شرم سے پانی پانی ہوجائے۔ تو یہ ثواب کما رہے ہیں یا گناہ۔ یہ فیصلہ آپ نے خود کرنا ہے۔ یہ فتوی لینے کی ضرورت نہیں۔ تو اتنا پاورفل صدقہ اللہ نے ہر آدمی کو اختیار دیا ہے۔

صدقہ مالداری کا محتاج نہیں

یہ جو concept ہے کہ آدمی مالدار ہوگا تو یہ صدقہ دے گا یہ غلط ہے۔ آپ ایک روپیہ دیں آپ اخلاص سے دیں گے تو آپ کا روپیہ اللہ کے یہاں کروڑوں سے زیادہ افضل ہے۔ آپ کروڑوں روپے دیں گے اور اخلاص سے نہیں دیں گے تو آپ کے کروڑوں روپے اللہ کے ہاں کچھ نہیں۔ تو غریب آدمی بھی صدقہ دے ایک آدمی ایک کروڑ روپے دے سکتا ہے دوسرا لاکھ روپے دے سکتا ہے تیسرا ہزار روپے دے سکتا ہے چوتھا 100 روپے دے سکتا ہے۔ پانچواں دس روپے۔

صدقہ کا عادی بنیں اور بنائیں

گھر میں سالن بنایا آپ تھوڑا سا شوربا زیادہ کردو پڑوس میں دے دو۔ رمضان میں تو ہمارا کوئی دن ایسا نہ جائے کہ ہم صدقہ نہ دیں۔ تھوڑے سے فروٹ بھجوا دو۔ کچھ نہیں تو تھوڑے کھجور بھجوادو۔ عادت بنائیں اپنی اپنے گھر والوں کی، اپنے بچوں کی۔ رمضان میں بھی اور رمضان کے علاوہ بھی۔

گذشتہ دور کا ایک اچھا وطیرہ

پہلے زمانے میں یہ ہوتا تھا کہ عورتیں جب تندور پر روٹیاں لگاتی تھیں تو پہلی روٹی اللہ کے نام پر ہوتی تھی اس کو گھر والے نہیں کھاتے تھے۔ مسجد میں، مدرسہ میں، کسی راہ گیر کو، پڑوس میں یا کسی مہمان کو یا مسکین کو دی جاتی تھی۔ تو یہ اچھا سسٹم ہوتا تھا۔ یہ سسٹم ہی ختم ہوگیا۔ آج کل کب دیتے ہیں جب کوئی بڑی رات ہوتی ہے۔ اپنی طرف سے بڑی رات ہے۔ دس محرم کو حلیم کھلا رہے ہیں، شربت پلا رہے ہیں، دودھ پلا رہے ہیں۔ یعنی عام دنوں میں یہ کونسپٹ ختم ہوگیا ہے۔

تو اسی لیے انسان عمل شروع کرنے سے پہلے اپنی نیت کو درست کرے کہ میں کس کے لیے دے رہا ہوں اور عمل کے دوران بھی اپنی نیت کو چیک کرتا رہے۔

نفس کی خطرناک

یہ نفس بڑا خطرناک کھلاڑی ہے یہ خطروں کا کھلاڑی ہے۔ یہ انٹرنیشنل ہے۔ یہ شیطان سے بھی بڑا فنٹر ہے۔ بعض اوقات ہم شیطان کو تو چقمہ دے دیتے ہیں لیکن اس کو نہیں۔ بھائی! رمضان میں گناہ کیوں ہوتے ہیں؟ لوگ

سوال پوچھتے ہیں سرکش شیاطین تو قید ہوگئے جہنم کے دروازے تو بند ہوگئے۔

تو ایک جواب علماء نے یہ دیا کہ بڑے بڑے سرکش شیاطین قید ہوتے ہیں چھوٹے تو پھر رہے ہوتے ہیں۔ اور دوسرا جواب علماء نے یہ دیا کہ شیاطین قید ہوتے ہیں نفس تو قید نہیں ہوتا۔ نفس اتارہ یہ تو بالکل Active ہے۔

رمضان میں ڈبل کوتاہیاں

تو روزے کا جو مقصد تھا کہ اس کو بھوکا رکھیں گے اس کو پیاسا رکھیں گے تو اس کا زور ٹوٹے گا وہ بھی ہم نے نہیں کیا۔ ہم نے صرف ٹائمنگ چینج کی ہے باقی ہمارا کھانا پینا غیر رمضان سے بھی ڈبل ہوگیا۔ سحری میں اتنا کھانا کھاتا ہے کہ دوپہر تک اسے کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔ پھر افطاری میں اتنا کھاتا ہے کہ ہل نہیں سکتا۔ تراویح اور نماز کے لیے نہیں جا سکتا۔ بستر پر لیٹا ہوا ہوتا ہے۔ اور چاند رات کو سب سے مہنگا سوٹ اس نے پہنا ہوتا ہے جس نے ایک تراویح بھی نہیں پڑھی ہوتی ہے جس نے روزے نہیں رکھے ہوتے ہیں سب سے زیادہ ٹپ ٹاپ کے ساتھ جوڑا پہن کر عید کے دن وہ نکلتا ہے۔ عید مبارک ہو، عید مبارک ہو۔ ہمیں تو رونا چاہیے۔

عید کی خوشی یا غمی؟

عید کی خوشی تو اس کی ہے جس نے رمضان کی قدر کی۔ احترام کیا اس سے فائدہ اٹھایا۔ ہماری طرح ناقدروں کو تو شرم کے مارے باہر نہیں نکلنا چاہیے مبارک باد نہیں لینی چاہیے۔ ہم نظر نہیں ملا سکتے۔

نیکیاں کیسے ضائع ہوتی ہیں؟

تو عمل کرنے کے بعد بھی اپنی نیتوں کو بار بار درست کرنا چاہیے۔

لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى

اپنی نیکیوں کو احسان جتلا کر اور تکلیف دے کر ضائع نہ کرو۔

عید کے دن ہم جب کسی سے ملنے جاتے ہیں نا! رمضان کیسے گزرا؟ یہ رمضان بہت اچھا گزرا ہے۔ میں نے اتنے لوگوں کو راشن تقسیم کیا۔ یہاں تک تو بات صحیح ہے۔ پھر تھوڑی دیر بعد بولتے ہیں۔ اس کو بھی دیا، اس کو بھی دیا ااس کو بھی دیا، یعنی جو چھپی ہوئی نیکی تھی اس کو ضائع کیا۔ اس کی عزت نفس کو مجروح کیے بغیر ہمیں چین نہیں آتا۔ یہ احسان جتلانا ہے یہ تکلیف دینا ہے۔ قرآن کہتا ہے یہ اپنی نیکیوں پر پانی پھیرنا ہے، ضائع کرنا ہے۔ چھپاؤ اپنی نیکیوں کو۔ اور جتنا بھی اچھا گزارا ہے ہم نے حق ادا نہیں کیا۔

کیا ہم کنفرم کر سکتے ہیں؟

جو کوئی بھی پوچھے تو بولو کہ ہم نے حق ادا نہیں کیا۔ چالیس پچاس سال ہم نے روزے رکھے۔ جس کی عمر زیادہ ہے اس نے 60 سال 70 سال 80 سال روزے رکھے ہوں گے۔ یہ 15-10 سال تو روزے ہر کسی نے رکھے ہوں گے۔ ایک رمضان ایسا کہ جس پر ہم لوگ کنفرم کر سکیں کہ یار! وہ رمضان قبول ہوجائے گا۔ کوئی کرسکتا ہے؟ میں تو نہیں کرسکتا آپ کرسکتے ہیں؟ ایک پورے رمضان کو چھوڑیں۔ آپ ایک روزہ کنفرم کرسکتے ہیں کہ جس میں غیبت نہیں تھی جھوٹ نہیں تھا، بدنظری نہیں تھی اور نماز تکبیر اولی کے ساتھ ساری پڑھی تھیں اورر دعائیں مانگی تھیں روزہ حسد اور کینہ سے پاک تھا اور نیت میں کوئی فطور نہیں تھا؟ ایک روزہ کوئی ایسا پیش کرسکتا ہے۔ ایک اعتکاف کوئی پیش کرسکتا ہے؟ ایک سحری کوئی پیش کرسکتا ہے؟ ایک افطاری کوئی پیش کرسکتا ہے؟ ایک

تراویح کوئی پیش کرسکتا ہے؟ ایک حج کوئی پیش کرسکتا ہے؟ ایک عمرہ کوئی پیش کرسکتا ہے؟ ایک دفعہ دی ہوئی زکوٰۃ کوئی پیش کرسکتا ہے؟

عمل اور اخلاص الگ الگ

نہیں کوئی پیش کرسکتا تو پھر خوشی کس بات کی۔ عمل کا کرنا اچھی بات ہے لیکن اس میں اخلاص ڈالنا الگ عمل ہے۔ عمل کرنا الگ بات ہے اور اخلاص کے ساتھ کرنا یہ الگ چیز ہے۔ بہت سے لوگ نیکیاں کرتے ہیں۔ لیکن قبول نہیں ہوتی۔

محروم روزہ دار

اور یہ حدیث میں آیا ہے۔

كَمْ مِّنْ صَائِمٍ لَيْسَ مِنْ صَوْمِهٖ إِلَّا السِّقَاءُ

بہت سے لوگ روزہ رکھتے ہیں ان کا روزہ ان کو بھوک کے سوا، پیاس کے سوا کچھ نہیں دیتا۔ بھوک ہڑتال! بہت سے لوگ رات کے وقت شب بیداری کرتے ہیں ان کی شب بیداری ان کو جاگنے کے سوا کچھ نہیں دیتی۔

تو عمل کا قبول ہوجانا۔

اصل خوشی کب ہے؟

ایک دلہن کو جب تیار کیا تو سہیلیوں نے اس کی بڑی تعریف کی۔ بڑی اچھی لگ رہی ہو۔ آپ کا سوٹ اچھا ہے، آپ کی مہندی کا ڈیزائن بڑا اچھا ہے تو وہ رونے لگی۔ انہوں نے پوچھا کیوں؟ کہا سب کو پسند آجاؤں لیکن اگر اپنے شوہر کو پسند نہ آؤں تو میرا کیا بنے گا۔

قبولیت نہ ہوئی تو کیا بنے گا؟

دنیا میں سب کہتے ہیں مفتی صاحب آگئے، مولانا صاحب آگئے۔ حاجی صاحب آرہے ہیں، قاری صاحب آرہے ہیں، صوفی صاحب آرہے ہیں، سخی صاحب آرہے ہیں۔ نمازیں بہت اچھی پڑھتا ہے۔ یہ زکوۃ بہت اچھی نکالتا ہے، قربانی کا جانور بڑا تگڑا لاتا ہے۔ ہر سال اعتکاف میں بیٹھتا ہے۔ چالیس عمرے اس نے کیے ہیں 20 سال سے مسلسل حج پر جارہا ہے۔ رشتہ داروں میں بھی بڑا راشن تقسیم کرتا ہے۔ ہر وقت مسجد میں بیٹھا رہتا ہے۔ ساری دنیا تعریفیں کرے۔ لیکن اللہ کو عمل پسند نہ آیا تو ہمارا کیا بنے گا

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قربانی

ابراہیم علیہ السلام نے اتنا بڑا کام کیا۔ بہت اللہ کو منایا۔

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ

باپ بیٹے نے مل کر اللہ کا گھر بنایا۔ اور ان کا اخلاص دیکھیے چونکہ نبی تھے۔ لیکن بنانے کے بعد فخر نہیں ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ

بڑے عاجزی کے ساتھ عرض کیا اے اللہ! اس کو قبول بھی کرلے۔

رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے جانور ذبح کیے پھر فرمایا:

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا

اے اللہ! قبول بھی کرلے۔

قبولیت کا دارومدار

اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۷﴾ (سورۂ مائدہ: ۲۷)

اللہ متقین لوگوں کا عمل قبول فرماتے ہیں۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا ﴿سورۂ احقاف:۱۶﴾ ۔

اللہ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جن کے اچھے اعمال کو ہم قبول کرتے ہیں اور بعض اعمال Reject کردیئے جاتے ہیں۔ جس میں حسد دکھلاوا ہوتا ہے۔ جس مین نام ونمود کا جذبہ ہوتا ہے۔ جس میں احسان جتلانا ہوتا ہے جس میں دوسروں کو اذیت ہوتی ہے۔ جس میں ملاوٹ ہوتی ہے۔ جس میں شرک ہوتا ہے۔ فرمایا وہ ہم لوٹا دیتے ہیں۔

قیامت کے دن ایک اندیشہ اور بزرگ کا رونا

ایک بزرگ بازار سے خریداری کرتے ہیں۔ دوکاندار کو پیسے دیتے ہیں (بزرگ کا واقعہ میں سنا رہا ہوں) تو دوکاندار کہتا ہے کہ یہ تو کھوٹے سکے ہیں کھرے نہیں ہیں، نہیں چلتے، جعلی نوٹ ہیں۔ بزرگ پر بے ہوشی طاری ہوجاتی ہے۔ لوگ چہرے پر پانی ڈال دیتے ہیں۔ ہوش میں لانے کی تدبیر کرتے ہیں ہوش میں آنے کے بعد اسے کہتے ہیں آپ فکر نہ کریں آپ پیسے نہ دیں ہم آپ کو ویسے ہی چیزیں دے دیں گے آپ ٹینشن نہ لیں آپ تو بڑے بزرگ ہیں۔

بزرگ کہنے لگے پیسوں کی ٹینشن نہیں۔ ٹینشن اس بات کی ہے کہ ان سکّوں کو اس کرنسی کو میں آج تک کھرا سمجھتا رہا آج پتہ چلا کہ یہ تو کھوٹے ہیں یہ تو fake ہیں جعلی ہیں۔ کل قیامت کے روز ہم اپنی نماز اپنی زکوٰۃ، روزے، حج، تبلیغ، جہاد، صدقہ، خیرات، افطار، سحر وغیرہ یہ ساری چیزیں لے کر جائیں گے اچھے اخلاق بھی اور اللہ فرمائیں گے کہ اس میں ریا تھا، نام ونمود تھا، دکھلاوا

تھا۔ سارے اعمال ہمارے رجیکٹ Reject کردیئے جائیں گے تو ہمارا کیا بنے گا؟

دنیا ہی دارالعمل ہے

دنیا کے ٹپار چر پر اگر آدمی کوئی چیز اپنے ساتھ لے جانا بھول جاتا ہے تو ہم یہ چیزیں پیچھے سے منگوالیتے ہیں لیکن اگر آخرت کے سفر پر ہم یہ چیزیں بھول گئے تو پیچھے لانے والا کوئی نہیں ہوگا۔ منگوانے والا کوئی نہیں ہوگا اسی لیے حضرت عطاء فرماتے ہیں۔

رُبَمَا فُتِحَ لَكَ بَابُ الطَّاعَةِ وَمَا فُتِحَ لَكَ بَابُ الْقَبُوْلِ

کبھی کبھی نیکیوں کا دروازہ کھلتا ہے آدمی کے لیے اور قبولیت کا دروازہ نہیں کھلتا۔ آدمی ہر وقت ڈرتا رہے، فکر میں رہے کہ میرا عمل قبول کیسے ہوگا۔ میرا عمل ضائع ہونے سے بچ جائے۔ بار بار اپنی نیتوں کو ٹٹولتا رہے۔

رمضان کے بارے میں ہماری بڑھتی ہوئی غفلت

اس رمضان کے بقیہ ایام کو خوب عبادت کے ساتھ گزارنا۔ ہمیں رمضان کی قدر نہیں۔ جتنا بھی کوئی کہے حقیقت یہ ہے کہ ہمیں رمضان کی قدر نہیں۔ ہمیں رمضان کی اہمیت کا پتہ نہیں۔

اگر فکر وقدر ہوتی تو پھر یہ ہوتا

اگر پتہ ہوتا تو یہ نظام زندگی یہ ڈسٹرب ہوجاتا۔ یہ معطّل ہوجاتا یہ سارا سارا دن مارکیٹوں میں نہیں پھرتا۔ پھر ہم ساری ساری رات بازاروں مین نہیں پھرتے، پھر ہم ساری ساری رات گپ شپ نہیں لگاتے، پھر ہم ساری ساری رات ہوٹلوں میں نہیں بیٹھتے پھر ہم فیس بک اور یوٹیوب نہیں چلاتے پھر ہم گھر

میں رمضان میں عصر کے بعد سے سحری تک ٹی وی نہیں چلاتے۔ یہ روٹین نہیں ہوتی، پھر کسی کی نماز میں تکبیر اولی نہیں چھوٹتی۔ پھر ہم 20-20 قرآن اس رمضان میں پڑھتے۔ یہ سب نہیں ہو رہا اِس کا مطلب ہے ہمیں رمضان کی قدر نہیں۔ ویلیو نہیں، اہمیت نہیں ورنہ پھر ہم بولنے میں احتیاط کرتے۔ یہ سادی چیزیں اگر نہیں ہیں تو معلوم ہوا کہ ہم رمضان المبارک کا صحیح استقبال نہیں کر پائے۔

شیطان کا تکبّر اور اس کا انجام

عبادت تو شیطان نے بھی کی تھی۔ اسرائیلی روایت میں ہے کے 30 ہزار سال یا 80 ہزار سال شیطان نے عبادت کی تھی۔ فرشتوں کے ساتھ یہ رہتا تھا۔ لیکن تکبر آ گیا نیت میں فطور آ گیا تو عبادت بھی ضائع اور راندہ درگاہ بھی ہو گیا جہنم میں جا گرا۔

نبی کے مقابلے میں آنے کا بھیانک انجام

قرآن میں بلعم باعور کا ذکر ہے جس کو کتا کہا گیا

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ ﴿سورۂ اعراف:۱۷۶﴾

اس کی مثال کتے کی طرح ہے۔

300 سال عبادت کی تھی۔ تو ہماری کیا عبادت ہے۔ تو 300 سال عبادت کی تھی لیکن نبی کے مقابلے میں آ گیا قرآن نے کہا یہ کتا ہے۔

یہودی علماء کی مثال

یہود کے اہل علم نے علم حاصل کیا تھا۔ بڑی بڑی کتابیں پڑھی تھیں۔

كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ۔

ان کی مثال گدھوں کی طرح ہے جن پر بوجھ لادا گیا ہو

اندر عمل کی چاشنی اور روشنی نہیں ہے

روگردانی کرنے والوں کا طرزِ عمل

وہ لوگ جو اللہ کے احکام سے روگردانی کرتے ہیں اور دین کی باتوں سے روگردانی کرتے ہیں۔ ایک تو مجبوری ہے اور ایک یہ کہ آدمی کی روٹین ہے وہ بیٹھتا ہی نہیں ہے نہ جمعہ کے بیان میں ابھی ذرا گیٹ پر دیکھتے رہو۔ مجمع کب آتا ہے؟ جب عربی خطبہ شروع ہوتا ہے تو ایک مجمع گیٹ پر آتا ہے جیسے ان کو عربی سمجھ آتی ہو سب عرب کے بیٹے ہیں یعنی عربی خطبہ تو ان کے لیے جنہیں عربی سمجھ آتی ہو ہمارے لیے تو پہلے مسجدوں میں آنا ہے اور یہاں اکثر مسجدوں میں زیادہ مجمع اس وقت آتا ہے جب عربی خطبہ شروع ہوتا ہے۔ جیسے انہیں بڑی عربی آتی ہے پھر کوئی وضو خانہ میں کھڑا ہوگا، کوئی سیڑھیوں کے بیچ میں کھڑا ہوگا اور کوئی گیلری میں کھڑا ہوگا اور کوئی اوپر جائے گا دھکے دے گا اور بال بھی گیلے ہیں اور جگہ بھی صحیح نہیں ملی اور نماز کے بعد بھی سب سے پہلے وہ نکلے گا۔ کبھی راستہ میں بیٹھے گا۔ آیا سب سے آخر میں ہے اور جاتا سب سے پہلے ہے۔

ایمان کو جانچنے کا فارمولا

میری ایک بات سن لو میں فتویٰ نہیں لگا رہا ہوں میں ایک فارمولا بتا رہا ہوں ایمان کے جانچنے کا کہ جو اللہ کے گھر میں سب سے پہلے آئے اور سب سے آخر میں جائے تو بتاؤ یہ خوش قسمت ہے یا نہیں؟ اور جو اللہ کے گھر میں

سب سے آخر میں آئے اور سب سے پہلے جائے یہ بدقسمت ہے یا نہیں؟ یہ روٹین ہے یعنی 18 سے 20 سال مجھے یہاں امامت و خطابت کے ہوگئے۔ 20 سال تو ہوگئے۔ ان 20 سالوں میں ایسے لوگ اللہ اکبر بولوں یا نہیں! عالم ہیں عالم، وہ جمعہ میں تب آتے ہیں جب دوسرا خطبہ بھی ختم ہو رہا ہے۔ اور اسی طرح پکے تبلیغی ہیں، چار مہینے، چلے، سال گشت میں شریک ہوتے ہیں لیکن جب دوسرا خطبہ شروع ہوتا ہے تب آئیں گے۔

بھائی اصل بات ہے سمجھ آجائے۔ اللہ والے ہمارے اکابر، جمعہ کا اہتمام جمعرات سے شروع فرماتے تھے۔

اہتمام کا تجربہ اور اس کا اثر

میں نے کل بھی کسی جگہ بیان میں کہا کہ آپ کسی دن نیت کریں آپ جمعہ کے دن دس گیارہ بجے مسجد آئیں اور اذان کا انتظار نہ کریں جیسے ان پر پابندی ہو جب تک اذان نہیں ہوئی۔ مسجد ہی نہیں آتے اور بعض لوگ تو کہتے ہیں ابھی اذان ہوئی ہے۔ آپ پہلے صلوۃ تحیۃ الوضوء پڑھیں، پھر صلوۃ الحاجات پڑھیں، پھر صلوۃ التسبیح پڑھیں، پھر امام کے آنے کے بعد ان کا بیان خوب غور سے سنیں اور پھر خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھیں اور خوب دعا مانگیں سنتیں پڑھیں سورۃ کہف پڑھیں پھر اپنی کیفیت کو دیکھیں۔ ایک ہفتہ کا آپ کو سامان مل جائے گا آپ کی بیٹری چارج ہوجائے گی۔

جمعہ کے دن کا مقصد

یہ جمعہ کا دن اجتماع کو کہتے ہیں۔ جمع ہونے کو کہتے ہیں۔ گید رنگ کو کہتے ہیں۔ مسلمان ایک ہفتہ دنیا کی رنگینیوں میں، دنیا کے جھمیلوں میں اور دنیا کی

خرافات میں بہت زیادہ مصروف رہا۔ نمازیں تو پڑھیں لیکن اس کو لمبا ٹائم نہیں ملا جب یہ جمعہ کے دن آئے گا اور گھنٹے دو مسجد میں بیٹھے گا دین کی اور اللہ، رسول کی بات سنے گا تو اس کا زنگ اترے گا اللہ کا رنگ چڑھے گا تو ہفتہ بھر نورایت رہے گی۔ یہی تو وجہ ہے کہ جتنا ہم عمر میں بڑھ رہے ہیں اتنا ہم دین سے دور ہو رہے ہیں۔ اللہ اکبر کبیرا

اخلاص کہاں سے سیکھا؟

تو میرے محترم دوستو!

اپنے عمل کو اللہ کے یہاں قبول کرنے کی فکر کی جائے۔ اس میں اخلاص ہو اس میں للّٰہیت ہو۔ ابو اللیث سمرقندیؒ سے کسی نے پوچھا، کہ حضرت! آپ نے اخلاص کہاں سے سیکھا؟ فرمایا: ایک چرواہے سے، بکریاں چرانے والے سے۔ پوچھا حضرت! وہ کیسے؟ کہا کہ چرواہا بکریاں چراتا ہے کسی پہاڑ کے دامن میں ہوتا ہے یہ وضو کرتا ہے اذان دیتا ہے اور پھر نماز پڑھتا ہے اور خشوع وخضوع سے دعا مانگتا ہے اس کے دل میں یہ نہیں آتا کہ یہ بکریاں مجھے اپری شیٹ کریں میری تعریف کریں۔ میری حوصلہ افزائی کریں۔ فرمایا بکریوں کو کیا پتہ تو ہم بھی عبادت ایسی کریں کہ ہمارے دل کی تار اللہ سے جڑی ہوئی ہو۔ دل کا کنکشن اللہ سے لگا ہوا ہو، دل کا تعلق اللہ کے ساتھ ہو، دل کی دنیا میں اللہ ہی اللہ ہو۔

خلوت اور جلوت ایک ہو

تو ہم بھی ایسی عبادت کریں کہ جس کی خلوت میں اور جلوت میں فرق نہ ہو، جس کی خلوت اور جلوت پاکیزہ ہو، جس کی سوچ میں بھی پاکیزگی ہو۔

ہماری بدقسمتی

آج تو بدقسمتی یہ ہے کہ عوام کی جلوتیں خراب ہیں اور خواص کی خلوتیں خراب ہیں۔ تو عوام سب کے سامنے گناہ کرتے ہیں اور خواص چھپ چھپ کر گناہ کرتے ہیں تو بات تو ایک ہی ہے۔

بقیہ رمضان قیمتی بنائیں

تو اس رمضان المبارک کے بقیہ ایام میں تقریباً دو عشرے صرف باقی ہیں تو کہیں اگلے رمضان میں ہمارا نام مرنے والوں کی لسٹ میں نہ آجائے، کچھ پتہ نہیں، کوئی کل چلا جائے، کوئی آج چلا جائے کوئی پرسوں چلا جائے تو اسی لیے نیت کرلو اعتکاف میں بیٹھنا ہے، زکوٰۃ پوری ادا کرنی ہے۔

چار پانچ قرآن ان بقیہ ایام میں ختم کرنے ہیں' تراویح پوری پڑھنی ہے' بشاشت اور مزے لے لے کر پڑھی ہیں' درود شریف کثرت کے ساتھ پڑھنا ہے' اپنی زبان کو' کان کو' آنکھ کو' محفوظ رکھنا ہے' ان دروازوں کو بند رکھنا ہے' اللہ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

قرآن سے اپنا رشتہ مضبوط کریں

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ..... بروزِ قیامت دو قابلِ قبول سفارش کرنے والے۔
- .....قرآن کریم میں نمازیوں کے تین اوصاف
- ..... نیک اعمال طبیعتوں پر بوجھ کیوں؟
- ..... اکابر کے دلوں میں قرآن کریم اور اعمالِ صالحہ کی اہمیت
- .....قرآن کریم کے حقوق۔
- .....حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا نصیحت آموز واقعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ وَخَیْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَاءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ

﴿سورۂ بقرہ:۱۸۵﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ

اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

رمضان المبارک کا مہینہ بڑا ہی بابرکت اور باسعادت ہے رمضان کی نسبت قرآن کے ساتھ ہے

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ ﴿سورۂ بقرہ:۱۸۵﴾

رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کو نازل کیا گیا۔

بروز قیامت دو سفارشی

حدیث پاک میں آتا ہے قیامت کے دن رمضان بھی سفارش کرے گا اور قرآن بھی سفارش کرے گا، رمضان سفارش کرے گا کہ اے اللہ! ان لوگوں نے روزے رکھے، بھوک پیاس برداشت کی ان کے حق میں میری سفارش قبول فرما اور قرآن کہے گا اے اللہ! میری وجہ سے یہ رات کو تراویح میں کھڑے رہے، انہوں نے قیام کیا، سفارش قبول فرما، فرمایا قرآن اور رمضان دونوں کی سفارش کو قبول کیا جائے گا اور مسلمان کی مغفرت ہوجائے گی، تو یہ جو مہینہ ہے یہ قرآن کا مہینہ ہے، اکابرین کے بارے میں آتا ہے کہ چھ مہینے پہلے سے دعائیں شروع کردیتے تھے اے اللہ! ہمیں رمضان تک زندہ رکھ، رمضان کی سعادتیں ہمیں نصیب ہوجائیں، دعائیں مانگتے تھے، خود سرکار دو عالم ﷺ رجب کا چاند نظر آنے کے بعد دعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ

اے اللہ رجب اور شعبان میں برکت ڈال اور ہمیں رمضان تک پہنچادے

اور پھر جب رمضان شروع ہوتا تو آقا کیسی تیاری فرماتے فرمایا کہ کس

لیتے عبادت کے لیے پورا رمضان بستر پر تشریف نہ لاتے، فرماتے یہ سونے کا مہینہ نہیں اپنے رب کو منانے کا مہینہ ہے۔

اَحْیٰ لَیْلَهٗ وَاَیْقَظَ اَهْلَهٗ

خود بھی رات کو عبادت سے زندہ کرتے اور گھر والوں کو بھی جگاتے

قرآن کریم کا حق ادا کرنے کی ایک بہترین مثال

حسن بن صالح، علی بن صالح دو بھائی ہیں تیسری ان کی ماں ہے، اپنے گھر میں ایک روٹین بنائی ہے، ایک ٹائم ٹیبل بنایا ہوا ہے کہ رات کو ایک بھائی دس پارے پڑھے گا پھر اس کے بعد وہ سوجائے گا پھر دوسرا بھائی دس پارے قرآن پڑھے گا پھر وہ سوجائے گا، پھر ماں دس پارے قرآن پڑھے گی، ایک گھر میں ایک رات میں ماں اور دو بیٹے مل کر پورا قرآن پڑھ رہے ہیں اور یہ پورے سال کی پوری زندگی کی روٹین ہے، اب ماں کا انتقال ہوگیا تو دونوں بھائیوں نے مشورہ کیا کہ دس پارے تو ماں جی پڑھا کرتی تھی اور اب تو وہ اس دنیا میں نہ رہی تو ان کے ایصال ثواب کے لیے اور گھر کے اس سسٹم کو برقرار رکھنے کے لیے ہم دس کے بجائے 15,15 پارے پڑھیں گے اب ایک بھائی 15 پارے پڑھتا ہے پھر سوجاتا ہے پھر دوسرا بھائی اٹھتا ہے 15 پارے پڑھتا ہے ایک رات میں دونوں بھائی مل کر پورا قرآن پڑھ رہے ہیں کچھ عرصے تک یہ سلسلہ جاری رہا اور دوسرے بھائی کا بھی انتقال ہوگیا علی بن صالح کا بھی انتقال ہوگیا حسن بن صالح نے کہا یہ جو ہماری ترتیب ہے اس میں خلل نہیں آئے گا، اب میں اکیلے پورے 30 پارے پڑھوں گا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے ایک رکعت میں 30 پارے پڑھ لیا کرتے تھے، رکعت میں

پورا قرآن پڑھ لیتے تھے اور فرماتے تھے اگر تمہارے دل پاک ہوں تو

مَا شَبِعْتُ مِنْ كَلَامِ رَبِّكُمْ

تمہارے ربّ کے کلام سے تمہارا دل کبھی سیر نہ ہو، بھائی! اکثر ساتھی کہتے ہیں ناں کہ نماز پڑھتے ہیں دل نہیں لگتا، کھڑے مسجد میں ہے دل و دماغ کہیں اور ہے اقبال مرحوم نے کہا:

تو جو سر بسجود ہوا کبھی
تو زمین سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا
تجھے کیا ملے گا نماز میں

قرآن کریم میں نمازیوں کے تین اوصاف

قرآن کریم میں نماز کے لیے تین صیغے استعمال کیے

ایک ہے: قَائِمُوْنَ

دوسرا ہے: خَاشِعُوْنَ

تیسرا ہے: حَافِظُوْنَ

علماء نے لکھا کہ قَائِمُوْنَ کا مطلب نماز کے لیے حاضر ہونا۔

خَاشِعُوْنَ کا مطلب نماز میں حاضر ہونا اور

حَافِظُوْنَ کا مطلب مسجد سے نکل کر اس نماز کی حفاظت کرنا۔

بھائی! نماز ہماری پریکٹس ہے، ہم نماز میں کھڑے ہوئے ہیں ہاتھ باندھے ہوئے ہیں، ادب کے ساتھ اور نظریں نیچی ہیں اب ہم جب باہر جائیں گے تو ہماری نظریں ہمارے قابو میں رہیں پھر ہم نماز میں غلط بات نہیں

کرتے، غیبت نہیں سنتے فرمایا نماز کے علاوہ بھی ہم غیبت نہیں کریں ہم بے ہودہ گوئی سے اجتناب کریں ہم اللہ کی بارگاہ میں جیسے خشوع خضوع سے کھڑے ہوتے ہیں۔ ویسے بھی باہر زندگی گزاریں۔

نیک اعمال طبیعت پر بوجھ ہونے کی وجوہات

تو عرض کر رہا تھا کہ اگر ہمیں نماز میں خشوع اور خضوع حاصل نہیں، اگر ہم تلاوت کرتے ہیں اکتا جاتے ہیں، بعض لوگ کہتے آدھا پارہ قرآن بڑی مشکل سے پڑھتے ہیں بس گھبراہٹ سی طاری ہوجاتی ہے، اکتاہٹ سی محسوس ہوتی ہے، اس کا ایمان کمزور ہے، اس کے دل میں اللہ کے رسول اور قرآن کی محبت نہیں، اس کے دل میں گناہوں کا اندھیرا ہے، انسان ایک گناہ کرتا ہے ایک سیاہ نکتہ اس کے دل پر لگ جاتا ہے، توبہ کرتا ہے تو دھل جاتا ہے، تو یہ نہیں کرتا دوسرا گناہ کرتا ہے تو دوسرا نکتہ، تیسرا گناہ کرتا ہے، تو تیسرا نکتہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ دل گناہوں کی وجہ سے مکمل سیاہ ہوجاتا ہے، پھر مسجد آنے کو جی نہیں چاہتا، نماز میں دل نہیں لگتا، تلاوت کرتے ہوئے طبیعت اکتاہٹ کا شکار ہوجاتی ہے، تین گھنٹے کی مووی دیکھتا ہے اکتاتا نہیں ہے ایک گھنٹے کا ڈرامہ دیکھتا ہے توجہ ادھر سے ادھر نہیں ہوتی، ناول اور ڈائجسٹ پڑھتا ہے بالکل انہماک کے ساتھ پڑھتا ہے، اگر وہ کوئی خبریں دیکھ رہا ہے تو پوری توجہ کے ساتھ دیکھ رہا ہے لیکن قرآن پڑھتے ہوئے، ذکر کرتے ہوئے، نماز پڑھتے ہوئے، دعا مانگتے ہوئے اس کو توجہ حاصل نہیں ہوتی۔

دلوں پر محنت کی ضرورت

میرے محترم دوستو، بھائیو، بزرگو!

ہم نے اس دل پر محنت ہی نہیں کی ورنہ ایک آدمی پرانی سی مسجد میں، پھٹی پرانی چٹائی ہے، اندھیرا بھی ہے، مچھر بھی ہے، گرمی بھی ہے لیکن دل کی تار اللہ سے جوڑی ہوئی ہے وہ کتنا مطمئن ہے۔

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾

آں یہ کہ در کنج مسجد مست و شاد

وآں یہ کہ در باغ قرش و مراد

دوسرا آدمی ایک سینٹرل A.C ہال میں بیٹھا ہوا ہے، ایک پارک میں بیٹھا ہوا ہے ہر طرح کی سہولیات اسے میسر ہیں لیکن اس کا دل بے چین ہے، اس لیے کہ دل کا سکون اللہ نے اپنی یاد میں رکھا ہے، اس کی مثال یوں ہے کہ ایک آدمی بیمار ہوجائے اور وہ آغا خان ہسپتال میں ایڈمٹ ہو اور آغا خان ہسپتال کا جو Vip بزنس روم ہے وہ اس نے لیا ہوا ہے، ہر طرف A.C ہے اور سروس بھی اچھی ہے لیکن اس کا دل چاہتا ہے کب مجھے چھٹی ملے اور میں بھاگ جاؤں فرمایا جس کے دل میں اللہ کی محبت آئے گی تو پھر بے دینی کے ماحول میں اس کو ایسی ہی ٹینشن ہوتی ہے تو عرض کر رہا تھا کہ قرآن کریم کے ساتھ ہمارا تعلق مضبوط ہو۔

رمضان کی نسبت باقی گیارہ مہینوں کے ساتھ

مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ رمضان کو گیارہ مہینوں کے ساتھ وہ نسبت حاصل ہے جو یوسف علیہ السلام کو اپنے گیارہ بھائیوں کے ساتھ حاصل ہے ان کے گیارہ بھائی یوسف علیہ السلام کے سامنے جھک گئے

رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ ۝

﴿سورۂ یوسف:۶﴾

اسی طرح گیارہ مہینے رمضان کے سامنے جھک گئے، اللہ نے رمضان کو سردار بنایا ہے، آپ اگر رمضان کی ترتیب دیکھیں تو محرم، صفر، ربیع الاول اور ربیع الثانی اور رمضان کا نمبر نواں ہے بچہ ماں کے پیٹ میں جو مکمل ہوتا ہے وہ نو ماہ میں ہوتا ہے، نو مہینے میں ولادت ہورہی ہے، جس طرح بچہ ماں کے پیٹ میں نو مہینے میں مکمل ہوکر آیا تو انسان بھی رمضان میں نویں مہینے میں مکمل ہوکر آئے گا، مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس کا رمضان قیمتی اور مجتمع گزرے گا ترتیب سے گزرے گا پورا سال ترتیب سے گزرے گا اور جس کا رمضان بے ترتیب اور منتشر گزرے گا، سحری میں سو یا تو چار بجے اٹھ رہا ہے A.C والے کمرے سے نکل کر آرہے ہیں اور کہتے ہیں روزے بہت اچھے جارہے ہیں۔

غیر فائدہ مند روزہ

میرے محترم دوستو! بھائیو! بزرگو!

یہ سونے کا مہینہ نہیں ہے، آٹھ دس گھنٹے ہوئے نہ نماز پڑھی، نہ تلاوت کا اہتمام کیا، نہ اللہ کا ذکر کیا، نہ غیبت سے پرہیز، نہ آنکھ قابو میں، نہ کان قابو میں، نہ زبان قابو میں ہے، آنکھوں سے زنا ٹپکے، کان موسیقی کی پیپ سے بھرے ہوئے ہیں، زبان جھوٹ بولنے کی مشین، ہاتھوں سے تکبر کی بو آئے، گردن اکڑ جائے، پاؤں میں سلاخیں ہوں، دل و دماغ گناہوں کا پروڈیکٹر

ہو، رشوت لی، سود کا لین دین کیا، ملاوٹ کی، جھوٹی قسمیں کھا کر مال بیچا، کسی کا دل دکھایا، کسی کا دل توڑا، کسی کو اذیت دی، راتوں کو گلیوں میں بیٹھ کر شور شرابا، کیا لوگوں کی عبادت میں خلل ڈالا، نیند میں خلل ڈالا، نائٹ ٹورنامنٹ کیے، شور شرابا ہو رہا ہے، گلیوں کو، روڈوں کو بلاک کیا ہوا ہے، یہ گناہ نظر نہیں آتا یہ بہت بڑا گناہ ہے فرمایا ایسے روزہ رکھنے والا بھوک ہڑتال میں ہے، بہت سے روزہ دار ایسے ہیں ان کا روزہ ان کو بھوک پیاس کے سوا کچھ نہیں دیتا۔

اعمال کے لیے صرف رمضان کا مہینہ نہیں

ایک غیر مسلم نے ایک مسلمان سے پوچھا کہا جی ہم 12,13 گھنٹے نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں، کہا بس اتنا ہی کرتے ہو، تو مسلمان نے کہا ہم غیبت بھی نہیں کرتے، ہم چغلی بھی نہیں کرتے، ہم گالی بھی نہیں دیتے، کوئی ہم سے لڑتا ہے تو ہم کہتے ہیں بھائی میرا تو روزہ ہے میں نہیں لڑوں گا تو غیر مسلم نے کہا تمہارے تو مزے ہیں، ہمیں تو پورا سال یہ کام کرنا پڑتا ہے، تو یہ روزہ تو پریکٹس ہے جیسے مسلمان پریکٹس کرے گا کہ جیسے رمضان میں نماز پڑھتا ہے تو پورا سال پڑھنے لگ جائے، جیسے رمضان میں قرآن سے تعلق جوڑتا ہے اسی طرح پورا سال بھی قرآن سے جڑ جائے، میں اکثر یہ مثال دیا کرتا ہوں Tuch موبائل کا زمانہ ہے facebook،Whatsapp ہم Use کرتے ہے Whatsapp کے اوپر لکھا ہوتا ہے Last Seen آپ ہر ایک کا موبائل چیک کر کے دیکھیں 5 منٹ پہلے اون لائن تھے اگر آپ Whatsapp پر دیکھیں گے دس منٹ پہلے اون لائن تھے اور Facebook پر تو ہر وقت اون لائن رہتے ہیں لیکن اگر قرآن کا لاسٹ سین دیکھا جائے تو لاسٹ رمضان نظر

آئے گا۔

اکابر کے دلوں میں قرآن کریم اور اعمال صالحہ کی اہمیت

میرے دوستو! بھائیو! بزرگو!

یہ قرآن کا مہینہ ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ رمضان میں تریسٹھ قرآن پڑھا کرتے تھے ایک دن میں ایک رات میں اور تین قرآن تراویح میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مکہ سے مدینہ چلے گئے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لیے اس زمانے میں روڈ، ٹرین، بس، جہاز یہ سہولیات نہیں تھیں جگہ جگہ ہوٹل بھی نہیں تھے چٹیلی اور پتھریلی زمین، صحراء اور ریگستان تھے تو مکہ سے مدینہ پر اونٹ پر سولہ دن کا سفر کیا اور سولہ دن میں سولہ قرآن پڑھے لیکن ایسی عبادت کرنے کے بعد رمضان میں تریسٹھ قرآن پڑھتے تھے، چالیس سال تک راتوں کو اللہ کے سامنے عبادت میں گزار دیے، نوے ہزار مسائل کا قرآن سے استخراج کیا، پھولوں سے زیادہ پاکیزہ زندگی گزاری، بیت اللہ کا طواف کیا دو رکعت نفل میں پورا قرآن پڑھ ڈالا اور اس کے بعد ملتزم سے لپٹ کر دعا مانگی۔

مَاعَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ مَاعَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ

رب! تیری عبادت کا حق نہیں ادا کرسکا تیری معرفت کا حق نہیں ادا کرسکا اور دعا کیسے مانگی الٰہی۔

عَبْدُكَ الْعَاصِيْ قَدْ أَتَاكَ
مُقِرًّا بِالذُّنُوْبِ وَقَدْ دَعَاكَ
فَإِنْ تَغْفِرْ فَأَنْتَ رِضَاكَ أَهْلٌ
وَإِنْ تَتْرُكْ فَمَنْ يَرْحَمْ سِوَاكَ

اے اللہ! تیرا گناہ گار بندہ تیرے در پر حاضر ہے، اپنے گناہوں کا اعتراف

کر رہا ہے، اگر آپ بخش دیں گے تو یہ آپ کی شایان شان ہے اگر آپ دھتکار دیں گے تو مغفرت کرنے والا کون ہے؟

شیطان ہمیں مایوس کرتا ہے لیکن اللہ کا اعلان ہے

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ﴿سورۂ زمر:۵۳﴾

میری رحمت سے مایوس نہیں ہونا

ایک دیہاتی کا واقعہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے یہ جو دیہاتی ہوتے ہے ناں جنہیں ہم پینڈو کہتے ہیں، گاؤں دیہات کے تو ان میں تمیز ادب کی کمی ہوتی ہے، ان کا انداز اتنا اچھا نہیں ہوتا تو ایک دیہاتی بیت اللہ میں آیا لمبا اس کا قد ہے اور آواز اس کی گرج دار ہے، غلاف کعبہ پکڑ کر زور سے کہنے لگا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ

اے اللہ میری مغفرت فرما

تو لوگ دیکھ کر ڈر گئے کہ بھائی یہ مغفرت مانگ رہا ہے یا اللہ سے لڑ رہا ہے "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ" زور سے پھر آگے اس نے کہا:

فَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ فَمَنْ یَّغْفِرُ

اگر آپ نہیں بخشیں گے تو کون بخشے گا؟

اور یہ جملہ کہہ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا لوگوں نے کہا اس کے دل میں واقعی اللہ کی محبت ہے۔

عزیزان گرامی!

یہ وہ اکابرین تھے جو اتنا پاکیزہ، روحانی، نورانی، رمضان گزارنے کے بعد چھ مہینہ تک رویا کرتے تھے کہ جو رمضان کا حق تھا وہ حق ادا نہ کر سکے۔

رمضان میں اور عزائم اور غفلت زندگی

ہم نے رحمت کا عشرہ گنوادیا، مغفرت کا عشرہ ضائع ہونے کو ہے، تیسرا عشرہ بھی بازاروں کی نذر ہوجائے گا، ہر رمضان میں ہم عزم کرتے ڈاڑھی رکھیں گے لیکن چاند رات کو یہ سنت گندی نالیوں میں بہہ جاتی ہے، ہر رمضان میں ہم عزم کرتے ہیں کہ عمرے پر جائیں گے لیکن شیطان کہتا ہے اگلے سال چلے جانا، ہر رمضان میں ارادہ کرتے ہیں اعتکاف میں بیٹھیں گے لیکن گھر کے چھوٹے چھوٹے کام رکاوٹ بن جاتے ہیں، ہر رمضان میں عزم کرتے ہیں جی ہم تبلیغ میں جائے گے لیکن توفیق نصیب نہیں ہوتی، ہر رمضان میں عزم کرتے ہیں رمضان کے بعد بھی قرآن سے وابستگی برقرار رہے گی، ہم پورے سال کے نمازی نظر آئیں گے لیکن میرے دوستو! ایسا ہوتا نہیں ہے کیونکہ ہم نے رمضان کی قدر نہیں کی اور پھر کسی کو اگلا رمضان نصیب ہی نہیں ہوتا، بہت سے ہمارے عزیز واقارب، دوست، یار، رشتہ دارہ وہ پچھلے رمضان میں موجود تھے آج وہ ہم میں سے نہیں ہیں ہم میں بہت سے اگلے رمضان میں نہیں ہوں گے ہم میں سے ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ اس رمضان کو پورا نہ کر پائیں اس لیے مرنے سے پہلے مرنے کی تیاری کریں سردی آنے سے پہلے کمبل خرید لیتے ہیں، صبح کے ناشتہ کے لیے رات سے انڈے، ڈبل روٹی لے لیتے ہیں، بچہ پیدا ہونے سے پہلے اس کے لیے سوٹ لے لیا جاتا ہے، اندھیرے میں جانے سے پہلے Torch ہاتھ میں لے لیتے ہیں، بارش شروع ہونے سے پہلے چھتری کا انتظام کرلیتے ہیں، لمبے سفر پر جانے سے پہلے گاڑی میں تیل، پٹرول اور پانی چیک کرلیتے ہیں اور ادھر کا سفر شروع کرنے پہلے کوئی تیاری نہیں، اس

لیے مرنے سے پہلے مرنے کی تیاری کرو، رمضان قرآن کا مہینہ ہے قرآن کے ساتھ میرا تعلق مضبوط ہے؟

روز محشر میں آپ ﷺ کی گواہی سرکشوں پر

انیسواں پارہ ہے اور اس کا پہلا صفحہ، پہلا رکوع ہے، بڑی عجیب آیت آپ کو سنا رہا ہوں

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾

﴿سورۂ فرقان:۳۰﴾

رسول ﷺ وکیل عدالت بن کر آئیں گے، بھائی کوئی بڑا وکیل، نامی گرامی وکیل ہمارے خلاف کیس لڑنے کے لیے آجائے تو پاؤں تلے زمین نکل جاتی ہے، یار اب خیر نہیں یہ تو بہت بڑا وکیل ہے، یہ تو بڑا مانا ہوا وکیل ہے، اب تو فیصلہ ہمارے خلاف ہی آئے گا، تو بھائی اللہ کے رسول جب ہمارے خلاف عدالت میں آئیں گے اور کہیں گے۔

اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾ ﴿سورۂ فرقان:۳۰﴾

میری اس قوم نے قرآن کو مذاق بنایا تھا۔

قرآن کریم کے حقوق

ابن قیم رحمہ اللہ نے لکھا ہے قرآن کو مذاق بنانے کا کیا مطلب؟ ایک مطلب قرآن پر ایمان ہی نہ لائے، دوسرا مطلب قرآن کو غور سے نہ سنے تیسرا مطلب قرآن کو تلفظ اور تجوید کے ساتھ نہ پڑھے قرآن کو بغیر تجوید کے غلط پڑھنا گناہ ہے

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا اَیْ جَوِّدِ الْقُرْاٰنَ تَجْوِيْدًا

چوتھا مطلب قرآن کے حلال کو حلال نہ جانے، قرآن پر عمل نہ کرے م قرآن کو اپنے جھگڑوں میں حکم اور ثالث نہ بنائے، اب ہم سب کے پاس اسکول جانے کے لیے، یونیورسٹی جانے کے لیے، انٹرنیٹ پر چیٹینگ کے لیے، موبائل پر میسجنگ کے لیے Facebook پر Friend Request کے لیے، ناول اور ڈائجسٹ پڑھنے کے لیے، کرکٹ دیکھنے اور کھیلنے کے لیے، فٹ بال کھیلنے اور دیکھنے کے لیے اور سیاسی تبصرے دیکھنے اور سننے کے لیے، ٹی وی کے سامنے گھنٹوں بیٹھنے کے لیے ہمارے پاس وقت ہے، اللہ کی کتاب کے لیے ہمارے پاس وقت نہیں ہے، آپ اسکول کالج جائیں۔

تم کالج میں شوق سے پڑھو پارک میں کھیلو جائز ہے
ہوا میں اڑو چرخ پہ جھولو
لیکن اللہ کو اور اپنی حقیقت کو نہ بھولو

قبر میں کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے MBA کیا ہوا ہے، میں نے دو تین ماسٹرز کیا ہوا ہے، میں بہت بڑا بزنس مین تھا، میری اتنی پراپرٹی، اتنی جائیداد اتنا بینک بیلنس تھا، میں تو بڑا آدمی تھا میرے پاس ٹائم نہیں تھا وہ یہ نہیں کہہ سکتا ہے ہاں! پوچھا جائے گا قرآن کی تلاوت کی، نمازیں پابندی سے پڑھی، ذکر و اذکار کیا؟ حرام سے بچے؟ سنتوں پر عمل کیا؟ رمضان المبارک کی راتوں کو کیسے گزارا؟ دن کو کیسے گزارا؟۔

اعتکاف کی قدر و منزلت

تو میرے محترم دوستو! بھائیو! بزرگو!

اور ہم یہ چودہ پندرہ دن جو رمضان کے باقی ہیں اس کی قدر کریں عزم کریں، آخری عشرہ میں سب سے بڑھیا عبادت، جو اس مہینہ کے آخری عشرے میں ہے وہ اعتکاف ہے، اگر اس سے بڑھیا کوئی عبادت ہوتی تو آقا ﷺ حکم دیتے، آقا ﷺ ہر رمضان میں اعتکاف میں خود بھی بیٹھے ازواج مطہرات کو بھی گھروں میں بٹھایا، ایک سال سفر کی وجہ سے آپ کا اعتکاف چھوٹ گیا تو اگلے سال آپ نے بیس دن کا اعتکاف کیا، یہ اللہ کے گھر کو، اللہ کی چھوکھٹ کو اور اللہ کی دہلیز کو پکڑنے کا نام ہے، اے اللہ! جب تک آپ راضی نہیں ہوں گے ہم نہیں اٹھیں گے، اللہ مغفرت فرمادیں گے؟ اگر کوئی اعتکاف میں میں نہیں بیٹھ سکتا تو وہ تبلیغ میں چلا جائے؟ عشرے میں، سہ روزے میں چلا جائے، ورنہ وہ عزم کرے کہ میں نے ان دس دنوں میں دس قرآن پڑھتے ہیں الحمدللہ ایسے لوگ آج بھی موجود ہے جو رمضان میں بیس تیس قرآن پڑھتے ہیں آخری عشرے کے دس دنوں میں دس قرآن پڑھتے ہیں اللہ ان سے کام لے رہا ہے، اللہ ان کو توفیق دے رہا ہے۔

اپنا محاسبہ

ہمیں اپنی فکر کرنی چاہیے، ہمیں اپنا محاسبہ کرنا چاہیے، ہمیں اپنا حساب کرنا چاہیے

حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا

اپنا محاسبہ کرلو قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے آج تو ہم اوروں کی فائلیں چیک کرتے ہے ناں قیامت کے دن

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ﴿۱۴﴾ (سورہ بنی اسرائیل: ۱۴، ۱۳)

قیامت کے دن ہر آدمی کے گلے میں ایک فائل لٹکی ہوئی ہوگی اور اس کو پڑھنے کے لیے کسی ترجمہ کرنے والے کی ضرورت نہیں پڑے گی اللہ خود یہ صلاحیت دیں گے خود ہم اپنا نامہ اعمال پڑھیں گے، پتا چلے گا کتنے کام اللہ کی رضا کے لیے کتنے کام اللہ کی ناراضگی کے کیے۔

میرے محترم دوستو! بھائیو! بزرگو!

اس دن کے آنے سے پہلے اس دن کی تیاری کرلو، رمضان المبارک میں خوب اللہ کو راضی کرلو، یہ مہینہ یہ نیکیوں کا سیزن ہے یہ کمائی کا سیزن نہیں ہے، ہم افطار کرتے ہیں اچھی بات ہے لوگوں کو افطار کراتے ہیں لیکن اصل یہ ہے کہ افطاری کا سامان جو آیا ہے، یہ جو میرا کاروبار ہے اس میں کہیں حرام کی آمیزش تو نہیں ہے، لقمہ حرام پیٹ میں جائے گا جتنی بھی دعائیں مانگ لو آداب کے ساتھ اگر حرام کا لقمہ کو کھالو تو اندر نور نہیں آئے گا، تاریکی آئے گی۔

جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا نصیحت آموز واقعہ

ایک واقعہ سنا کر اپنی بات ختم کرتا ہوں، بہلول دانا جسے لوگ دیوانہ کہتے تھے لیکن وہ اللہ کے ولی تھے راستے میں بیٹھے ہوئے ہیں جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا گذر ہوا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے سلام کیا السلام علیکم بہلول دانا نے جواب دیا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کون؟ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کہنے لگے جنید، بہلول دانا نے پوچھا؟ کھانے کے آداب جانتے ہو؟ آپ بچے سے پوچھیں گے وہ بھی سنا دے گا، کہنے لگے جانتا ہوں، بسم اللہ پڑھ کے کھانا،

دائیں ہاتھ سے کھانا، بیٹھ کر کھانا، اپنے سامنے سے کھانا، بسم اللہ پڑھ کر کھانا، کھانے کے بعد الحمد اللہ پڑھنا، بہلول دانا فرمانے لگے لوگوں کے مرشد بنے پھرتے ہو، کھانے کے آداب نہیں جانتے ہو۔

اُٹھ کر چل دیئے جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ پیچھے ہولیے، لوگوں نے کہا حضرت! یہ دیوانہ ہے اس کی باتوں میں نہ آئیں فرمایا تم اس کو نہیں جانتے، دوبارہ جا کر سلام کیا جواب ملا پوچھا کون؟ کہنے لگے جنید جو کھانے کے آداب نہیں جانتا، بہلول دانا نے کہا: اچھا بولنے کے آداب بتاؤ۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا نہ کھانے کے آداب جانتا ہے، نہ بولنے کے آداب جانتا ہے، بہلول دانا نے پوچھا: سونے کے آداب ہی بتا دو۔ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے عشاء پڑھ کر سونا، وضو کر کے سونا، دعاء پڑھ کر سونا، بستر جھاڑ کے سونا، دائیں کروٹ سونا، قبلہ رُخ سونا۔ سونے کے آداب بتلائے۔ بہلول دانا فرمانے لگے: نہ کھانے کے آداب جانتے ہو، نہ بولنے کے آداب جانتے ہو، نہ سونے کے آداب جانتے ہو، اٹھ کر جانے لگے۔ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ہاتھ پکڑ لیا کہا: حضرت اگر میں نہیں جانتا تو بتانا آپ پر واجب ہے، اب دل کے کانوں سے دل پر ہاتھ رکھ کر سینئے فرمانے لگے: تم جو بتا رہے ہو یہ فرع ہے، نقل ہے، اصل کچھ اور ہے، کھانے میں اصل یہ ہے کہ وہ لقمہ حلال کا ہو لقمہ حرام کو جتنی بھی دعائیں پڑھ کر، آداب کے ساتھ کھاؤ گے اندر تاریکی آئے گی، وشنی نہیں آئی گی، پھر نماز کو دل نہیں چاہے گا، تلاوت سے طبیعت گھبرائے گی، ذکر میں دھیان نصیب نہیں ہوگا، دعا مانگیں گے شیطان اِدھر اُدھر کے کام یاد دلائے گا، اس سے خیر کے کام نہیں ہوں گے اور فرمایا بولنے میں اصل یہ ہے کہ جو بھی بولو اللہ کی رضا کے لیے بولوم میں بیان کر رہا ہوں اور دل میں یہ بات ہو کہ لوگ

کہیں گے کہ بڑا اچھا مقرر ہے، بہترین بیان کیا ہے، میری واہ واہ ہو، فرمایا سب سے پہلے جہنم میں اس کو ڈالا جائے گا۔

دلوں کو سدھارنے کا طریقے

اور سونے میں اصل یہ ہے کہ رات کو جب سوئیں تو دل میں کسی مسلمان کے لیے حسد نہ ہو، کینہ نہ ہو، بغض نہ ہو، عداوت اور نفرت کے جذبات نہ ہوں۔

میرے محترم دوستو! بھائیو! بزرگو! اور میری آواز سننے والی باپردہ ماؤں بہنو!

ان باتوں پر ہم عمل کریں دل کی دنیا تبدیل کریں اور دل تبدیل ہوگا دل والوں کی محفل میں جاکر، اللہ والوں کی محفل میں جاکر۔

دل بینا بھی کر خدا سے طلب
کہ آنکھوں کا نور دل کا نور نہیں ہے

یہ دل میں دنیا جو تبدیل ہوگی، یہ گھر میں، دکان میں، بزنس میں، اپنی گیدرنگ میں نہیں، اس کے لیے ہمیں تبلیغ میں جانا ہے، مدرسوں میں جانا ہے، خانقاہ میں جانا ہے، اللہ والون کی جوتیاں سیدھی کرنی ہیں تب یہ دل کی دنیا سیدھی ہوگی۔

اللہ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ختم قرآن
ستائیسویں شب

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ..... حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی احتیاط وتقویٰ کا عالم۔
- ..... امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقام ومرتبہ۔
- ..... اسلام کی امتیازی شان۔
- ..... اللہ والوں کی محبت وصحبت کا اثر۔
- ..... ماں باپ ک اولاد سے محبت۔
- ..... اللہ پاک کی اپنے بندوں سے محبت۔
- ..... شب قدر اور اُس کی علامات اور دُعا۔
- ..... آخری عشرے کے تین اعمال۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَمُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً ۔ ﴿سورۂ نحل: ۹۳﴾

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّاذَنْبَ لَہٗ اَوْ کَمَاقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْھَاشِمِیُّ الْمَدَنِیُّ الْکَرِیْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

کس نے ذرّوں کو اٹھایا اور صحرا کردیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کردیا
زندہ ہوجاتے ہیں جو مرتے ہیں ان کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کردیا
کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا درّ یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کردیا
خود نہ تھے جو راہ پر وہ اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کردیا

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی ایک آیت تلاوت کی اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفی، احمد مجتبیٰ ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ پیش کی۔ قرآن کریم کی اس آیت کریمہ میں اللہ کریم فرماتے ہیں کہ جو بھی نیک عمل کرے گا مرد ہو یا عورت ایمان کی حالت میں تو ہم اس کی دنیاوی زندگی کو پاکیزہ کردیں گے اور آخرت میں اسے بہت سا اجر ملے گا۔

عزیزان گرامی!

پہلے دنیا میں پاکیزہ زندگی کا وعدہ ہے اور پھر آخرت میں بہت سا اجر ملنے کا وعدہ ہے، جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ دین پر چلیں گے تو آخرت ملے گی یہ بات ٹھیک نہیں ہے، دین پر چلیں گے تو دنیا بھی بنے گی اور آخرت بھی بنے گی۔

حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا: حضرت اسلام اور

ایمان میں کیا فرق ہے؟ ہم کہتے ہیں ناں ہم مسلمان ہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ مؤمن ہیں تو پوچھا کہ

''اسلام اور ایمان میں۔ مسلمان اور، مؤمن میں کیا فرق ہے۔؟''

فرمایا کہ: ''جو زبان سے اعضاء پر قادر ہو وہ اسلام ہے۔ اور جو اعضاء سے رگ رگ پر دل میں اتر جائے وہ ایمان ہے''۔

یہی وجہ ہے کہ جب کچھ دیہاتیوں نے کلمہ پڑھا تو آقا ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ ہم ایمان لے آئے تو ان سے کہا گیا۔

''لَمْ تُؤْمِنُوْا'' تم ایمان نہیں لے آئے۔

وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط ﴿سورۂ حجرات: ۱۴﴾

اس لیے کہ ایمان تمہارے دل کی گہرائیوں میں رچا بسا نہیں ہے۔

اس لیے کہ تم نے زبان سے کلمہ پڑھا: اقبال نے کہا تھا۔

زباں سے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ جو مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

زبان سے کلمہ پڑھ لیا، دل سے کلمہ نہیں پڑھا تو فرمایا اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ ایمان جب دل میں اترتا ہے تو پھر انسان اللہ کی نافرمانی نہیں کرتا۔

پھر آنکھ مسلمان ہوجاتی ہے، کان مسلمان ہوجاتے ہیں، ناک مسلمان ہوجاتی ہے ہاتھ مسلمان ہوجاتا ہے، خیالات مسلمان ہو جاتے ہیں۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی احتیاط کا عالم

ناک کیسے مسلمان ہوجاتی ہے؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیت المال میں مال غنیمت میں مشک

آ گیا۔ آپ کی بیوی نے کہا یہ مشک میں تقسیم کروں گی۔ آپ نے کہا کہ تم تقسیم نہیں کرو گی۔ وہ کہنی لگی۔ آپ کو مجھ پر یقین نہیں؟ میں بالکل انصاف کے ساتھ تقسیم کروں گی۔ کوئی خیانت نہیں کروں گی۔ آپ نے فرمایا کہ: جب تم مشک تقسیم کرو گی۔ تقسیم کرتے وقت تمہارے ہاتھوں پر مشک لگے گی۔ تمہارے نتھنے پر مشک لگے گی خوشبو جائے گی، یہ بھی خیانت ہے۔ اس لیے خود تقسیم کیا اور ناک پر رومال باندھ کر تقسیم کیا کہ مسلمانوں کے مال غنیمت کی مشک کی خوشبو بھی عمر کی ناک میں نہ جائے۔ اس کو کہتے ہیں مسلمان کی ناک کا مسلمان ہونا۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی احتیاط کا عالم

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ایک صحابی ہیں، سرخ سفید ہیں اتنے خوبصورت کہ عورتیں دیکھ کہ فتنہ میں پڑ جائیں۔ اتنے خوبصورت کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ: جریر! تو پہلے مسلمان ہوجاتا تو جبرئیل میرے پاس دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں نہیں تیری شکل میں آتا۔ اتنے خوبصورت۔ جب راستہ سے گزرتے تو نقاب اوڑھ کر گزرتے۔ کسی نے کہا کہ حضرت! نقاب اور پردہ تو عورتوں کے لیے ہے، آپ تو مرد ہیں فرمایا کہ اللہ نے سرخ اور سفید بنایا ہے، حسن دیا ہے، قد کاٹھ بھی بڑا ہے، مدینہ کے گھر اور اس کی دیواریں چھوٹی ہیں۔ میں گزرتا ہوں عورتوں کی نظر مجھ پر پڑ جاتی ہیں وہ فتنہ میں مبتلاء ہو جائیں گی۔ اس لیے عورتوں کو فتنہ سے بچانے کے لیے جریر منہ چھپا کر گزر رہا ہے۔ اس کو کہتے ہیں آنکھ مسلمان ہو۔

دل کا مسلمان ہونا

ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ اللہ کے ولی ہیں اللہ کو حاضر ناظر بنا کر کہا۔ اے اللہ!

(۷۳) تہتر سال ہوگئے اس دل میں تیرے سوا کسی کو جگہ نہیں دی۔ یہ چیلنج کرنا بہت مشکل کام ہے۔ ہم ایک دن کا چیلنج نہیں کر سکتے۔ کوئی دن ہمیں یاد نہیں کہ گناہ کے بغیر گزرا ہو۔ کوئی رات ہمیں یاد نہیں کہ اللہ کی محبت میں روئے ہوں۔ آنکھ ہے تو میلی کان ہے تو موسیقی کی پیپ سے بھرے ہوئے ہیں۔ زبان ہے تو جھوٹ بولنے کی مشین، ہاتھ ہے تو اس سے تکبر کی بو آئے۔ گردن اکڑ چکی، پاؤں گناہوں کے اڈے کی طرف جانے کے عادی ہیں۔ ہم نام کے مسلمان ہیں۔

اقبال نے کہا۔

شور ہے ہوگئے دنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود

وضع میں تم ہو نصاری تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائے یہود

تو دل مسلمان تھا، اللہ کو گواہ بنا کر کہا اے اللہ! 73 سال ہوگئے اس دل میں تیرے سوا کسی کو جگہ نہیں دی۔

خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا۔

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی
اب تو آجا اب تو خلوت ہوگئی
اک ان سے کیا محبت ہوگئی
ساری دنیا ہی سے وحشت ہوگئی

لاکھ جھڑکو اب کہاں پھرتا ہے دل
ہوگئی ان سے محبت ہوگئی
پڑ گئی تھی ان پہ بھولے سے جو نظر
بات اتنی تھی ذرا سی ہوگئی

آرزوئیں خون ہو یا حسرتیں پامال
اب تو اس دل کو تیرے قابل بنانا ہے مجھے
آنکھوں میں بھر گئی ہیں قیامت کی شوخیاں
دو چار دن رہے تھے کسی کی محبت ہیں

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مقام

عزیزان گرامی!

اس کو کہتے ہیں دل مسلمان۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ 54 حج کیے "Fifty Four" اور پیدل کیے۔ حدیث میں ان کے 4000 استاد اور چار ہزار استادوں سے حدیث کا علم حاصل کیا۔ ان کے ایک استاد ہیں وہ 500 صحابہ کے شاگرد ہیں۔ چاروں اماموں میں امام ابوحنیفہ وہ امام ہیں جو تابعی ہیں جنہوں نے پہلی حدیث صحابی کے حلقہ درس میں بیٹھ کر حاصل کی ہے۔ چالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی۔ نوے ہزار مسائل کا قرآن سے استخراج کرتے ہیں دو رکعت نفل میں پورا قرآن پڑھتے ہیں۔ رمضان میں 63 قرآن پڑھتے ہیں۔ ایک دن میں ایک رات میں اور 3 قرآن تراویح میں اور پھر ملتزم سے سینہ لپٹا کر دعا مانگی تو

کیا مانگی۔؟

مَاعَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ

مَاعَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ

ربا! تیری عبادت کا حق نہیں ادا کرسکا، تیری معرفت کا حق نہیں ادا کرسکا۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا مقام

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کیا فرمایا۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہر شاگرد علم سے بھرا ہوا برتن ہے۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے لقب دیا ابن اُم عبد۔ اُمِ عبد کا بیٹا، امام الفقہاء، فقہاء کا امام، ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک دن مسواک توڑنے کے لیے کسی درخت پر چڑھ گئے۔ ان کی پنڈلیاں بہت باریک تھی تو ہوا کی وجہ سے کپڑا اٹھ گیا اور ان کی پنڈلیاں نظر آگئیں۔ تو صحابہ رضی اللہ عنہم دیکھ کر ہنسنے لگے کہ کتنی باریک پنڈلیاں ہیں۔

میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے عجیب جملہ ارشاد فرمایا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی پنڈلیاں کو دیکھ کر ہنسنے والو!۔ رب کعبہ کی قسم! اگر قیامت کے دن ترازو کے ایک پلڑے میں پہاڑ کو رکھ دیا جائے اور دوسرے پلڑے میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی پنڈلیوں کو رکھ دیا جائے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی پنڈلیاں بھاری ہوجائیں گی، اللہ کی نظر میں اُن کا مقام اتنا ہے۔

نیک عمل کی ضرورت

عزیزان گرامی!

ہم ایمان لے آئے ہیں کلمہ پڑھ لیا ہے لیکن اب نیک عمل کرنا ہے۔ نیک

عمل کے بغیر کوئی فائدہ نہیں۔ ایک آدمی کو لیٹر مل جائے۔ نوکری مل گئی لیکن اس کو گریڈ نہیں ملا۔ گریڈ کب ملے گا۔ جب وہ تین سال نوکری کرے گا خوب محنت کرے گا۔ خوب مشقت برداشت کرے گا تو اس کو گریڈ ملے گا۔

گریڈ کب ملے گا؟

ہم ایمان تو لے آئے لیکن اب ہم نماز پڑھیں گے، روزہ رکھیں گے، زکوٰۃ دیں گے، حج کریں گے، تبلیغ پر جائیں گے، جہاد کریں گے، صدقہ خیرات کریں گے راتوں کی عبادت کریں گے، اللہ کے سامنے روئیں گے، دھوئیں گے، راز و نیاز کی باتیں کریں گے۔ تو گریڈ ملے گا۔ ورنہ تو گریڈ نہیں ملے گا۔ جنت میں جانے کا وعدہ تو اللہ نے ہر کلمہ گو سے کیا لیکن دخول اولی کا وعدہ ان سے کیا جو عمل کر کے دکھائیں گے۔

سبق آموز عجیب واقعہ

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بڑا عجیب واقعہ لکھا ہے۔ انڈیا میں ایک جگہ ہے جس کا نام سربیلہ تھا۔ وہاں قحط سالی ہوگئی، مویشی بھی مر رہے ہیں۔ اور انسان بھی مر رہے ہیں تو سارے گاؤں والے، مرد، بوڑھے، بچے، عورتیں وہ صحرا میں نکل گئے اور دعائیں شروع کر دیں صدقہ بھی دیا۔ لیکن بارش نہیں برس رہی۔ ایک آدمی سواری پر سوار ہے اور اس کی والدہ بھی اس کے ساتھ ہے۔ اس نے جب مجمع دیکھا، کراؤڈ دیکھا، پوچھا کہ: بھائی! کیا مسئلہ ہے۔؟

سارے مرد، بوڑھے، بچے، عورتیں نکلے ہوئے ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں۔ رو رہے ہو مسئلہ کیا ہے؟

انہوں نے کہا حضرت! بارشیں بند ہیں قحط سالی ہے۔ مویشی بھی مر رہے ہیں انسان بھی مر رہے ہیں ہم دعائیں مانگ رہے ہیں قبول نہیں ہو رہی ہیں۔ وہ کہنے لگے ایک منٹ۔ تھوڑا فاصلہ پر سواری تھیں، سواری پر اس کی والدہ سوار تھی یہ گیا اور اپنی والدہ کی چادر کے ٹکڑے کو پکڑ کر دعا مانگی اے اللہ! اس کے تقویٰ اور عفت و پاکدامنی کی برکت سے دعا مانگتا ہوں کہ بارش برسادے ابھی ہاتھ منہ پر پھیرے نہیں کہ بادل آئے اور ایسے برسے اللہ اکبر! سب سیراب ہوگئے۔

لوگوں نے کہا یہ کیا ماجرا ہے یہ تم نے چادر کیوں پکڑی؟

تم نے کیا دعا مانگی۔ انہوں نے کہا یہ میری والدہ ہے عفیفہ ہے، پاکدامن ہے، عفت و پاکدامنی کی زندگی گزار کر آئی ہے میں نے اس کی چادر کا کونہ پکڑ کر اللہ کو اس کا واسطہ دیا تو بادل برس گئے۔

تقویٰ کی برکت

میرے دوستو! تقویٰ اس عورت کا تھا، تقویٰ اس کی والدہ کا تھا سارے سربیلہ کو سیراب کردیا، جب تقویٰ زندگی میں آتا ہے تو پھر یوں اللہ دستگیری کرتے ہیں۔

اسلام سراسر سلامتی ہے

ہم سب مسلمان ہیں۔ ہمارا مذہب اسلام ہے ہمارا مقصد سلامتی ہے۔ ہماری منزل دار السلام ہے۔

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ ﴿سورۂ یونس:۲۵﴾

پھر سنو!! ہم مومن ہیں ہمارا دین ایمان ہے۔ ہم بھی مومن ہمارا اللہ بھی

مؤمن اللہ کا ایک نام المؤمن، المہیمن ہے۔ ہم اللہ کو نافرمانی سے امن دے اللہ ہمیں جہنم سے امن دے۔

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ﴿سورۂ نساء:۱۴۷﴾

اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کریں گے اگر تم شکر کرو گے، اگر تم ایمان لے آؤ گے۔

متقی کی تعریف

بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری کی شرح میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا کہ ابرار یعنی نیک لوگ کسے کہتے ہیں۔

اَلْاَبْرَارُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْذُوْنَ الذَّرَّ وَلَا يَرْضَوْنَ الشَّرَّ

بڑا عجیب جملہ ہے۔ فرمایا کہ نیک اور متقی وہ ہوتا ہے جو چیونٹی کو بھی تکلیف نہ دے۔ مسلمان کا دل توڑنا تو بڑی بات جو چیونٹی کو بھی تکلیف نہ دے۔ اور کسی شر پر راضی نہ ہو۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے خوفِ خدا کا عالم

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک انصاری صحابی آئے۔ اور فرمایا:

عمر! آپ کو مبارک ہو آپ نے کلمہ پڑھا آپ کو اللہ نے ایمان کی دولت سے نوازا۔ آپ نے کھلے عام ہجرت کی۔ آپ خلیفہ دوئم تھے۔

آپ کو۔ ''لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ'' کہا گیا۔ آپ کے دونوں ساتھی جب آپ سے جدا ہوئے تو آپ سے راضی تھے۔ قیامت کے دن جب حضور علیہ السلام حوض کوثر پر ہوں گے تو دائیں طرف حضرت ابوبکر اور

بائیں طرف آپ ہوں گے۔

یہ ساری سعادتیں آپ کو مبارک ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور گردن جھک گئی کہنے لگے۔ ارے مجھے اتنا پتہ چل جائے کہ مجھے اللہ نے عذاب سے محفوظ کر دیا۔ 22 لاکھ مربع میل پر پرچم لہرانے والا مسجد نبوی کی چٹائی پر بیٹھ کر رو رہا ہے۔ اے اللہ۔ دریائے دجلہ کے کنارے ایک کتا بھی پیاسا مر گیا عمر! تجھ سے پوچھ ہوگی۔

لوگوں کی حالت

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

اَلنَّاسُ یَنَامُوْنَ اِذَا مَاتُوْا اِنْتَبَهُوْا

یہ لوگ سوئے ہوئے ہیں، سب سوئے ہوئے ہیں جب مریں گے تو بیدار ہوں گے۔ دھوکے والی آنکھ بند ہوگی تو پتہ چلے گا خچر پر سوار تھے یا گدھے پر سوار تھے۔ جنت میں جائیں گے یا جہنم ہمارا ٹھکانہ ہے۔ اللہ کو راضی کر کے آئے ہیں یا ناراض کر کے آئے ہیں۔ یہ پتہ پھر چلے گا۔

اللہ فرمائیں گے۔

فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ﴿۳۰﴾ ﴿سورۂ فجر: ۲۹، ۳۰﴾

اللہ فرمائیں گے میرے نیک بندوں میں داخل ہو جاؤ پھر فرمائیں گے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

ایک عجیب نکتہ

علماء نے عجیب نکتہ فرمایا۔ کہ پہلے نیک بندوں کے زمرے میں داخل کیا

جائے گا پھر جنت میں بھیجا جائے گا۔ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ اللہ والوں کی محبت کے بغیر جنت بھی بے مزہ ہوگی۔ اللہ والوں کی قربت کے بغیر جنت میں بھی چاشنی نہیں آئے گی۔ اس لیے پہلے نیک لوگوں کے ٹولے میں شامل کیا جائے گا پھر جنت میں بھیجا جائے گا۔

اللہ والوں کی صحبت و محبت کا اثر

عزیزان گرامی!

سخت سردی ہو آدمی کا بدن تھر تھر کانپ رہا ہو اور گرم چائے کی پیالی پیش کردو۔ جب چائے کے گھونٹ لے گا۔ تو سردی کی شدت میں کمی آئے گی۔ اگر ایک چائے کی پیالی سردی کو شدت کو گرمی میں تبدیل کرسکتی ہے اللہ والوں کے ایمان کی گرمی بھی کام آئے گی یہ جہنم سے بچائے گی۔ اور جنت میں بھیجے گی۔ یہ جو محبت کا نیٹ ورک ہے۔ دل میں کسی کی محبت آئے آدمی دور ہو تو بھی فیض پہنچتا ہے۔

محبت دوریاں ختم کردیتی ہے

اویس قرنی رضی اللہ عنہ آقا ﷺ کی ملاقات کے لیے آئے پھر بھی ملاقات نہ ہوسکی وہ یمن میں تھے اور آقا ﷺ مدینے میں تھے۔ بیچ میں فاصلہ تھا۔ ملاقات نہیں ہوئی، دیدار نہیں ہوا، مجلس میں نہیں بیٹھے، انوارات اور تجلیات کو سمیٹا نہیں۔ لیکن فیض پہنچا کہ نہیں؟ کیوں کہ دل میں آقا ﷺ کی محبت تھی۔ آقا ﷺ نے کہا کہ اویس سے ملنا تو اویس کو میرا سلام کہنا۔ محبت کا نیٹ ورک ہو تو دور والے کو بھی فیض ملتا ہے اور محبت کا نیٹ ورک نہ ہو تو قریب والا بھی محروم رہتا ہے۔

قریب والا محروم کیوں؟

ابوجہل قریب نہیں تھا صبح و شام نظر پڑتی تھی، بات کرتا تھا، سنتا تھا۔ محفلوں میں شریک ہوتا تھا، حاجیوں کو زم زم پلاتا تھا، طواف کرتا تھا، بیت اللہ کی تعمیر کرتا تھا۔ بہت سے منافق آقا کے پیچھے پہلی صف میں نماز پڑھتے تھے لیکن دل میں محبت کا نیٹ ورک نہیں تھا اور اُدھر دور والا بھی بازی لے گیا۔ آرہی ہے بات سمجھ۔

مثال سے وضاحت

میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ثالث ہیں ذوالنورین۔ آقا کی دو بیٹیاں آپ کے عقد میں آئیں اور انتقال کر گئیں۔ آقا نے فرمایا۔ کہ اگر میری کئی بیٹیاں ہوتیں تو ایک ایک کر کے عثمان کے نکاح میں دے دیتا۔ جس عثمان سے فرشتے بھی حیاء کرتے اتنا پاکیزہ آدمی۔ زمانہ جاہلیت میں بھی نہ زنا کیا نہ شراب پی۔ ایسا پاکدامن آدمی۔ میں عرض کر رہا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تجارتی قافلہ کے ساتھ شام گئے ہوئے ہیں مدینہ منورہ میں میٹھے پانی کا ایک کنواں ہے۔ اور وہ کسی یہودی کا تھا۔ وہ مسلمانوں کے اوپر پانی فروخت کرتا تھا۔ پھر اس کے جی میں پتہ نہیں کیا آیا اس نے کہا کہ پیسوں سے بھی بیچوں گا۔ مسلمان کو پانی فروخت ہی نہیں کروں گا مسلمان پیاسے ہو گئے۔ ہونٹ خشک ہو گئے۔ بدن سوکھ کر کانٹا ہو گئے آقا صلی اللہ علیہ وسلم بھی پریشان ہیں۔ پانی کی قلت ہے۔ اتنے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا تجارتی قافلہ اونٹوں پر سامان لدھا ہوا قافلہ مدینہ میں داخل ہو گیا، سیدھے مسجد نبوی میں آئے۔ آقا کے چہرہ انور کو دیکھا کہا کہ آپ کا چہرہ انور زرد ہے آپ کے لب

خشک ہیں یہ مسلمان کیوں پریشان ہے۔ پتہ چلا کہ جی وہ پانی اس نے بیچنا بند کر دیا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فوراً اس یہودی کے پاس گئے اور کہا کہ تو اپنا کنواں فروخت کرے گا؟ اس نے کہا کروں گا۔ پیسے اس کو دیدیئے۔ کنواں خرید لیا اس کنویں سے پانی کا کٹورا یا برتن بھرا اور مسجد نبوی لائے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا آپ کے لیے پانی لایا ہوں، پانی پیش کیا۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم جب ہاتھ آگے بڑھاتے ہیں عثمان رضی اللہ عنہ نے ہاتھ پیچھے کیے پھر جب ہاتھ بڑھائے پھر ہاتھ پیچھے کیے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا۔

عثمان! پانی میرے لیے لایا ہے؟ کہا جی آقا۔ مجھے پلاتے کیوں نہیں ہو؟ محبت کا نیٹ ورک کھل گیا۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: آج لب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوں گے ہاتھ عثمان رضی اللہ عنہ کے ہوں گے۔ میں اپنے ہاتھوں سے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی پلاؤں گا۔ لب مصطفی کے تھے، ہاتھ عثمان رضی اللہ عنہ کے تھے۔ پانی پی لیا۔ پانی پینے کے بعد آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا۔ اب غور سے سننے کی بات ہے۔

فرمایا سنو! مسلمانو!۔ قیامت کا دن ہوگا میں حوض کوثر سے امت کو چھلکتے جام پلاؤں گا۔ میرے دائیں طرف ابوبکر پلا رہا ہوگا، میرے بائیں طرف عمر پلا رہا ہوگا اتنے میں عثمان آئے گا۔ میں کہوں گا عثمان کو میں پانی پلاؤں گا، میں اپنا ہاتھ آگے کروں گا عثمان اپنا ہاتھ لینے کے لیے آگے کرے گا میں اپنا ہاتھ پیچھے کروں گا پھر عثمان ہاتھ آگے کرے گا میں اپنا ہاتھ پیچھے کروں گا۔ عثمان پوچھے گا کہ آقا ماجرا کیا ہے؟

"میں کہوں گا کہ آج لب عثمان رضی اللہ عنہ کے ہوں گے ہاتھ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوں گے"۔ یہ محبت کا نیٹ ورک تھا۔

ایک دن عثمان رضی اللہ عنہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ آقا! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ

میرے گھر چلیے آپ کی دعوت ہے۔ آقا ﷺ اُٹھ کر جانے لگے عثمان رضی اللہ عنہ پیچھے سے قدم اٹھیں گے ہر قدم پر ایک غلام آزاد کروں گا۔ یہ محبت تھی۔ ہمیں نصیب نہیں ہے۔

مُردہ گوہ کا گواہی دینا

خدا کی قسم بے جان تنا بھی عشق مصطفیٰ ﷺ میں رو پڑا تھا۔ ضب ضب (گوہ) ایک جانور ہے چھپکلی کی طرح سائز میں اس سے پندرہ گنا بڑا ہے۔ ایک دیہاتی نے اس کا شکار کیا۔ مردہ پڑا ہے۔ کہا کہ اگر یہ مردہ ضب آپ کی نبوت کی گواہی دے دے تو میں کلمہ پڑھ لوں گا اس نے کہا موقع اچھا ہے جانور بھی کبھی بولا ہے وہ بھی مردہ۔

آقا نے کہا ٹھیک ہے۔

یاضب! اے گوہ! وہ زندہ ہوا ضب نے کہا:

لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ

میرے بخت جاگ اٹھے آقا، مری قسمت کا ستارہ چمک اُٹھا، آپ سے تو کو جنت کو چار چاند لگنے ہیں۔ آپ حکم کیجیے۔

لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا زَعِيْمَ الْوَافِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

آقا ﷺ نے پوچھا۔

مَنْ تَعْبُدُ؟

کس کی عبادت کرتا ہے؟

اس گوہ نے کہا۔

مَنْ فِي السَّمَاءِ عَرْشُهٗ وَفِي الْاَرْضِ سُلْطَانُهٗ وَفِي الْبَحْرِ سَبِيْلُهٗ وَفِي الْجَنَّةِ

رَحْمَتُهٗ وَفِی النَّارِ عِقَابُهٗ۔

میں اس کی عبادت کرتا ہوں جس کا عرش آسمانوں میں، جس کی بادشاہت زمینوں میں، جس کے راستے سمندروں میں، جس کی رحمت جنت میں اور جس کی سزائیں جہنم میں۔

پھر میرے آقا ﷺ نے پوچھا۔ ''مَنْ اَنَا'' میں کون ہوں؟

اس گوہ نے کہا۔

اَنْتَ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ

آپ عالمین کے رب کے رسول ہیں اور آپ خاتم النبیین ہیں

اور پھر اس نے یہ بھی کہا۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ صَدَّقَكَ

وہ کامیاب ہوگا جو آپ کی تصدیق کرے گا۔

آقا ﷺ کی محبت

میرے آقا ﷺ کی محبت میں گدھا کنوئیں میں نہیں گرا؟

میرے آقا ﷺ کی محبت میں اونٹنی نے جان جان آفریں کے حوالے نہیں کی۔

میرے آقا ﷺ کی محبت میں صحابی رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں کہا کہ جن آنکھوں سے محمد مصطفی ﷺ کا دیدار ہوتا تھا، ربا! اب وہ نہیں رہے، مجھ سے میری آنکھیں چھین لیجیے،

میرے آقا ﷺ کی محبت میں صحابی رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں کہا؟ ربا آقا ﷺ کے بغیر دنیا میں کیسے رہوں گا؟ کلمہ پڑھا اور چیخ ماری دنیا سے چلا گیا۔ یہ محبت

کا نیٹ ورک Activate کرلو۔

محبت کے اثرات

جس کے دل میں یہ محبت کا نیٹ ورک مضبوط ہوگا اس کے چہرے پر یہ سنت نظر آئے گی اس کے سر پر سنت نظر آئے گی۔ اس کے بدن پر سنت نظر آئے گی۔ اس کی شادیوں میں سنت نظر آئی گی۔ اس کے کاروبار میں سنّت نظر آئے گا۔ اس کو دعاؤں میں سرور آئے گا اس کے روزوں میں سرور آئے گا، اس کی آنکھ میں سرور ہوگا اس کی زبان میں بات میں اثر ہوگا۔ اس کی باتوں سے تکبر کی بو نہیں آئے گی رشوت سود کی بو نہیں آئی گی۔ اس کے پاؤں مسجد کی طرف جائیں گے۔ یہ نہیں ہوگا محلے کی مسجد کی طرف جانا گوارا نہیں اور مسجد نبوی میں اعتکاف کے خواب دیکھے جارہے ہیں۔ جنت البقیع میں دفن ہونے کی خواہش ہے۔

حصولِ محبت کا طریقہ

عزیزان گرامی!

جو ایمان مسجد تک نہ لے جاسکا وہ جنت تک کیسے لے جائے گا۔ اس محبت کے نیٹ ورک کو ایکٹویٹ کرنے کے لیے عبد اللہ کے پاس جانا پڑے گا اللہ والوں کی محبت میں رہنا پڑے گا۔ اس کے بغیر بات سمجھ نہیں آئے گی۔

نماز بھی پڑھ رہا ہے، روزے بھی رکھ رہا ہے، زکوٰۃ بھی ادا کر رہا ہے اس کے چہرے پر سنت رسول بھی ہے اور غیبت بھی کر رہا ہے، حسد بھی پال رہا ہے، کینہ بھی رکھ رہا ہے۔ عیوب کے پیچھے پڑ رہا ہے، طعنہ بھی لگا رہا ہے۔

ایک غیبت سے سارا نور سلب

مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی قیمتی بات ہے۔ فرمایا رمضان کتنا مشقت کا مہینہ ہے 15-14 گھنٹہ روزہ رکھنا۔ آج سال کا سب سے بڑا دن ہے۔ بھوکا پیاسا رہتا ہے سحری میں اٹھنا اور پھر سردیوں کی سحری میں اٹھنا مشکل سے 3 یا 4 گھنٹہ سوتا ہے اور پھر رات کو تراویح پڑھنا۔ اور پھر افطاری کے لیے سامان خریدنا اور پھر اعتکاف میں بیٹھنا مشکل کام ہے یا نہیں؟ کتنی مشقتیں ہیں۔

لیکن کسی نے غیبت کی تو سارا کچھ سلب ہوجائے گا۔ وہ روزہ، وہ تراویح، وہ تلاوت، وہ اعتکاف، وہ تسبیحات، وہ صدقہ، وہ خیرات مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ایک جملہ کہا اور سارا نور سلب ہوجائے گا۔ ہم نے تو ڈائری لکھ دی ہیں غیبت کی، ہم نے تو کتابیں لکھ ڈالی ہیں چغل غوری کی۔

دل کا پاک ہونا

عزیزان گرامی!

ہم ان باتوں کو سمجھنے کی کوشش کریں دل کو صاف کریں جب دل پاک ہوگا تو آنکھ ناپاک نہیں ہوسکتی، کان ناپاک نہیں ہوسکتے، زبان ناپاک نہیں ہوسکتی، ہاتھ ناپاک نہیں ہوسکتے۔ پاؤں ناپاک نہیں ہوسکتے۔ یہ ساری چیزیں پاک ہوں گی جب دل پاک ہوگا۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝

﴿سورۂ شعراء: ۸۸، ۸۹﴾

اس دن نہ مال کام آئے نہ بیٹے کام آئیں گے۔ وہ کامیاب ہوگا جو پاک

صاف اجلا ہوا، چمکا ہوا، نکھرا ہوا، صاف ستھرا، چمکدار، شفاف دل لے کر آئے گا۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ دہلی کی جامع مسجد میں فرماتے ہیں، ''مغلیہ کے حکمرانو! تم اور تمہارے خزانے، ہفت اقلیم کے خزانے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دو اور شاہ ولی اللہ کا دل ترازو کے دوسرے پلڑے میں رکھ دو۔ یہ دل جھک جائے گا، یہ دل وزنی ہوجائے گا۔ یہ دل قیمتی ہو جائے گا''۔

اس لیے کہ شاہ ولی اللہ نے اس دل پر محنت کی ہے اس دل کو چمکایا ہے اس دل کو ٹرانسمرٹ بنایا ہے۔

کس کام کا وہ دل ہے جس دل میں تو نہ ہو
کس نام کا وہ گل ہے جس گل میں بو نہ ہو
خلوت میں لاکھ بیٹھئے خلوت مگر کہاں
جب تک کہ جان و دل بس تو ہی تو نہ ہو

اللہ دل میں آئے گا تو دل پاک ہوگا۔

دل کیسے پاک ہوگا؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ سے پوچھتے ہیں یا اللہ! اس دل کو پاک کس چیز سے کیا جائے گا؟

اللہ نے فرمایا۔ اے موسیٰ! رات کے چند آنسو۔ یہ اللہ کے سامنے جو رونا ہے۔

ہمارا کام ہے راتوں کو رونا یاد دلبر میں۔
ہماری نیندیں محو خیال یار ہو جانا

گلہ نہیں جو گریزاں ہوں چند پیمانے
نگاہ یار سلامت ہزاروں ہیں مہ خانے

جب آنسوؤں کے سیلاب سے دل کی زمین کو سیراب کروگے تو مزہ آئے گا۔

اتنا طویل سجدہ

یحییٰ کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ بڑا طویل سجدہ کرتے تھے۔ لوگوں نے پوچھا حضرت! اتنا طویل سجدہ کرتے ہیں؟ فرمایا۔ سجدہ کرتا ہوں تو یوں لگتا ہے محبوب کے قدموں میں سر رکھ دیا۔ اٹھانے کو جی نہیں چاہتا۔

سجدہ کی اہمیت

حدیث میں آتا ہے کہ بندہ اپنے رب کے قریب سب سے زیادہ اس حالت میں ہوتا ہے۔ جب سجدہ کی حالت ہوتی ہے۔ کیا عجب جادو ہے اس سجدے میں کہ جتنا جھکتا ہوں اتنا اوپر کو چلا جاتا ہوں۔

وہ ایک سجدہ جس کو تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے آدمی کو دیتا ہے نجات
سنی نہ مصر و فلسطیں میں وہ اذاں میں نے
دیا تھا جس نے پہاڑوں کو رعشہ سیماب
وہ سجدہ روح زمیں جس سے کانپ جاتی
آج اس سجدے کو ترستے ہیں منبر و محراب

اس دل پر محنت کرو۔ بہت محنت کرنی ہے، تھوڑی نہیں تب جاکر بات بنے گی۔

توبہ کی برکت

موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ ہے بارش نہیں ہورہی قحط سالی ہے، بچے، بوڑھے، جوان، مرد، عورتیں۔ سب صحرا میں نکل گئے صدقہ خیرات بھی کیا آہ وزاری بھی کی اللہ نے وحی بھیجی اے موسیٰ! اس مجمع میں ایک گناہ گار ہے 30 سال سے میری نافرمانی کر رہا ہے۔ جب تک وہ نہیں نکلے گا بارش نہیں برساؤں گا۔

موسیٰ علیہ السلام نے اعلان کروادیا بھائی! ایک گناہ گار ہے تیس سال سے اللہ کی نافرنی کر رہا ہے وہ نکلے گا سب پر مینہ اور بارش برس جائے گی۔ مہربانی کر کے وہ نکل جائے وہ بندہ کہتا ہے اے اللہ! وہ تو میں ہوں مجھے بھی پتہ اور تجھے بھی، میں گناہ گار ہوں جتنا بھی بڑا گناہ ہو۔ ہوں تو تیرا ہی بندہ۔ مایوس نہیں، دلبر داشتہ نہیں میرے گناہ زمین و آسمان کو بھر دیں خلاء کو بھر دیں جتنے بھی زیادہ ہوں تیری رحمت سے تو زیادہ نہیں۔ تو کرم نوازی کر میں تو ہاتھ بھی نہیں اٹھا سکتا۔ سب کی نظریں لگ جائیں گی۔ میں تو آنسو بھی نہیں نکال سکتا سب متوجہ ہوجائیں گے۔ میں تو آہ بھی نہیں کرسکتا۔ سب کو پتہ چل جائے گا۔ تیرا میرا معاملہ ہے دستگیری کر۔ دل دل میں دل کی تار اللہ سے جوڑ دی۔ یہ جو بارش برسی یہ جو مینہ برسا سب لت پت ہوگئے۔ موسیٰ علیہ السلام بھی حیران، مجمع بھی حیران۔ مجمع سے کوئی نکلا بھی نہیں اور تو نے بارش برسادی کہا وہ میرا اور میرے بندہ کا معاملہ تھا اس نے ندامت کا اظہار کیا۔ میں نے بخش دیا۔ میں اس کو معاف کرنے والا ہوں تمہارا اس سے کوئی واسطہ نہیں۔

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے اللہ! مجھے تو ایک نظر دکھلا دیجیے۔ اللہ نے فرمایا اے موسیٰ جب وہ میرا نافرمان تھا تب میں نے اسے رسوا نہیں کیا اب مجھ سے

صلح کر چکا ہے اب میں اسے کیسے دکھلا دوں۔

تیرے کرم سے اے کریم کون سی شے مجھے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

اللہ پاک کی ستاری

میرے اور آپ کے گناہوں سے پردہ ہٹ جائے۔ کوئی سلام نہ کرے کوئی قریب نہ بیٹھے۔ اللہ گناہ کو ظاہر کردے فرشتے ہم سے بھاگ جائیں۔ ہمارے بیوی بچے ہمارے قریب نہ آئیں۔ دن رات گناہوں سے بھرا ہوا انسان تجھے تیرا رب کتنی محبت سے سمجھاتا ہے۔

ماں باپ کی اولاد سے محبت

ارے کوئی بیٹا ماں باپ سے لڑ کے گھر سے بھاگ جاتا ہے فٹ پاتھ پر اسے نیند آجاتی ہے، بینچ پر سوجاتا ہے، ٹھیلہ والے سے برگر کھا لیتا ہے۔ جبکہ ماں کے حلق سے لقمہ نہیں اترتا اور باپ کو رات کو نیند نہیں آتی ہے۔ اس ماں کے کان آہٹ پہ لگے ہوتے ہیں اب میرا بیٹا دروازے کا تالا کھولے گا اور میں اسے سینہ سے لگاؤں گی، وہ باپ اخبار میں دیتا ہے، پمفلٹ چھپواتا ہے، ٹی وی میں اشتہار چلواتا ہے۔ کسی کو میرا بیٹا معلوم ہو یہ نام ہے اتنی عمر ہے یہ رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں کسی کو میرے بیٹے کے بارے میں معلوم ہو منہ مانگا انعام میں دینے کو تیار ہوں۔ نیچے یہ بھی لکھا ہوتا ہے کہ بیٹا خود پڑھ رہا ہو آجائے اسے کچھ نہیں کہا جائے گا۔

اللہ کی اپنے بندوں سے محبت

بالکل اسی طرح میرا اللہ پکار رہا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ ﴿سورۂ انفطار:۶﴾

نافرمانی نہیں کہا، گناہ گار نہیں کہا، زانی نہیں کہا، قاتل نہیں کہا، راشی نہیں کہا، شرابی نہیں کہا، سود خور نہیں کہا۔

مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝ ﴿سورۂ انفطار:۶﴾

تجھے تیرے کریم رب سے کس نے دھوکہ میں ڈالا؟ آپ نے مجرم کا تحفظ کرتے ہوئے پولیس کو دیکھا ہوگا، شاگرد کا تحفظ کرتے ہوئے استاذ کو دیکھا ہوگا۔ لیکن اتنا پیار مٹھاس۔ ساری دنیا کے شہد نچوڑ دو۔ رب کعبہ کی قسم! وہ مٹھاس نہیں لاسکتے جو میرا رب اعلان کر رہا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝ ﴿سورۂ انفطار:۶،۷﴾

آجا میرے بندے!

اللہ کی محبت کو یوں سمجھیے

میرے آقا ﷺ نے اس کی حقیقت کو سمجھایا، چنانچہ آقا ﷺ سفر میں ہیں صحابہ ساتھ ہیں، ایک عورت جس کے سر پر دوپٹہ نہیں، پاؤں میں چپل نہیں، اِدھر بھاگ رہی اُدھر بھاگ رہی۔ آپ نے پوچھا اس عورت کا کیا معاملہ ہے؟ پتہ چلا اس کا بچہ گم ہوگیا یہ مامتا اس لیے بے چین اور بے قرار ہے۔ اتنے میں اس کا بچہ مل گیا چومنے لگی، چاٹنے لگی سینہ سے چمٹا دیا۔ اللہ اکبر کبیرا۔

کبھی سر پر ہاتھ پھیرے کبھی منہ پر ہاتھ پھیرے، کبھی چومے۔ آقا نے

فرمایا اس عورت کو کتنی خوشی ہے؟

صحابہ نے فرمایا بہت خوشی، اس سے بڑھ کر کوئی خوشی نہیں ایک ممتا کے لیے۔ آقا ﷺ نے کہا۔ جب بگڑا ہوا نافرمان بندہ اس کے در پر آتا ہے اللہ کو اس سے بھی زیادہ خوشی ہے۔

انسان! تو آجا اللہ کی طرف کتنی نافرمانی کرے گا۔ اس نے ستاری کی چادر ڈالی ہوئی ہے یہ لیلۃ القدر جس کی فضلیت میں اللہ نے پوری سورت اتاری اور یکبارگی لیلۃ القدر میں اللہ پاک نے لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر پورا قرآن اتارا۔

اس لیلۃ القدر کا دوسرا نام لیلۃ مبارکہ بھی ہے۔

چاروں کتابوں کا نزول

رمضان میں صرف قرآن نہیں اترا۔ یکم رمضان کو موسیٰ علیہ السلام پر تو رات چھ رمضان کو عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل 13 یا 14 رمضان کو داؤد علیہ السلام پر زبور اور 17 رمضان کو آقا کریم پر قرآن نازل ہوا۔

محرومی کی انتہاء

فرمایا:

مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ

جو لیلۃ القدر سے محروم رہا وہ ساری خیروں سے محروم رہا۔

تَحَرَّوْا مِنْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي وِتْرٍ عَشْرٍ أَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ

شبِ قدر کی تلاش

آقا ﷺ نے فرمایا:

لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو 21,23,25,27,29۔ علماء نے لکھا ہے کہ کبھی 21 کبھی 23 کبھی 25 کبھی 27 اور کبھی 29 میں یہ رات نصیب ہوتی ہے۔

میرے آقا ﷺ نے فرمایا۔ میں نے پہلے عشرہ میں تلاش کیا نہیں ملی پھر دوسرے عشرے میں تلاش کیا نہیں ملی پھر تیسرے عشرے میں تلاش کیا مل گئی۔

ثُمَّ اُنْسِیْتُ یا نَسِیْتُ

پھر بھلا دی گئی لیکن

فَالْتَمِسُوْهَا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ

لیکن آخری سات راتوں میں اسے تلاش کرو۔

رمضان کی راتیں

عزیزان گرامی!!

یہ راتیں نیند کے لیے نہیں ہیں، ہوٹل میں چائے پراٹھا کھانے کے لیے نہیں ہیں، ٹورنامنٹ کے لیے نہیں ہیں۔ رمضان ٹرانسمنشن ٹی وی کے سامنے بیٹھنے کی نہیں ہیں۔ خدا کی قسم مارکیٹ میں شاپنگ کے لیے نہیں ہیں لیلۃ الجائزہ۔ انعام کی رات ہے۔ اللہ ہمیں انعام کے لیے بلا رہا ہے اور ہم بازار کے لیے جا رہے ہیں۔ میرے بھائیوں اس کام کے لیے یہ رات نہیں ہے۔

رمضان کی قدر کی ضرورت

یہ رمضان مل گیا اب اگلا رمضان نصیب میں ہے یا نہیں، اگلی تراویح نصیب میں ہے یا نہیں اگلا اعتکاف نصیب میں ہے یا نہیں۔ اگلے آخری عشرے کی طاق راتوں میں اٹھنا نصیب میں ہے یا نہیں۔ آپ کے میرے

کتنے دوست، کتنے راشتہ دار عزیز و قارب پچھلے رمضان میں اس مسجد میں تھے چار پانچ تو میرے ذہن میں بھی آرہے ہیں۔ وہ نوجوان تھے۔ ان کا شوق تھا، ان کا جذبہ تھا۔ آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں۔ میرے اور آپ کے پاس کوئی گارنٹی نہیں مرنے سے پہلے مرنے کی تیاری کرلو۔ روٹھے ہوئے رب کو منالو۔ خوب نیکیاں کرلو۔

شبِ قدر کی علامات

فرمایا۔

بَيْضَاءُ لَا شُعَاعَ لَهَا

ایسی سفید رات ہوتی ہے صبح سورج کی کرنیں بہت کم ہوتی ہیں۔

سَمْحَةٌ طَلْقَةٌ لَا حَرَّ هَا وَلَا بَرْدَ هَا

ایسی معتدل رات نہ گرمی ہوتی ہے نہ سردی ہوتی ہے۔ بارش کا موسم ہوتا ہے۔

آقا ﷺ کو جب نصیب ہوئی فرمایا

اَسْجُدُ كَانِّيْ فِيْ طِيْنٍ وَمَاءٍ

پانی اور مٹی تھی کیچڑ میں ایسا لگا کچا فرش تھا۔

اس میں سجدہ کر رہا ہوں۔

شبِ قدر کی دعا

اماں عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا۔

مجھے یہ رات نصیب ہوجائے آقا ﷺ کون سی دعا کروں؟ فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

یہ دعا کرو۔

اے اللہ! آپ تو معافی کو پسند کرتے ہیں ربا! ہمیں معاف کردے ہم نے بہت گناہ کیے۔ وہ گناہ ہمیں یاد نہیں اے اللہ! ہمارے وہ گناہ معاف کر دے۔

آخری عشرے کے تین عمل

آقا ﷺ آخری عشرہ میں تین عمل کرتے تھے۔

۱)..... شَدَّ مِئْزَرَہٗ: کمر کو کس لیتے تھے عبادت کے لیے۔

۲)..... اَحْیٰی لَیْلَہٗ: اپنی راتوں کو جگاتے تھے۔

۳)..... وَاَیْقَظَ اَھْلَہٗ: اپنے گھر والوں کو جگاتے تھے۔

یہ سونے کی راتیں نہیں ہیں، یہ اس سونے سے بھی قیمتی ہے جو سونا چاندی ہے۔

عزم کیجیے

میرے دوستو! قرآن سے تعلق اور وابستگی رکھو، نیک اعمال کرو، اس مجمع میں بیٹھا ہر بوڑھا، ہر بچہ ہر جوان یہ عزم کرے کہ چہرے پر سنت کو سجانا ہے۔ اس سنت کو اپنانا ہے۔

اس بدن پر یہودیوں اور عیسائیوں کا لباس نہ آئے جو میرے آقا کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں جو قرآن کی بے حرمتی کرتے ہیں۔ اس پر لباس آئے گا تو آقائے کریم کا آئے گا۔ جو 63 سال میرے اور

آپ کے لیے رویا۔ روزے میں بھی تڑپ رہا ہے اور حشر میں بھی تڑپے گا۔

اُمّت کا غم

میں نے آپ کو واقعہ سنایا تھا۔

میرے آقا ﷺ مسجد میں بھی نہیں گھر میں بھی نہیں صحابہ رضی اللہ عنہم پریشان تلاش کرتے کرتے جنگل گئے ایک چرواہا بکریاں چرا رہا ہے آقا ﷺ کے بارے میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ اس حلیہ کا کوئی آدمی دیکھا ہے؟ چرواہے نے کہا دیکھا تو نہیں ہے لیکن تین دن ہوگئے اس غار سے رونے کی آواز آرہی ہے۔

جب صحابہ رضی اللہ عنہم گئے تو آقا ﷺ سجدے میں تھے رو رہے تھے زمین کا وہ حصہ آنسوؤں سے تر تھا۔ آپ کے لب پر امتی امتی کی آواز تھی۔ یہی کیفیت حشر کے میدان میں ہوگی۔

پتھر دل بھی موم ہو جائے گا

آقا ﷺ کی صورت دل میں لے آؤ خدا کی قسم! پتھر دل بھی رو پڑے گا، آنکھ سے آنسو ختم خون شروع ہوجائے گا، پھر کوئی آقا ﷺ کی سنت کی ناقدری نہیں کرے گا، پھر کوئی یہود ہنود کی باتوں پر عمل نہیں کرے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

عظمت قرآن

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ..... قرآنِ پاک کی تاثیر۔
- ..... قرآنِ کریم کی عظمت کا اندازہ۔
- ..... اللہ کے عذاب کو ٹالنے والی چار چیزیں۔
- ..... دل کا اندھا پن اور مقامِ عبرت۔
- ..... دنیا میں انسانوں کی تین اقسام۔
- ..... رسمی مسلمان اور قرآن سے رسمی محبت۔
- ..... دعوتِ فکر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْغَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ

﴿سورۂ بنی اسرائیل: ۹﴾

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَہٗ اَوْ کَمَا قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْھَاشِمِیُّ الْمَدَنِیُّ الْکَرِیْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

ثنا گو پتہ پتہ ہے خدایا دم بدم تیرا
زمین و آسماں تیرے یہ موجود و عدم تیرا
جو دنیا میں تیرا کھا کر شکوے کرے یا رب
تعجب ہے کہ اس پر بھی ہو لطف و کرم تیرا
جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اور اگر تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری۔

واجب الاحترام، عزیزانِ گرامی!

سفر کی وجہ سے تھکن بھی ہے رات کا کافی حصہ بیت چکا ہے، آپ حضرات بھی شام سے پروگرام کو انہماک کے ساتھ سن رہے ہیں کوشش کروں گا کہ مختصر وقت میں چند گزارشات آپ کے سامنے بیان کرسکوں۔

یہ محفل عظمتِ قرآن کے نام سے معنون ہے قرآن کریم کائنات کی عظیم ترین کتاب ہے ذلت میں پڑے لوگوں کو عوجِ ثریا تک لے جانے والی کتاب ہے، جہالت کے اندھیرے میں ڈوبے ہوئے انسانوں کو روشنی کے اسٹیج تک لانے والی کتاب ہے، ایک دوسرے کے باہمی دوشمنوں کو باہم شیر وشکر بنا نے والی کتاب ہے، اسی کتاب کی وجہ سے قوموں کو عروج و بلندی ملتی ہے، اسی کتاب کو ترک کرنے کی وجہ سے قومیں ذلیل و رسوا ہوتی ہیں:

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

یہ تیڑے لوگوں کو سیدھا کرنے ولی کتاب ہے۔

إِنَّ اللهَ تَعَالٰی یَرْفَعُ بِهٰذَا الْکِتَابِ أَقْوَامًا وَیَضَعُ بِهٖ آخَرِیْن

اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ سے بہت سوں کو بلند کرتے ہیں بہت سوں کو پست اور ذلیل کرتے ہیں۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
ہم ذلیل و خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کی کایہ پلٹنے والی یہ ہی کتاب ہے، تلوار ہاتھ میں لیے ہوئے غصے میں بھرے ہوئے، چراغِ نبوت کو گل کرنے کے ارادے سے جارہے ہیں صحابیِ رسول نے کہا کہ اپنے گھر کی خبر تو لو تمہاری بہن بہنوئی بھی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو چکے ہیں، رُخ تبدیل کیا بہن کے گھر گئے دروازہ (Nock) کیا دروازہ کھلنے پر بہن کو مارنے لگے، صحابیِ رسول حضرتِ خباب رضی اللہ عنہ کو مارنے لگے جو اُن کے معلّم تھے، جب مارتے مارتے تھک گئے تو بہن فاطمہ کہنے لگیں عمر رضی اللہ عنہ اگر تو خطاب کا بیٹا ہے تو میں بھی خطاب کی بیٹی ہوں، ٹکڑے ٹکڑے کردے دامنِ مصطفیٰ چھوٹ نہیں سکتا، عمرؓ حیران ہوکر، پریشان ہوکر، ششدر ہوکر، ورطۂ حیرت میں ڈوب کر، غیرت و استعجاب کے سمندر میں مبہوت ہوکر، صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ کی تصویر بن کر (Confused) ہوکر یہ سوچنے پر مجبور ہوگئے، وہ عمر رضی اللہ عنہ جس کے سامنے مکّہ کا پہلوان آ نہیں سکتا ایک عورت کھڑی ہوگئی، کہا لا تو سہی، بتلا تو سہی، دکھلا تو سہی، سنوا تو سہی وہ کون سی کتاب ہے جس نے تیری کایا کو پلٹ کر رکھ دیا بہن بزبان حال کہنے لگی:

لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾ (سورۂ واقعہ:۷۹)

اس کو بے وضو، ناپاک ہاتھ نہیں لگا سکتا عمرؓ وضو کر کے غسل کر کے آتے

ہیں قرآن کہلتا ہے:

طٰهٰ ﴿۱﴾ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ﴿۲﴾ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۳﴾ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿۴﴾ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿۵﴾ ﴿سورۂ طٰہٰ: ۱ تا ۵﴾

عمر رضی اللہ عنہ قرآن سنتے چلے گئے دل پسیجتا چلا گیا، دل پگھلتا چلا گیا، دل موم ہوتا چلا گیا، دل نرم ہوتا چلا گیا، دل پر رقت طاری ہوتی چلی گئی، دل لرزہ براندام ہوتا چلا گیا، آنسوؤں کی بارش سے دل کی زمین نرم ہوتی چلی گئی وہ عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے مجھے محمد الرّسول اللہ کے قدموں میں لے چلو، وہ پکے ہوئے پھل کی طرح ٹوٹ کر دامنِ مصطفیٰ میں آگرے، یہ تبدیلی قرآن سننے کی وجہ سے آئی ہے، سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے اسلام لانے کی خواہش کا اظہار کیا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوئے۔

تھوڑی دیر کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اذان کے لیے عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا کرنے لگے بلال رضی اللہ عنہ نے کہا اذان دے رہا ہوں عمر رضی اللہ عنہ پوچھنے لگے اذان کیا ہوتی ہے؟ بلال رضی اللہ عنہ کہنے لگے نماز کی دعوت، عمر رضی اللہ عنہ پوچھنے لگے نماز کیا ہوتی ہے؟ بلال رضی اللہ عنہ کہنے لگے اللہ کی بندگی اور اللہ کے سامنے جھکنا ہے عمر رضی اللہ عنہ پوچھنے لگے کہ عمر رضی اللہ عنہ کلمہ پڑھ لے وحدانیت کا نعرہ چھپ کر ہو، ربوبیت کا نعرہ چھپ کر ہو، نماز کا نعرہ چھپ کر ہو ہو نہیں سکتا، عمر رضی اللہ عنہ تلوار لے کر آگے ہیں محمد الرّسول اللہ اور صحابہ پیچھے ہیں، کفار کے جمگھٹے میں جا کر عمر رضی اللہ عنہ اعلان کرتا ہے آج جس نے اپنی بیوی کو بیوہ کرانا ہے، اپنے بچوں کو یتیم کرانا ہے، اپنے ماں باپ کو بے سہارا بنانا ہے، اپنے ہاتھ پاؤں تڑوانے ہیں،

آئے وہ عمر کا راستہ روک کر دکھائے ،عمرؓ کے کلمہ پڑھ لینے سے وحدانیت کا نعرہ علی الاعلان بیت اللہ کی چھت پر لگا،اللہ اکبر کبیرا۔

میرے محترم دوستو، بھائیو، بزرگو!

قرآن کتنی عظیم ترین کتاب ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جائے کہ کسی کے سامنے اللہ نے لوہے کو رکھ دیا سارا دن جوڑ توڑ کرتا ہے دنیا اسے لوہار کہتی ہے، کسی کے سامنے اللہ نے لکڑی کو رکھ دیا سارا دن کیلیں ٹھوکتا ہے دنیا اسے کارپینٹر کہتی ہے، کسی کے سامنے اللہ نے کپڑے کو رکھ دیا سارا دن سوئی دھاگا لے کر کام کرتا ہے دنیا اسے درزی اور (Tailor master) کہتی ہے کسی کے سامنے اللہ نے اینٹ، سیمنٹ ،ریتی اور بجری کو رکھ دیا دنیا اسے مستری مزدور کہتی ہے، کسی کے سامنے اللہ نے سونے کو رکھ دیا دنیا اسے سنار کہتی ہے،

کتنے خوش نصیب ہیں وہ جن کی جھولی میں رب نے قرآن رکھ دیا صبح و شام، دن اور رات قرآن پڑھتے اور پڑھاتے ہیں دنیا انہیں حافظ قرآن کہتی ہے، قاریٔ قرآن کہتی ہے ،حاملِ قرآن کہتی ہے ،ناشرِ قرآن کہتی ہے، داعیٔ قرآن کہتی ہے، مبلّغ قرآن کہتی ہے یہ قرآن اتنی عظیم کتاب ہے۔

اللہ کے عذاب کو ٹالنے والی چار چیزیں

چار چیزیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے اللہ کے عذاب کو ٹال دیا جاتا ہے:

پہلی چیز:.....تلبیۃ الحجاج حج کے دنوں میں احرام کی حالت میں ننگے سر لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ کی صدائیں لگاتے ہوئے جب حاجی منیٰ کا رُخ کرتے ہیں تو اللہ کریم فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ آئے ہوئے عذاب کو روک دو آج بھی میرا

نام لینے والے دنیا میں موجود ہیں تو تلبیۃ الحجاج: حاجیوں کا تلبیہ آئے ہوئے عذاب کو ٹال دیتا ہے۔

دوسری چیز:.....اذان المؤذن، مؤذن اذان دیتا ہے اللہ کے عذاب کو ٹال دیا جاتا ہے ایک سروے ہوا کہ دنیا میں سب سے زیادہ گونجنے والی آواز اذان کی ہے پوری دنیا میں کسی نہ کسی وقت اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں ،یہاں پر رات ہے بعض ممالک میں دن ہے بعض ممالک میں دوپہر ظہر کی اذان کا وقت ،بعض میں عصر کی اذان کا وقت،بعض میں مغرب کی اذان کا وقت،بعض میں عشاء کی اذ ان کا وقت یہ اذان کی آواز بلند ہوتی رہتی ہے اللہ عذاب کو ٹال دیتے ہیں اسی لیے فرمایا

مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِیْنَ مُحْتَسِبًا کُتِبَ لَہٗ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّار

جس نے سات سال ثواب کی نیت سے اذان دی اس کے لیے آگ اور جہنم سے برأت لکھ دی گئی۔

قیامت کے دن اذان دینے والوں کی گردنیں اونچی ہوں گی یہ نمایاں ہوں گے تو اذان المؤذن: مؤذن کی اذان سے بھی اللہ کے عذاب کو ٹال دیا جاتا ہے۔

تیسری چیز:.....تکبیر المجاھد،میدان جہاد میں جب ایک مؤمن مجاہد کافروں کے خلاف برسرِ پیکار ہوتا ہے اللہ اکبر کا نعرہ لگاتا ہے تو اللہ آئے ہوئے عذاب کو ٹال دیتے ہیں۔

چوتھی چیز:.....تلاوۃ القرآن،قرآن کی تلاوت ہوتی ہے اللہ آئے ہوئے عذاب کو ٹال دیتے ہیں،ان مدارس میں فجر سے پہلے بچوں کو اٹھایا جاتا ہے سردی کے موسم میں نرم بستر اور گرم کمبل کو چھوڑ کر ٹھنڈی ہواؤں کے تھپیڑے

برداشت کر کے ٹھنڈے پانی کے چھینٹے اپنے چہرے پر مار کر یہ معصوم بچے جھومتے ہوئے جب کلاس میں جاتے ہیں، رب کے قرآن کو کھولتے ہیں میں اور آپ گھروں میں سوئے ہوئے ہیں، کوئی شراب کے نشے میں، کوئی زنا کر رہا ہوتا ہے، کوئی فلم دیکھ رہا ہے، کوئی ڈرامہ دیکھ رہا ہے، کوئی تاش کے پتوں میں مگن ہے، کسی نے عشاء کی نماز نہیں پڑھی ارے! عشاء کی نماز پڑھے بغیر سو گئے قبر میں آنکھ کھلی تو دنیا کا سب سے بڑا (Risk) توبہ کیے بغیر سو گئے اور قبر میں آنکھ کھلی، ارے! ہم گناہوں میں مصروف ہوتے ہیں، عذاب آنے لگتا ہے تب یہ معصوم بچے قرآن پڑھتے ہیں اللہ ان کی برکت سے عذاب کو ٹال دیتے ہیں، ان مدارس کی قدر کیجیے، ان علماء طلباء کی قدر کیجیے، ان چٹائیوں پر بیٹھ کر دال روٹی کھا کر، روکھی سوکھی کھا کر قرآن پڑھنے والوں کی قدر کیجیے، کل قیامت کے دن جب یہ دھوکے والی آنکھ بند ہوگی حقیقت کی آنکھ کھلے گی، دل کی آنکھ۔

وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى

﴿سورۂ بنی اسرائیل: ۷۲﴾

اللہ نے کہا یہ کافر اندھے ہیں آنکھوں کے اندھے نہیں ہیں آنکھوں کی نظر، بصارت بالکل ٹھیک ہے یہ دل کے اندھے ہیں اور جو دل کا اندھا ہوگا وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا۔

دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھوں کا نور دل کا نور نہیں ہے

عزیزانِ گرامی یہ جو دل ہے دل

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ۔ ﴿سورۂ ق: ۳۷﴾

چھبیسواں پارہ سورۂ قٓ اس قرآن میں نصیحت ہے ان کے لیے جن کے پاس دھڑکنے والا دل ہے، دل تو جانور کے پاس بھی ہے، دل تو کافر کے پاس بھی ہے، اللہ کی نظر میں، کتاب اللہ کی نظر میں، رسول اللہ کی نظر میں، رجال اللہ کی نظر میں اہلِ دل وہ ہے جس کے دل میں اللہ کی بڑائی ہو، جس کے دل میں اللہ کی بڑائی نہ ہو وہ انسان نہیں جانور ہے، وہ جانوروں سے بدتر ہے، یہ میرے جذباتی کلمات نہیں میں قرآن سے ثابت کرتا ہوں: عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا حضرت آپ افضل ہیں یا کتا افضل ہے؟ بڑا عجیب جواب ارشاد فرمایا، فرمایا: کہ اگر میری زندگی میں اللہ کا حکم نبی کے طریقے موجود ہیں تو میں افضل

خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ﴿سورۂ ص:۷۵﴾

مجھے ربّ نے اپنے ہاتھوں سے بنایا۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ﴿سورۂ التین:۴﴾

انسان کو ہم نے بہترین سانچے میں ڈالا۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ ﴿سورۂ بنی اسرائیل:۷۰﴾

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ﴿سورۂ الحجرات:۱۳﴾

اگر میری زندگی میں اللہ کا حکم نبی ﷺ کے طریقے موجود ہیں تو میں افضل اور اگر میری زندگی میں اللہ کا حکم نبی ﷺ کا طریقہ نہیں تو یہ کتا مجھ سے افضل ہے بطورِ استدلال کے قرآن کی ان آیات کو پڑھا:

لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ﴿سورۂ اعراف:۱۷۹﴾

ان کے دل تو ہیں اس دل میں اللہ کی بڑائی نہیں۔

وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا ﴿سورۂ اعراف:۱۷۹﴾

ان کی آنکھیں تو ہیں ان آنکھوں سے اللہ کی پسندیدہ چیزوں کو دیکھتے نہیں۔

وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ﴿سورۂ اعراف:۱۷۹﴾

ان کے کان تو ہیں ان کانوں سے قرآن کو نہیں سنتے۔

اب جس کا دل گناہوں کا (projecter) بن جائے، جس کی آنکھیں بد نظری کی (X-ray machine) بن جائیں، جس کے کان غیبت اور میوزک سننے کے عادی بن جائیں، جس کی آنکھوں سے زنا ٹپکے، جس کے کان موسیقی کی پیپ سے بھرے ہوئے ہوں، جس کی گردن میں سریا آجائے، اکڑ جائے، جس کے پاؤں گناہوں کے اڈوں کی طرف جانے لگ جائیں، فرمایا:

أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ﴿سورۂ اعراف:۱۷۹﴾

یہ انسان جانور بلکہ جانوروں سے بھی بدتر ہے۔

عزیزانِ گرامی! تھوڑا سا سوچیں ہم کون سے مسلمان ہیں؟ کیا ہم وہ مسلمان ہیں جو اللہ چاہیے؟

دنیا میں انسانوں کی اقسام:

دنیا میں تین قسم کے انسان ہیں ایک وہ جو اللہ کو مانتے ہیں دوسرا وہ مؤمن جو اللہ کی مانتا ہے اور تیسرا وہ مسلمان جس کی اللہ مانتا ہے

مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ

جو اللہ کا بن گیا اللہ اس کے بن گئے پھر اللہ اس کی آنکھ بن کر دیکھتے ہیں، اس کے کان بن کر سنتے ہیں، اس کی زبان بن کر بولتے ہیں، اس کے ہاتھ بن کر پکڑتے ہیں، اس کے پاؤں بن کر چلتے ہیں پھر اس کے ہاتھ اٹھتے

ہیں دنیا کا جغرافیہ تبدیل ہوجاتا ہے، پھر اس کی نگاہ کسی پر پڑتی ہے دل کو چیر کر رکھ دیتی ہے، پھر یہ کسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر نماز کی دعوت دیتا ہے وہ منع نہیں کرسکتا۔

میرے دوستو! ایسا مسلمان بننے کے لیے محنت کرنی پڑتی ہے، ہمیں ہمارا استاذ دیکھ رہا ہو ہم گناہ کرتے ہیں ہمارے ساتھ ہمارا پانچ سال کا بچہ ہو ہم غلط (Videos) دیکھتے ہیں، پردہ سرک جائے تو دل حلق کو آجاتا ہے، قدموں کی آہٹ سنیں تو کپکپی طاری ہو جاتی ہے (High scurity zone area) میں گزرتے ہیں تو ڈر لگتا ہے کیمرہ لگا ہوا ہے، خفیہ (Tap recorder) ہے، آپ کی نگرانی ہورہی ہے ارے دنیا والو

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ① ﴿سورۂ نساء:۱﴾

اللہ تم پر نگران ہے، اللہ تم پر نگہبان ہے۔

میں سامنے دیکھوں پیچھے نظر نہ آئے، دائیں دیکھوں بائیں نظر نہ آئے، اوپر دیکھوں نیچے نظر نہ آئے، قریب دیکھوں دور نظر نہ آئے، سامنے دیکھوں آر پار نظر نہ آئے، روشنی میں دیکھوں اندھیرے میں نظر نہ آئے لیکن اللہ کے پاس دیکھنے والی ایسی آنکھ ہے

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ﴿سورۂ بقرہ:۲۵۵﴾

وہ اونگھے نہیں، وہ سوئے نہیں۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا ﴿سورۂ ابرراہیم:۴۲﴾

وہ غافل نہیں۔

وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾ ﴿سورۂ زمر:۵۱﴾

وہ عاجز نہیں۔

لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ

ایک ذرّہ برابر جس سے کچھ پوشیدہ نہیں

يَرَى دَبِيبَ النَّمْلَةِ السَّوْدَاءِ عَلَى الصَّخْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ۔

وہ اندھیری رات میں چلنے والی کالی چیونٹی کو دیکھتا ہے اس کی آہٹ کو سنتا ہے اس کے دل میں پنپنے والے خیالات کو جانتا ہے وہ جانتا ہے۔

حیا کی حقیقت

فَإِنَّ حَقِيقَةَ الْحَيَاءِ أَنْ لَّا يَرَاكَ مَوْلَاكَ حَيْثُ نَهَاكَ

لیکن ہم گناہ کررہے ہیں۔ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: کہ تمہارا مولا تمہیں وہاں نہ پائے جہاں سے تمہیں روکا ہے۔

تو کیا ہم وہ مسلمان ہیں جو اللہ چاہتے ہیں تھوڑا گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں، کیا ہم مسلمان ہیں جو رسول اللہ چاہتے ہیں؟ کیا ہم وہ مسلمان ہیں جو کلام اللہ چاہتا ہے؟ کیا ہم وہ مسلمان ہیں جو رجال اللہ چاہتے ہیں؟ نہیں!

شور ہے کہ ہوگئے دنیا سے مسلمان نابود
ہم یہ کہتے تھے، ہیں بھی کہیں مسلم موجود

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہو ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائے یہود

واعظ قوم کی وہ پختہ خیالی نہ رہی
برق طبعی نہ رہی شعلہ مقالی نہ رہی

رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی
سنی نہ مصر و فلسطیں میں وہ اذاں میں نے
دیا تھا جس نے پہاڑوں کو رعشہ سیماب
وہ سجدہ، روحِ زمیں جس سے کانپ جاتی
آج اس سجدے کو ترستے ہیں ممبر و محراب

آج دینی پروگرام فیشن بن گئے

آج پروگرامات کو ہم نے فیشن بنالیا ہے، ربیع الاوّل میں پروگرام، شبِ برات میں پروگرام، ختمِ قرآن میں پروگرام، ختمِ بخاری میں پروگرام ہم نے فیشن بنا لیا اس کی کوئی چھاپ ہماری زندگی میں نظر نہیں آتی، سروں پر عمامے نہیں آئے، چہروں پر ڈاڑھی نہیں آئی، عورت کے سر پر دوپٹہ نہیں آیا، گھروں سے ٹی وی نہیں نکلا۔

مسلم اور کافر کون؟

ایک نوجوان کو ایک کافر کے ساتھ کھڑا کر دو سر کے بالوں سے لیکر پاؤں کے ناخن تک آپ کو مسلمان اور کافر میں فرق نظر نہیں آئے گا، (Hair Style) چہرہ، لباس، عادات و اطوار، تہذیب و تمدن، ثقافت اور کلچر، کھانا پینا، سونا جاگنا، اوڑھنا بچھونا، معاشرت معیشت، خوشی اور غم، انفرادی اجتماعی زندگی، خلوت و جلوت، کردار و گفتار، صورت و سیرت کچھ بھی فرق نظر نہیں آتا، دو میت پڑی ہوئی ہیں ایک مسلمان اور ایک کافر کی آپ پہلے سے کسی کو نہیں جانتے آپ

نہیں بتا سکتے کہ مسلم کون ہے؟ غیر مسلم کون ہے؟ ایک مسلمانوں کا حکمران ہے ایک کافروں کا حکمران ہے آپ پہلے سے نہیں جانتے وہ دونوں ہاتھ ملا رہے ہیں آپ نے اخبار میں ان کا پوسٹ دیکھا آپ ظاہری (Gateup) فرق نہیں کر سکتے یہ مسلمان ہیں، یہ سنت سے خالی چہرے ہیں۔

پاکیزہ ناموں کی توہین

ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ نام رکھ کر شراب پیتا ہے، زنا کرتا ہے، قتل کرتا ہے، رشوت لیتا ہے، سود کا لین دین کرتا ہے، فاطمہ رضی اللہ عنہا، سمیہ رضی اللہ عنہا، پاکیزہ نام رکھ کر عورتیں بے حیائی کرتی ہیں، خواتین ڈے منایا جاتا ہے، خواتین کی آزادی کے نام پر مارچ ہوتا ہے اس میں اپنے حقوق مانگے جاتے ہیں، ایک نے کہا کہ نکاح کو ختم کردو نکاح کے بندھن سے عورت کو آزاد کر دو، دوسری نے کہا کہ ہمیں پردے کی کوئی ضرورت نہیں۔

عزیزانِ گرامی! آج اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے، پیدا تو مسلمان کے گھر میں ہوئے، مردم شماری کے رجسٹر میں اندراج مسلمانوں کے خانے میں ہے، نام مسلمانوں والا ہے کبھی کبھی مسجد میں آکے نماز بھی پڑھ لیتے ہیں، رمضان میں روزے رکھ لیتے ہیں، زکوٰۃ برائے نام دے دی جاتی ہے لیکن کردار دیکھ کر اسلام شرما جائے۔

حدیث پاک میں آتا ہے کہ قیامت کے قریب اسلام کا نام رہ جائے گا، قرآن ایک رسم کے طور پر رہ جائے گا۔

امام ضحاک رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا:

یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ

لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا قرآن کو اونچی جگہوں پر رکھ دیں گے، مکڑی وہاں جالے بنا لے گی، ان کو فائدہ اور نفع اٹھانے کی توفیق نہیں ملے گی اس لیے تو قرآن فریاد کرتا ہے:

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں
آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں
دھو دھو کے پلایا جاتا ہوں
تعویذ بنایا جاتا ہوں
جذدان ہیں حریر و ریشم کے
اور پھول ستارے چاندی کے
پھر عطر کی بارش ہوتی ہے
خوشبو میں بسایا جوتا ہوں
جب قول و قسم لینے کے لیے
تکرار کی باری آتی ہے
پھر میری ضرورت پڑتی ہے
ہاتھو ں میں اٹھایا جاتا ہوں
یہ مجھ سے عقیدت کے دعوے
قانون پہ راضی غیروں کے
ایسے بھی رسوا کرتے ہیں
ایسے بھی سجایا جاتا ہوں

کس بزم میں میرا ذکر نہیں
کس عرس میں میری دھوم نہیں
پھر بھی اکیلا رہتا ہوں
مجھ سا بھی کوئی مظلوم نہیں

دعوت فکر

آخری بات عرض کرنے لگا ہوں توجہ ہے یا نہیں؟ آخری بات بہت اہم ہے قرآن سے بھی ہمارا تعلق کمزور ہو چکا ہے اور صاحبِ قرآن سے بھی ہمارا تعلق کمزور ہو چکا ہے آج ہمارا (ideal cricketer,actor ,polititon scintist;) اپنا پیشوا اس ہستی کو بناؤ جو تریسٹھ سال میرے اور آپ کے لیے رویا، میدانِ محشر ہوگا زمین تانبے کی ہوگی، سورج سوا نیزے کے فاصلے پر ہوگا، انبیاء، اولیا، اتقیا سب پر لرزہ طاری ہوگا، انسانیت بے لباس گناہوں کے پسینے میں ڈوبی ہوئی ہوگی، ہر نبی کی صدا نفسی نفسی ہوگی اچانک ایک آواز آئے گی اُمتی اُمتی آج کون ہے جو اپنے آپ کو نہیں مانگ رہا اپنی امت کو مانگ رہا ہے، ایک ہستی ہے ربّ ذوالجلال کے سامنے سجدے میں ہے آنکھوں سے آنسو جاری ہیں، ڈاڑھی مبارک بھیگ چکی ہے، بدن پہ کپکپی طاری ہے۔ سینے سے ہانڈی کے ابلنے کی طرح امتی امتی کی آواز۔

کون سا امتی جو شراب پیتا ہے۔

زنا کرتا ہے۔

قتل کرتا ہے۔

رشوت لیتا ہے۔

سود کا لین دین کرتا ہے۔
اس ڈاڑھی کی سنت کو گندی نالی میں بہاتا ہے۔
غیروں کے طریقے پر شادی کرتا ہے۔
میرے نبی یہ نہیں کہیں گے، جاؤ میری نظروں سے دور ہو جاؤ۔
نہ تم نے مجھے دیکھا، نہ میرا گھر دیکھا۔
نہ میرے پیٹ پر بندھے پتھر دیکھے۔
نہ شعب ابی طالب میں میرا پتے چبانا دیکھا۔
نہ احد میں میرا ٹوٹا ہوا دندان دیکھا۔
نہ میرے چاند سے حسین چہرے میں خود کی کڑیا دیکھیں۔
نہ میری بیٹیوں کو طلاقیں دلوانا دیکھا۔
نہ خباب رضی اللہ عنہ کی پیٹھ کی چربی سے بجھتے انگارے دیکھے۔
نہ سمیہ رضی اللہ عنہا کا دولخت ہونا دیکھا۔
نہ زنیرہ رضی اللہ عنہا کو آنکھوں کے طعنے ملنا دیکھے۔
نہ ابو فکیہہ رضی اللہ عنہ کی ٹوٹی ہوئی پسلیاں دیکھیں۔
نہ بلال رضی اللہ عنہ کو تپتی ہوئی ریت پر لیٹا دیکھا۔
نہ طائف کی گلیوں میں پتھروں کی بارش میں قرآن سنانا دیکھا۔
نہ کربلا میں میری نسلوں کے نیزے پر چڑھے سر دیکھے۔
نہ جنت البقیع میں میرا سجدے میں پڑا رہنا دیکھا۔
نہ میرا راتوں کا تڑپنا اور مچلنا دیکھا تم نے کچھ بھی نہ دیکھا۔
جاؤ، میری نظروں سے دور ہو جاؤ نہیں میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے
اے اللہ! مجھے راضی کر دے اللہ فرمائیں گے۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿سورۃ الضحیٰ: ۵﴾

آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے، فوراً میرے آقا ﷺ فرمائیں گے۔

اِذًا لَّا اَرْضٰى وَوَاحِدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ فِي النَّارِ

میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گا جب تک میرا ایک امتی بھی جہنم میں رہے اس نبی کی ہم نے کتنی مخالفت کی۔

چھوڑ کے آپ کا دامن رحمت
آقا ہم سے بھول ہوئی

کھودی اپنی قدرو قیمت
آقا ہم سے بھول ہوئی

دیکھ ہماری آنکھ مچولی
اپنا سینہ اپنی گولی

بھول گئے آپ کا درس اخوت
آقا ہم سے بھول ہوئی

بن کے سیم و زر کے بندے
تن کے اجلے من کے گندے

لٹ گئی ہم سے فقر کی دولت
آقا ہم سے بھول ہوئی

اور ہم ساری دنیا کے
ٹھکرائے ہوئے ہیں
تیری گلی میں آئے ہوئے ہیں
کھول دے اپنا بابِ رحمت
آقا ہم سے بھول ہوئی
تجھ سے فریاد ہے
اے گنبدِ خضرا والے
کعبہ والوں کو ستاتے ہیں کلیسا والے

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ایک عظیم علمی شاہکار

جدید موضوعات پر مشتمل علمی، فکری، اصلاحی خطبات کا نادر مجموعہ

خطباتِ شیخوپوری

10 جلدوں میں مکمل سیٹ

افادات

داعیِ قرآن، مفسرِ قرآن

حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری شہید رحمۃ اللہ علیہ

تقریظ

شیخ الحدیث

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم

صدر وفاق المدارس پاکستان

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ

پھر ہم نے اپنی کتاب کا وارث بنایا اپنے بندوں میں سے اُن لوگوں کو جن کو ہم نے چُن لیا

دردِ دل اور سالہا سال کے تجربات کا نچوڑ

درسِ قرآن

کیوں اور کیسے؟

از افادات

داعیٔ قرآن، مفسرِ قرآن

حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ

جمع و ترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی

Tel: 021-34594144 Cell: 0334-3432345

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ

پوری دنیا میں انٹرنیٹ پر سنے جانے والے دروسِ قرآن کا مجموعہ

آسان درسِ قرآن

از افادات

داعیٔ قرآن، مفسرِ قرآن

حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری رحمہ اللہ

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

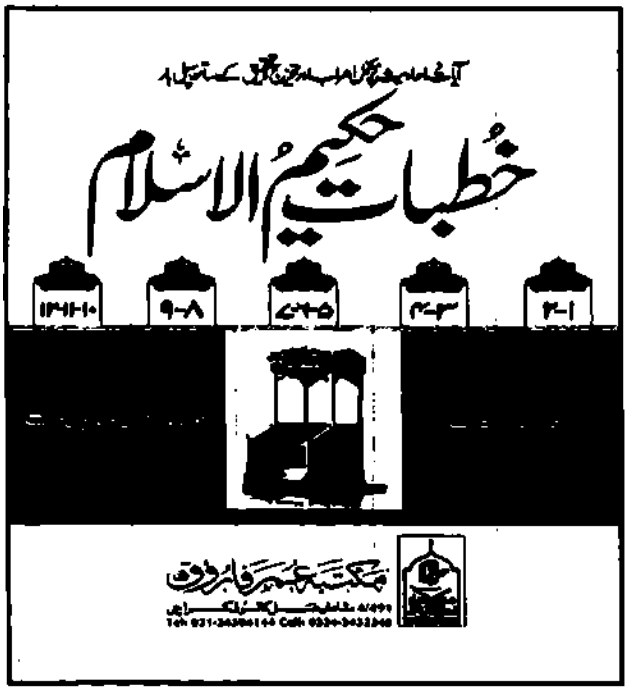

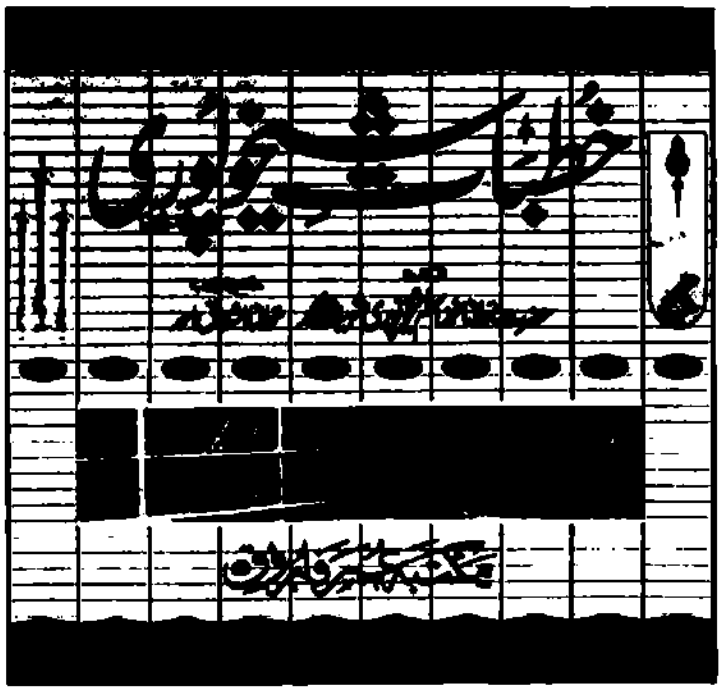

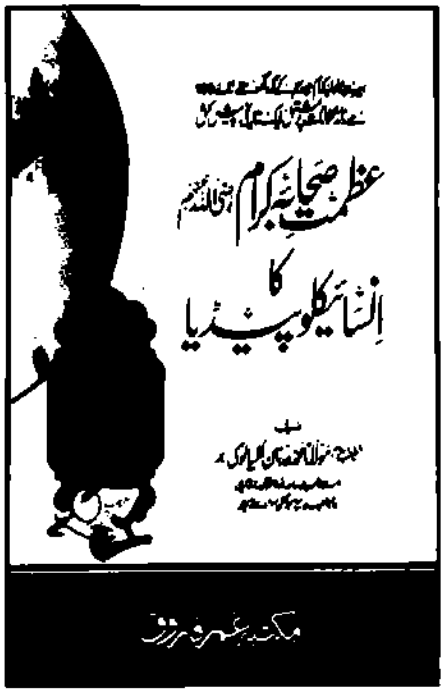

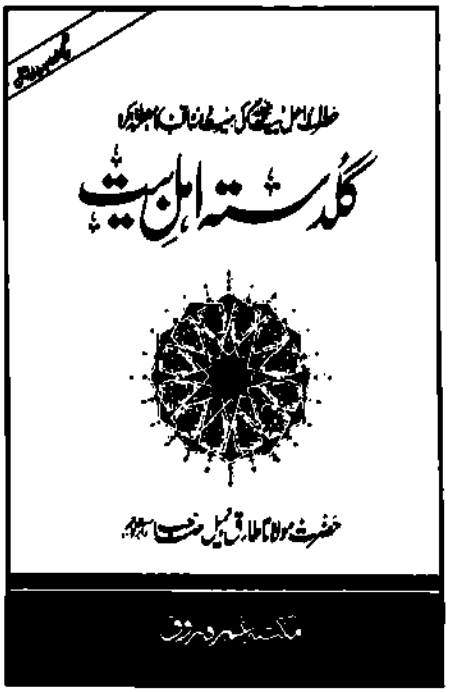

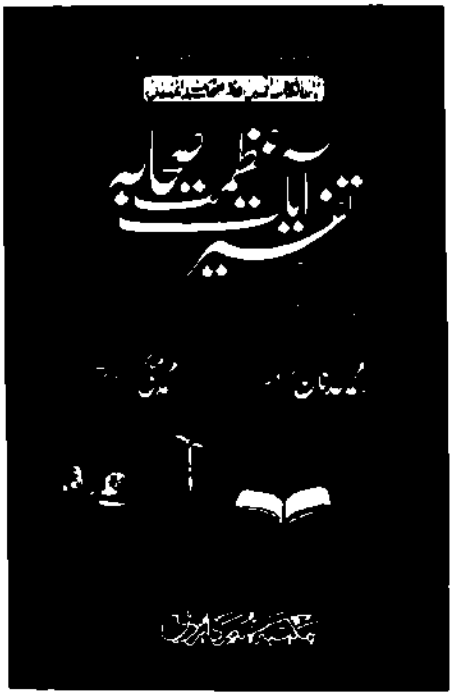

مکتبہ عمر فاروق

4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی

Tel: 021-34604566 Cell: 0334-3432345